[illegible]

CHECKED 1995
RARE
NOV 10 95 G
Checked 1987

ہی یہہ فہرست مضامین کتاب | اس سے ہر مضمون ملتا ہے شتاب

صفحہ	خلاصہ مضمون
۲	حمد خدا ثنائے کبریا
۷	نعت سرور کائنات
۹	صفات اصحاب عالیہ درجات
۱۰	مناقب آل اطہار سید ابرار
[illegible]	بیان نور نبی معہ ذکر آدم صفی
۳۸	بیان ولادت محمدی معہ ذکر رضاعت احمدی
۵۸	بعض واقعات سید السادات
۶۵	بیان حسن و جمال سراپائے حبیب ایزد متعال
۷۴	بیان خصائل نبی کریم بذکر فضائل خلق عظیم ذکر عقل ۷۵ ذکر صبر و عفو ۷۶ ذکر تواضع ۷۷ ذکر جود و سخاوت ۷۸ ذکر شجاعت ۷۹ ذکر حیا و شفقت ۸۱ ذکر زہد و ورع ۸۲
۸۳	بیان کمالات مصطفائی مشعر فضائل مجتبائی
[illegible]	بیان معجزات محمد علیہ الصلواۃ

صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۰۶	بیان نبوت نبی و تنزیل وحی اور ہجرت اصحاب رسول و جور کفار مخذول
۱۲۱	بیان معراج نبی صاحب التاج
۱۴۶	بیان ہجرت حضرت معہ ذکر نکاح حضرت فاطمہ علیہا التحیۃ
۱۶۸	بیان غزوات محمد علیہ الصلواۃ غزوہ بدر ۱۷۴ غزوہ احد ۱۸۵ غزوہ بنی نضیر ۱۹۳ غزوہ خندق ۱۹۵ غزوہ بنی قریظہ ۲۰۳ قصہ حدیبیہ ۲۰۵ غزوہ خیبر ۲۱۴ بیان مکتوبات ۲۱۹ غزوہ فتح مکہ ۲۲۵ غزوہ حنین ۲۳۵ غزوہ تبوک معہ مباہلہ ۲۳۹
۲۴۵	بیان وفات سرور کائنات
۲۶۶	خاتمہ کتاب تاریخ محمدی بذکر شفاعت احمدی تواریخ حضرت صدیق اکبر رض ۲۷۱ تواریخ حضرت عمر رض ایضاً تواریخ حضرت عثمان بن عفان رض ۲۷۲ تواریخ حضرت علی مرتضی رض ایضاً

صفحه	خلاصه مضمون
	۲۷۳ تواریخ حضرت امام حسن رض مجتبیٰ
	ایضاً تواریخ حضرت امام حسین شہید کربلا
	۲۷۴ تواریخ حضرت امام زین العابدین رض ذوالعلا
	ایضاً تواریخ حضرت امام محمد باقر رض باضیا
	ایضاً تواریخ حضرت امام جعفر صادق رض باصفا
	۲۷۵ تواریخ حضرت موسیٰ کاظم رض بارتضا
	ایضاً تواریخ حضرت امام موسیٰ رضا رض
	ایضاً تواریخ حضرت امام محمد تقی رض باسخا
	۲۷۶ تواریخ حضرت امام نقی رض باذکا
	ایضاً تواریخ حضرت امام حسن عسکری رض رہنما
	ایضاً تواریخ حضرت امام مہدی رض باابتدا
	۲۷۷ مختصر حالات حضرت غوث الورا صاحب الاتقی محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی

صفحه	خلاصه مضمون
	۲۹۶ مناجات بجناب قاضی الحاجات
	۲۹۹ سبب تالیف کتاب ونسب نامہ مصنف
	خوش خطاب

ان الله وملئکته یصلون علی النبی
یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

[illegible] رسالت مآب بنظم فصیح و بنثر صحیح [illegible] هجری موسوم به

۱۳ ۱۳

تاریخ محمدی

مصنفهٔ سید محمد حسن صاحب متخلص ثاقب امروهوی سلمه الله الغنی [illegible] سید محمد حمید حسن متخلص حمید خلف الصدق مصنف رشید

در مطبع مشرق العلوم بجنور باهتمام مولوی سید محمد
فیض الحسن مالک مطبع خوشخط و زیر طبع گردید

ته اوّل پانچ سو جلد (۵۰۰)

گلبن توحید زباغ قدیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

الحمد للہ هو اللہ الذی لا الٰه الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمٰن الرحیم هو اللہ الذی لا الٰه الا هو الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ۝ هو اللہ الخالق الباری المصور له الاسماء الحسنیٰ یسبح له ما فی السمٰوات والارض وهو العزیز الحکیم ۝

کیا ظہور حمد حق سے جلوۂ موفور ہے — دل تجلی ثنائی رب سی رشک طور ہے
کیون نہو ثاقب زبان روشن بیان — مطلع تحمید خالق سے طلوع نور ہے

مطلع

جمال روی وحدت سے وہی ہر سو چمکتا ہے — نہین ہمتا کوئی اوسکا وہ یکتائی مین یکتا ہے

رباعی

ہستی مین خدا کی خود پسندی دیکھی — مستی سے نہ اوسکی نقشبند
بستی ہے کہین کہین بیابان دیکھا — پستی ہے کہین کہین بلندی

مخمس

نشان بیچگون موزون برآمد
وجود وحدت بیچون برآمد
چو سیل چشمہ مکنون برآمد
ز دریا موج گونا گون برآمد
ز بیچونی برنگ چون برآمد

یہہ ہے جوش و خروش بحر توحید
ہوا اک چشمہ آب و خون کا تجدید
تجلی و جلالی ہے یہہ تہدید
چو نیل از بہر قوم آب گردید
برائے دیگران چون خون برآمد

یہہ ہے بیچون کا دریا مین تعدد
تموجون مین ہوئے اہل تجرد
بنوع اندران کا ہے تصاعد
چون این دریای بیچون موج زن شد
حباب آسمان بیرون برآمد

نشانہ ہے حقیقت کا مکرم
کہ اک قطرہ ہے اوسکو بحر اعظم
بوجود نقطۂ وحدت مین مبہم
ازین دریا بدین امواج ہر دم
ہزاران گوہر مکنون برآمد

ہوا وحدت کی اوسکی یہہ تشہد
وہ یکتا ہے نہین کوئی تردد
وہی ہے معشوق و عاشق بالتوحد
گہے در کسوت لیلی فرو شد
گہے در صورت مجنون برآمد

خروج بیچگونی پر ہے بیچون
یہہ بیرون درون ہین اوس کے مقرون
درون مین ہے نگار یار موزون
چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون
ہمون نقش درون بیرون برآمد

نہ تھا وحدت میں کچھ کثرت کو یارا
تھیا افشان تھا وحدت کا شرارا
ہوا انسان سے دونوں کو نظارا
اگر انسان نگرہ سے آشکارا

کلام گشت جو گسترا چون برآمد

سخن چھپکا جو حمد کبریا سے
ہوا ثاقب زبان ثاقب ثنا سے
ہوئی تزئین نظمین پرہنیا سے
چو شعر مغربی در ہر لبا سے

بغایت دلبر موزون برآمد

حمد بیحد اوس خلاق برحق کی لایق ہے کہ جس نے اک نور مطلع سے ہیژدہ ہزار عالم کو منور کیا اور ثنائے بیحد اوس رزاق مطلق کی فایق ہے کہ جس نے پیمانہ رزق ہر زو قان کا دست قضا و قدر میں دیا ہے قدرت قادر یکتا کہ صدر نشینان مسند رسالت فرمان روائے مملکت علم و ہدایت ہوئے اور والیان ولایت کشورکشائے ممالک کشف و کرامت ہوئے اور رحمے شان ایزد بے ہمتا کہ ارباب طریقت خلعت محبوبیت سے آراستہ اور اصحاب حقیقت لباس قطبیت و غوثیت سے پیراستہ ہوئے ۔

ہے عجب قدرت عجب ہیں اوسکے ڈھنگ
اوس کا ہر اک شے میں ہے پاکیزہ رنگ
کن کے ایما سے کیا ہر جزو و کل
نخل دنیا میں کھلے ہر گونہ گل
ہے کوئی باغ رسالت کا شجر
ہے کوئی نخل ولایت کا ثمر
ہے کوئی شاخ نہال سروری
ہے کوئی برگ درخت برتری
ہیں کہیں گل بلبل نالان کہیں
ہیں کہیں سرو سہی کبکان کہیں
ہے کہیں نکہت کہیں لطف شمیم
ہے کہیں غنچہ کہیں باد نسیم
ہیں کہیں بحر و جبل حیوان کہیں
ہیں کہیں جن و پری انسان کہیں

نجم ثاقب سے فلک روشن کیے
ہر بشر کو خاک میں جلوے دیے

کیا دوبالا رتبۂ انسان ہوا
عرش تک اوسکو رسا حق نے کیا

صانع مطلق ہے بیشک کبریا
ہو بیان کیا مصنوع سے اوسکی ثنا

غزل

عجب عالم ہے ہر عالم میں شان کبریائیکا
کہ دکھلایا ہے خود حق نے تماشا خودنمائیکا

خدا نے خودنمائی میں خودی سے خودپسندی کی
خدائی میں جو خودبین ہو تو دعوی خدائیکا

وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
وہی خالق وہی رازق وہی مالک خدائیکا

نہوگی اوسکی کُنہ میں رسا فکر رسا ہرگز
نہ ادراک بشر کو ہی وہان یارا رسائی کا

عیان ہین صورت ہر شی مین نقش و نگار اوسکے
نیا نقشہ جداگانہ ہے ہر شکل کدائی کا

نہوتی کیسی یکتائی سخندانی میں ثاقب کو
کہ تعریف احد میں ہے محل وحدت سرائیکا

قصیدہ

اوج مضمون پر جو خورشید ثنا رخشان ہوا
مطلع انوار ثاقب مطلع دیوان ہوا

ہوگئی آمد مضامین عظیم الشان کی
طبع کو جو ذکر ذوالاجلال کا ارمان ہوا

جسنے دی ہے ہر سخن گو کو زبان ناطقہ
وہ سزاوار ستایش حمد کا شایان ہوا

اوسکے حسن وصف سے ہوتا ہی روشن ہر سخن
ضوفشان نور صفت سے جلوۂ تبیان ہوا

اوسکی دانائی کا ہرگز کوئی دانستہ نہین
یہہ حقیقت ہی کہ ہر دانا یہان نادان ہوا

چونکہ بیچونی بیچون ہے باچون و چرا
بیچگون کی بیچگونی کا چگون فقدان ہوا

ہے ثبوت ذات یکتا قل ہو اللہ احد
شاہد توحید اللہ الصمد قرآن ہوا

معرفت مین اعتراف نا عرفناک اوسکو ہے
عارفو جو قدردان رتبۂ عرفان ہوا
کھل گئی امر فکان سی خوب اوسکی قدرت
جزو کل ایجاد کن سے باسر و سامان ہوا
کھنچگئی جب اوسکی پرکار ارادت یک قلم
لوح پر قدرت کے قایم مرکز دوران ہوا
بے سبب اور بے وتد کے خیمۂ گردون کھنچا
فاصلہ افلاک مین باہم نہ بار ارکان ہوا
آسمانون کے دوایر مین ہی دور قدرتی
مستقر ارضی کرہ پر عالم امکان ہوا
چرخ پر راس و ذنب سی ہی گمان تنین کا
عقرب گردون کے ہی وسواس سے خلجان ہوا
ہین ثوابت اور سیارون سی روشن آسمان
زینت عرش برین زیب زمین انسان ہوا
خاکساری سی تو پستی مین زمین کو ہی سکون
چرخ گردون سربلندی سی ہی سرگردان ہوا
آگئے چکّر مین دور تاب سی شمس و قمر
مستقل انوار پر حسن رخ خوبان ہوا
ہین کہین حور و ملایک ہین کہین جن و پری
ہی کہین نوع بشر مطلق کہین حیوان ہوا
اوسکی بحر صنع مین کیا ہو سکے غوطہ زنی
قطرۂ ناچیز سے دریای بے پایان ہوا
آب و آتش باد و گل کا اختلاط باہمی
باوجود ضد بجود حکمت یزدان ہوا
لعل احمر کو نکالا اوس نے بطن سنگ سے
گوہر غلطان صدف مین قطرۂ نیسان ہوا
ہوگیا پھر دل بلبل شرارہ گل کہین
اخگر سوز و تپش افزا کہین ریحان ہوا
دوزخ سوزان مین بھڑکا شعلۂ قہر و غضب
بے خزان باغ جنان خوش منظر رضوان ہوا
عشوۂ ناز قضا سے ہے قدر انداز پر
کیون نہو نازان ادا کا اوسکو ہی فرمان ہوا
کنہ باری مین کسی ڈھب سے کوئی پہونچا نہ پھر
نارسائی سے تو ادراک خرد حیران ہوا
نیستی مین دولت ہستی عطا کی خلق کو
خالق اکبر کا یہہ مخلوق پر احسان ہوا
پھر دیا گو دامن ایجاد عالم کو بہت
پر نہ خالی مبدءِ فیاض کا دامان ہوا

ای خداوند جہان جس پہ ہوا تو مہربان　پہر کبہی اوسکو نہ تیرے فضل کا حرمان ہوا
یہہ ترا اظہارِ قدرت ہی کہ حسن عشق سے　ہے کوئی جانباز کوئی دلبر و جانان ہوا
ہے تو علام الغیوب واقف سر نہان　مختفی تجہسے نہ کوئی ظاہر و پنہان ہوا
ہو گئی تیری توجہ جب اصولِ لطف پر　بے تکلف مشکل لاحل کا حل آسان ہوا
ہے ترا نام معظم دافع درد و بلا　راحت روح و سرورِ قلب و حرز جان ہوا
کیون ہوا ای شافی مطلق علیلون کو شفا　شربت رحمت ترا ہر درد کا درمان ہوا

حق نما ہے یہہ کلام ثاقب معجز بیان
حجت ہر فلسفی پر ناطق و برہان ہوا

ہے شکر خداوند تعالے اعلے　انسان کو دئے مرتبے بالا بالا
خلقت مین نبیون نے فضیلت پائی　ہین مرسلون مین سید والا والا

ہے بیانِ نعتِ احمدؐ سے زبان ممنون تر
ثبت اوصاف محمدؐ سے قلم مشکور ہے

نعت سرور کائنات شان پاک لولاک لما خلقت الافلاک سے پیدا ہی اور تحفہ صلوٰۃ طیباۃ کا دلیل قوی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی نذر سلطان المشرقین سید الثقلین کے ہر نازیبا ہی اور ہدیہ طیبات ذاکیات بوجہہ معقول اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول نیاز سید الانبیا رسند الاصفیا مین دنیا بجا ہی رسول خدا مقبول خدا ہے

الصلوٰۃ علے بشیرنا　والسلام علے نذیرنا

اے مظہر کبیر یا علیک الصلوٰۃ　اے سرور انبیا علیک الصلوٰہ
اے خاتم مرسلین علیک التسلیم　اے رہبر اولیا علیک الصلوٰۃ

ابیات

ہین محمد ذرۃ التاج کرم
ہین محمد صاحب عز و حشم

ہین محمد رحمۃ للعالمین
ہین محمد راحت العاشقین

ہین محمد رہبر کون و مکان
ہین محمد سرور ہر دو جہان

ہین محمد مظہر نور خدا
ہین محمد زینت ارض و سما

غزل

جو مصروف ثنا مشغول نعت مصطفےٰ ہوگا
وہ موصوف خدا مقبول ذات کبریا ہوگا

سخندا تو لکھے گا جو سخندان مدحت احمد
تواس کا فہم موزون اوج مضمون رسا ہوگا

تصدق ہونگے خاصان الٰہی جان سے اوس پر
جو محبوب خدا کے عشق مین دلسے فدا ہوگا

یکایک ہوگا خورشید قیامت سرد خجلت سے
وہان جب آفتاب مہر رحمت جلوہ نما ہوگا

کرینگے انبیا تکرار نفسی روز محشر مین
فقط اک امتی کہنے کو ختم الانبیا ہوگا

خدا مجھ ناتوان کو کوچۂ احمد مین پہونچائے
مریض درد عصیان کا وہی دار الشفا ہوگا

ہین ہم عاصیون کو دہشت روز جزا ثاقب
شفاعت کو ہماری حشر مین خیر الورا ہوگا

خوشا احتشام خیر الانام کہ حکمران اقلیم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہوئے اور مسند نشین سریر خاتم الانبیا والمرسلین کے ہوئے۔

ہین شجاعت مین وہ بیشک بے نظیر
ہین سپہر عدل کے بدر منیر

ہین خدیو کشور جود و سخا
ہین نگین خاتم لطف و عطا

موجب تنزیل قرآن مجید
باعث تکمیل فرقان حمید

راسخِ احکام دین شاہِ ہدا
ناسخ ادیان نبئ کبریا

کیا بیان ہو وصف سلطانِ زمن
ہے ثنا خوان اوسکا ربِّ ذوالمنن

کیا شان شہنشاہِ دوجہان کہ قیصران دوران محکومان فرمان رہے اور خاقانِ زمان غلامانِ غلامان رہے ایسا بادشاہ عالیجاہ دیکھا نہ سنا کہ جسکے اصحاب باصفا تھے اور احباب بے ریا تھے۔

ہو نہین سکتی بیان تعریفِ اصحابِ رسول
خلق مین توصیف احبابِ نبی مشہور ہے

صفات اصحاب سرور کائنات کی لاتعد ولاتحصٰے ہین اور تعریفات احباب پیغمبر عالی درجات کی لاتحد ولاانتہا ہین کہ پیشگاہ ملک الجبار سے خطاب مستطاب اشداء علی الکفار کا پایا اور احمدؐ مختار نے اونکی شان درخشان مین اصحابی کا النجوم فرمایا

غزل

مرشدِ عالم ہین اصحابِ رسول
پیشوائے دین ہین احبابِ رسول

اشرف و اعلےٰ ہین اصحابِ کبار
سب سے افضل ہین مگر یہہ چار یار

ایک ہین صدیق اکبر رض باکرم
نائب احمدؐ امام محتشم

دوسرے فاروق اعظم رض نامدار
ہین شجاعِ و عادل و عالی وقار

تیسرے سلطان دین عثمان رض ہین
فخر شاہان جامع قرآن ہین

ہین چہارم شہسوار لافتا
شیر حق حضرت علی رض مرتضےٰ

حق تعالےٰ نے عجب رتبہ کیا اصحاب کا
خوش لقب احباب احمدؐ کو دیا اصحاب کا

اونکی پرتو سے ہوئی ہے روشنی دین کی فزون
واہ وا کیسا تھا نور پرضیا اصحاب کا

مال و جان کو اپنے وہ کرتے تھے احمد پر نثار	حوصلہ یہہ دیکھتا تھا کبریا اصحاب کا
ہو منافق سے نہ اصحابونکا ہرگز اتباع	تابع فرمان رہیگا بے ریا اصحاب کا
وہ ہو فیضان اصحاب نبی سی مستفیض	قاعدہ جسنے طریقت مین لیا اصحاب کا

کیا بیان ہو ہمسے اے ثاقبؔ صحابہ کی صفت
وصف خود کرتے ہین شاہ انبیاء اصحاب کا

محمد عربی کو جناب ایزدی سے خطاب یٰسین موید آیا احمد ہاشمی سے لیے نبی مصطفی سے لقب سید پایا آل اطہار سید ابرار شرف ساداتی سے ممتاز ہے کسی خاندان عالیشان کا نہ ایسا ذاتی اعزاز ہے

اہل بیت مصطفےٰ کا وصف کرتا ہی خدا
کر سکے تعریف اونکی کسکا یہہ مقدور ہے

منقبت آل اطہار کلام پروردگار اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ سی ابین من الامس ہے اور مدحت اولاد سید ابرار حدیث احمد مختار اَکْرِمُوْا اَوْلَادِیْ سی اظہر من الشمس ہے نہ زبان کو یارا کہ مناقب اہل بیت نبوت کو میزان تقریر مین تلوائے اور نہ قلم کو چارا کہ مناصب رسالت کو میدان تحریر مین دکھلائے۔

فاطمہ ہین بنت ختم الانبیاء جان حسنین و نور الابصار علیؓ ہین ائمہ سرور دین متین	سیدہ ہین وہ بتول پارسا قرۃ العین پیمبر ہین حسینؓ برگزیدہ ہین خدا کے بالیقین	ہین حسنؓ لخت دل و جان نبی حامی دین پسر کوثر ہین حسینؓ مومنو سب زوجگان مصطفیٰ
	امہات المومنین ہین باصفا	

مرتبہ جو اہل بیت مصطفیٰ کا ہو گیا
رتبہ وہ کس خاندان باصفا کا ہو گیا

آیت تطہیر ہے توصیف اہل بیت مین
پاک دل واقف رموز انما کا ہو گیا

اوسکو کھلتا ہے یہ سر حق حقیقت مین تمام
عارف جو قدردان آل عبا کا ہو گیا

جسنے کی ہے جان نثاری حب اہل بیت مین
مستحق وہ لطف و مہر کبریا کا ہو گیا

وہ حبیب رب ہوا جو ہی محب اہل بیت
جو عدو اونکا ہی وہ دشمن خدا کا ہو گیا

لطف شاہی کا ہے مداح اہل بیت کو
منقبت خوان کو مزا حمد و ثنا کا ہو گیا

ہو گیا تعریف اہل بیت سے روشن سخن
نظم ثاقب مین عجب عالم ضیا کا ہو گیا

احمد کی جہان مدح سرائی ہو گی
ایزد کی وہان شان خدائی ہو گی

اوصاف نبی کو جو سنے گا اوسپر
الطاف الٰہی کی رسائی ہو گی

سبحان اللہ نبی شان عالیجاہ شہنشاہ دوجہان پشت پناہ بیکسان باعث تخلیق مخلوقات موجب تصدیق موجودات کاشف دقایق واقف حقایق ہادی دین متین بانی شرع مبین گوہر درج رسالت نیر برج نبوت لامع ظہور والایت ساطع نور ہدایت قاطع جہالت دافع ضلالت گل گلستان رحمت بلبل بوستان وحدت شمع شبستان کبریائی چراغ ایوان رہنمائی سرور کونین رہبر دارین شگوفہ بینش نتیجہ آفرینش حبیب جلیل ذو الجلال دلیل سبیل فضل و کمال نور الانوار احدیت ظہور الاظہار صمدیت مسند حقیقت بدر معرفت مرشد طریقت موجد شریعت امیر محتشم بشیر محترم شفیع امم رفیع شیم عالی علم والا ہمم شمس الضحیٰ بدر الدجے کہف الوری نور الہدے سے رسول خدا نبی کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ مکرم و معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمشانِ نبی کوئی پیمبر نہ ہوا
ہمشکل محمد کوئی خوشتر نہ ہوا
محبوب خدا کا نہین ہم وصف کوئی
القصہ کوئی آپکا ہمسر نہ ہوا

اسے مومنو جب نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد مصطفےٰ فخر انبیا شرف اولیا علیہ التحیۃ والثنا کا پڑھو یا سنو تو درود نا محدود او نپر بھیجو غافل نہو

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّنَا * وَالسَّلَامُ عَلٰی نَذِیرِنَا

بلبل کو ورد نام نبی ہر سخن مین ہے
صلِّ علےٰ گلون کی زبان پر چمن مین ہے

شمس و قمر مین ہے رُخ پر نور کی ضیا
نکہت شمیم زلف سے مشکِ ختن مین ہے

دانتونکی موتیون مین سپیدی ہے آبدار
سُرخی لبونکی خوبی لعل یمن مین ہے

زینت ہے گلبدن مین بہار جمال سے
زینت لباس حسن کی گُل پیرہن مین ہے

باتین حضور کی تو شگفتہ ہین پھول سے
ہرگز نبات یہ کسی غنچہ دہن مین ہے

انداز ناز آپکا نازان ہے اسلیئے
اعجاز ہے ادامین نزاکت بدن مین ہے

ذیشان تیری شان سے عرش برین ہوا
برتر ترا نشان یہہ چرخ کہن مین ہے

بہر ظہور ذات خدا نور آپ کا
بحر و سپہرِ کوہ و زمین و زمن مین ہے

عالم پہ مرحمت ہے جہان مین ہے منزلت
یہہ رحمت و جلال شہ ذوالمنن مین ہے

کیا ہو بیان عشق حبیب الٰہ کا
راز و نیاز عاشقی پنہان علن مین ہے

حالت مریض ہجر کی اب کچھ نہ پوچھیے
رکتا ہے دم سسکتی ہے جان دل محن مین ہے

تو غیرتِ قمر ہے جنازہ پہ کی نظر
عالم شعاعِ مہر کا تارِ کفن مین ہے

روشن زبان ثاقب مداح کیون نہو
نورِ ثنا کلام ظہور حسن مین ہے

سال مبارک فال حبیب خدا محمدؐ مصطفےٰ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معلوم رکہنا اور اپنے نقد اعمال کو اوس سی پرکہنا باعث سعادت دارین کا ہی اور سبب برکت کونین کا ہے خوب ہی یہہ منزلت عند ذکر اولیاء اللہ تتنزل الرحمۃ یعنی ذکر اولیا اللہ مین رحمت نازل ہوتی ہے پس ذکر سید الانبیا مین رحمت زیادہ کامل ہوتی ہے یہہ ہے ارشاد رب کریم قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ یعنی کہدی اے محمدؐ اگر دوست رکہتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہو تاکہ خدا تمکو دوست رکہے اور تمہارے گناہ بخشدے اور بہت بخشنے والا رحمان ہے نہایت مہربان ہی حق سبحانہ نے مدحت اپنے محبوب کی اور صفت اپنی مطلوب کی اسمائے حسنیٰ سے فرمائی یہہ توصیف کسیکی کہین نپائی اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائے صفات الٰہی سے موصوف ہین مگر بعض اون مین سے بالخصوص معروف ہین کوئی نور مانند اونکے نور کے اور کوئی ظہور مثل اونکے ظہور کے نہین اور نہ ہم شبیہ اونکا کوئی پایا کہین آپ تمامی اشیا کے واقف ہین اسرار خدا کے کاشف ہین اوصاف سید السادات بالاعتراف بسیط ہین صفات علوم ظاہر و باطن اول و آخر اوسکے محیط ہین۔

بشر سے ہوں کیا وصف ہائے محمدؐ	کہ کرتا ہے خود حق ثنائے محمدؐ
اگر کوئی چشم حقیقت سے دیکھے	نظر آئے ہر سو ضیائے محمدؐ
محمدؐ کی مرضی ہے مرضی حق مین	رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ
جہان جان و دل سے ہو قربان اوسپر	دل و جان سے ہو جو فدائے محمدؐ
در مصطفائی ہے فیض الٰہی	شہنشاہ ہے ہر گدائے محمدؐ

وہ ہو مثل موسے کی محوِ تجلی
جو دیکھے رخ خوشنمائے محمدؐ
نہ کحل الجواہر ہی آئے نظر مین
ہو آنکھون مین گر خاکِ پائے محمدؐ
نہ ڈر اوسکو خورشیدِ محشر کا ہوگا
جو آئیگا زیر لوائے محمدؐ

عجب لطف افزا ہین عالم مین **ثاقب**
عنایات مہر و وفائے محمدؐ

خوب ذوق و شوق مین محو بیان ہے دل مرا
طورِ سینہ ہی تجلی داستانِ نور ہے

کاشفانِ دقائق اور واقفانِ حقائق نے نورِ حقیقت کو دیدارِ طریقت سے یون چمکایا کہ جناب احدیت نے شانِ ربوبیت ہی واسطے اظہارِ ذات باصفات اپنی کی اپنے پرتو کو جلوہ گر فرمایا اور کئی ہزار برس پیشتر وجود جمیع کائنات سے نورِ وافر السرور حضرت خیر البشر صاحب الظفر سرورِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرکر میدانِ قربت مین رکھا اور وہ نورِ پاک ایک مدت تک طائف رہا پھر سجدہ کیلیئے مامور ہوا و تسبیح و تہلیلِ معبودِ مطلق سے ماجور ہوا اور اوس سے ظہور تجلیات کا بڑھتا تھا اور وہ جلوہ گری لمعات کی کرتا تھا۔

محمدؐ کا یہ ہے نور تجلّی
کہ ہر عالم ہے معمورِ تجلّی
عیان ہر سو تجلّی نبی ہے
ہوئی ہے خلق مشکورِ تجلّی
چمک جاتا ہے وہ لمعہ جہا مین
جو ہوجاتا ہے منظورِ تجلّی
ہمین دیکھا جمالِ ضو فشان کو
مری آنکھین ہین مسحورِ تجلّی
جو دکھلائے وہ مجھکو اپنا جلوہ
تو سینہ ہو مرا طورِ تجلّی

خجل تھی جو دیکھے روے روشن ۔ مہ و خور گو ہین مشہور تجلّی
گھٹایا برق کی تابش کو اوسنے ۔ بڑھایا حسن مقدور تجلّی
بنا جب نور اوسکا خلد تنویر ۔ تو اوسکی ضو بنی حور تجلّی
ہوئی پرتو سے اوسکی زندہ مردی ۔ جلا دینا ہے دستور تجلّی
خوشی سے گل نہین پہولے سماتے ۔ صبا کرتی ہی مسرور تجلّی

زبان ثاقب کی تفسیر ضیا ہے
سخن مین ہے جو مذکور تجلّی

قادر قدیر نے اوس نور پر تنویر سے چار حصّہ لئے اور اونکو اس طرح پر جلوے دیئے کہ ایک سے عرش اور دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے قلم بنایا اور اپنی قدرتی صنعتون کا تماشا دکھلایا اپنے حبیب کی محبت کا اظہار کیا اور قلم احکام رقم کو حکم دیا کہ اے قلم فرمانبر ساق عرش و ابواب بہشت اور اوراق و قباب و خیام جنت پر رقم کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ چنانچہ خامۂ فیجاہ حسب فرمان ایزد منان رقم طراز ہوا بعد اوسکے تحریر کیا جو کچھہ قیامت تک شدنی تھا پھر نسبت آدم کی حکم آیا صاف تحریر پایا کہ جو فرمان برداری جناب باری کی کرے گا وہ خلد برین مین جانشین ہوگا اور جو نافرمان رہیگا وہ دوزخ کے عذاب الیم سے نہ بچیگا جبکہ قلم فرمان رقم نسبت تمامی امتون کے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم تک امر خدا کو لکھہ چکا تو نوبت امت محمدی پر سر اوسکا جھکا جب اوسنے تخویف سقر کو بخطر لکھنا چاہا تو فورًا اوسکو خطاب پر عتاب پہونچا تادب یا قلم تادب یا قلم یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم اوسکو سنکر رنگ قلم کا فق ہوگیا بلکہ وہ شق ہوگیا ہزار برس تک وہ

کانپتا رہا کچھہ نہ لکھہ سکا بعدہ دست قدرت رب العزت سے اوس مین نقطہ لگا اور اوسکو حکم ہوا کہ رقم اُمَّتُہٗ مُذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ بِحَقِّ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - یعنی یہہ امت گنہگار ہے اوس کا بخشنے والا غفار ہے بحق حبیب خداوند عالم اور بطفیل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہ واصل علی کیا مرتبہ جناب مصطفےٰ کا ہے کہ اونکی اُمت مرحومہ پہ فضل وکرم حضرت کبریا کا ہے اُمت خاتم الرسالت نے کیسا مرتبہ علویت پایا کہ جسکی فضیلت مین کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ آیا اور جو کمالات جدا جدا اور امتون کو خدا نے عطا کئے وہ جملہ یکجا امت محمدیؐ کو دئے آپ بہترین اولاد آدم ہین اور آپکے امتیان افضل ترین اُمم ہین آپ پر ہزار جان سے نثار ہونا بجا ہے اور آپکا فرمان بردار رہنا نہایت اولی ہی - آپ محبوب خدا ہین مرغوب انبیا ہین -

ایدوست ہی خدا و محمدؐ مین دوستی
یہہ قربت و محبت و لطف و وداد ہی
نام احد جدا ہین احمدؐ کے نام سے
پردہ اوٹھا کے دیکھہ لے کیا اتحاد ہی

جب خالق اکبر نے نور پیغمبر سے کرسی معظم لوح و قلم عرش برین آسمان و زمین کو پہیلایا اور اپنی قدرت کی تجلیات کو چمکایا اور ہر ایک کے طبقات جداگانہ ترتیب دئے اور رہنے کو جماعت ہائے مخلوقات کے مقرر بتہذیب کئے تو ایسا ظہور نور ہوا کہ جس سے راتدن کا ظہور ہوا پہر فرمان واجب الاذعان رب جلیل کا جبرئیلؑ کو پہونچا کہ اک مشت خاک جائے پاک سے جو مقام تربت خیر الانام کا ہے لا اور اوسکو نور پاک کے ساتھہ ملا چنانچہ روح الامین حسب الارشاد رب العالمین خاک کو لاکے اوسی جلوی نور پاک کے پاس لائے اور خمیر اوسکا آب تسنیم مین ہوا اور اوسکو بشکل گوہر انور کے بنا کر انہار جنت پر بہار مین غوطہ دیا اور اوسکو کوہ و دریا پر ظاہر کیا اس اظہار سے

قبل پیدایش شناخت سرور کائنات کا خوب موقع ملا حدیث مین آیا ہی نبی نے فرمایا کہ مین اسوقت مین پیغمبر تہا کہ جسم آدم پانی اور مٹی مین مخمر تہا اللہ تعالے جل علاۓ نے پہلے پیغمبری محمد عربی کو دی اوّل پیدا نور حضور ہوا گو آخر مین آپ کا ظہور ہوا نور نبی مظہر ذات غنی ہے ظہور احمد ہاشمی مصدر صفات معظمی ہے تمام کائنات مین وہ جلوہ گر ہے اور جمیع مخلوقات مین اوسکا لمعۂ نور ہے

منظور جب شکور کو اپنا ہوا ظہور
اوس نور ضو فشان سے ضیا کا ہوا وفور
خود اپنے نور سے کیا پیدا نبی کا نور
وہ نور شان حق سے ہوا لمعۂ سرور
موید قدرتی سے جو وہ جلوہ گر ہوا
اظہار ذات رب کا تو مدنظر ہوا

اللہ رے وہ نور رہا ظلمتون سے دور
پیش حضور وہ ہوا ممتاز و ذی شعور
لمعات قرب حق سے ہوا جو وہ نور نور
تسبیح مین رہا کیا تہلیل پر عبور
خالق نے جبکہ اوس سے اوٹہایا حجاب کو
پہنچایا رمز کن نے رسالت مآب کو

نور نبی تجلی نور قدم بنا
اوسکے جو شعشعون سے فروغ حشم بنا
پرتو فزاے جلوۂ ناز و نعم بنا
تو عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم بنا
احمد کے دائرہ مین احد کا ظہور ہے
احمد کا میم نقطۂ نور غفور ہے

نور قدس سے نوری و قدسی ہوے ملک
افلاک مین سما گئی اوسکی نئی چمک
قایم ہوا ہے اوسکی شعاعون پہ ہر فلک
اوسکی چمک سے چرخ پہ تارونکی ہے جہلک

کیا خوب روشنی رخ شمس و قمر مین ہی
اظہار روز و شب کو وہ شام و سحر مین ہے

ہے سلک نور عقد ثریائے خوش خطاب زہرہ و مشتری کی بنی خوب آب و تاب
مریخ نیزہ باز فلک پر ہے نوریاب روشن زحل ہی گو ہی نحوست مین لاجواب

انشائے ضو سے اوسکے عطارد دبیر ہے
پیر فلک کا قطب تو روشن ضمیر ہے

قندیل نور تاب سے تابان ہی لامکان روشن ہوئی ہی شمع شبستان کن فکان
مشعل ہے آفرینش عالم کی ضوفشان ضو کی چراغ خلق سے ہی لو لگی عیان

تابش مین لالٹین مکان فضا کی ہے
لمعات سے رضا کی ضیا دو سرا کی ہے

وہ نور نور حق سے جو پرتو فزا ہوا سامان ظہور خلق کا بہر جا بجا ہوا
نورانیون مین لمعۂ زینت نما ہوا روحانیون مین جلوۂ روشن لقا ہوا

اوسکی تجلیان جو ضیا بار ہو گئین
ارواح پاک مطلع انوار ہو گئین

پرتو سے اوسکے خوش ہوئین ارواح انبیا جان جہان کو اوسنی عجب جلوہ ہی دیا
طلعت سی اوسکی قالب خاکی مین ہی ضیا پر نور اوسنے عالم ایجاد کو کیا

احمد کا نور صنعت رب العلا مین ہے
قدرت خدا کی شان رسول خدا مین ہے

نور محمدی سے جو پیدا ہوئی زمین خالق نے اوسکو رتبہ دی برتر و مبین

داخل ہے نور جوہر ارضی مین بالیقین
اکسیر ہی ہے خاک سے اوسکی اثر گزین
مخلوق ہین اگرچہ زمین خاکسار ہے
لیکن ظہور نور سے عالی وقار ہے

اوس نور سے پہاڑون کی یہ بند و بست ہین
بے پا ہین سوزناک ہین اہل نشست ہین
پستی سی ہین بلند بلندی سی پست ہین
سنگین دلی سے اپنی وہ سختی پرست ہین
بہر جہان پناہ خداداد ہین جبال
اسباب استواری کے اوتاد ہین جبال

اوسکی ہوا ہوا مین جو قدرت نما ہوئی
شایستگی سے خوب سبکرو صبا ہوئی
بے بال و پر جہان مین پران ہوا ہوئی
چلنے لگی نسیم صبا جب ہوا ہوئی
باد سموم کا تو غضب سینہ چاک ہے
جھونکون سے سربسر سر صرصر پہ خاک ہے

چشمہ سے نور پاک کے دریا ہوئے روان
پایان بحر اعظم عالم کا ہے کہان
لہرونمین خوب بحرونکی موجین ہوئین عیان
اوسکے نہ عرض و طول و عمق کا ملا نشان
طوفان کے ہر طریق سے گو وار ہوتے ہین
پر ڈوبتے اچھلتے بہت پار ہوتے ہین

نزہت بہار نور سے خلد برین مین ہی
نعمت نشاط جنت عشرت گزین مین ہی
کثرت طراوتون کی جنان حسین مین ہی
رحمت بہشت ہشت بشارت قرین مین ہے
دار القرار جنتی بیت المرام ہے
مستوجب سلامتی دار السلام ہے

دریاے نور عدل مین نہرونکا ہی کفیل
ہے اوسکی آبیاری کی جنت مین یہہ وسیل
جاری ہی رہینگی کوثر و تسنیم و سلسبیل
شادابیون مین خلد کا کوئی نہین عدیل
باغ جنان مین جنتی آرام پائینگے
لطف بہار خلد بہشتی اوٹھائینگے

فردوس کے حسینون مین احسن ہی حسن نور
رضوان کا کاروبار تجمل سے ہے پرسرور
غلمان ہین جمیل ہے اجمل جمال حور
ہر شکل تو بیون سے ہے بہترین مین ضرور
جنت کے ہر مکان مین تعمیر نور ہے
قصر جنان عمارتون مین بے قصور ہے

سامان نور جب کہ گلستان مین ہو گیا
ایجاد نو حدیقۂ امکان مین ہو گیا
دور بہار گلشن دوران مین ہو گیا
رونق فزادہ روضۂ رضوان مین ہو گیا
گلزار دین مین نزہتین نور رسول کی
ہین بوستان مین نکہتین اوسکی اصول کی

ہے نور مصطفائی سے سرسبز ہر شجر
ہر رنگ و بو مین ہے وہی ہر گل مین جلوہ گر
ہر شاخ و برگ مین ہے اوسی نور کا اثر
اوسکا ہی خوشہ چین ہی ہر خوشۂ ثمر
اوس نور سے ہی باغ جہان باغ باغ ہے
گلشن مین عندلیب بہی روشن دماغ ہے

تازہ بہار نور سے ہے رونق چمن
جوبن پہ آئین نرگس و نسرین و نسترن
پہبتی ہے خوب ہر گل تر کی نئی پہبن
ہے یاسمین شگفتہ کہلین سوسن و سمن
غنچونکی بستگی ہے درون لبستہ نور سے

پھولون کی ہے شگفتگی اوسکے ظہور سے

اوسکے ہی قہقہے سے اوڑی طیر جا بجا
کیسے بلند اوڑتے ہین طیار پر کشا
کرتے ہین خوب چہچہے مرغانِ خوش نوا
کیا بولتے ہین طوطیان کرتے ہین واہ وا

پروازیان پرون سے پرندونکی تیز ہین
بازو بھی طائرون کے بہت زود خیز ہین

خوشبو ہے اوسکی عنبر سارا مین سربسر
ہین عود و زعفران مشک بوُد خوبتر
مشک ختن اوسی سے مہکتا ہے بیخطر
کافور مین ہے تازگی نور کا اثر

اوسکی شمیم بو سے معطر مشام ہے
نکہت سے آسمان پہ دماغِ انام ہی

ہے گوہر صفا مین اوسی نور کی جلا
خوشرنگ خوش جمال ہین یاقوت خوشنما
ہین سرخ رو اوسی سے سبھی لعل بے بہا
فیروزۂ و زہرد و مرجان ہین با صفا

جلوے سے جو اوسکے مایۂ تزئین بنگئے
پتھر بھی تو جواہر رنگین ہی بنگئے

اوس نور پاک سے ہوا امکانکا انتظام
ہر چیز مین وہی ہے نہین اسمین کچھہ کلام
اوسکا حدوث مین ہوا قدرت سے اہتمام
ثاقب ہوا ظہور سے اپنے وہ نیکنام

مقبل تو اوسکا پائیگا راحت ثواب سے
منکر کو اوسکے ہوگی نہ مہلت عذاب سے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ خدائے واحد نے یکدرخت چار شاخہ پیدا کیا اور اوسکا نام شجرۃ الیقین رکھا اور نور معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو پردۂ گوہرِ صفا مین بشکل طاؤس

بناکر اوسپر پہلایا اور وہ ستر ہزار برس تک تسبیح مین رہا پہر آئینہ حیا کا پیدا کیا اور اوسکے آگے رکہا جب اوسنے اپنی صورت پُر زینت کو جمیل و شکیل پایا تو وہ خدا سے حیا کر کے سربسجدہ ہوا اور اوسنے معبود مطلق کو پانچ سجدے کئے اور وہ اوسپر فرض موقت ہوے چنانچہ رسول خدا اور اونکی امت با صفا کو حکم نماز پنجگانہ کا ہوا جبکہ نور حضور بغرض ظہور ذات سرمدی بمصداق اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ما قبل جملہ مخلوقات و ماسبق تمامی کائنات کے پیدا ہوا تو نشان سائر مکنونات علوی و سفلی اوس نور پُر تجلّی اور جوہر منجلی سے ہویدا ہوا اور اللہ تعالے نے جلّ علا نے نماز کو ہوبہو بصورت احمدؐ خوشخو کے مقرر فرمایا کہ قیام الف کی شکل اور رکوع حے کی مثل اور سجدہ مانند میم خوش جمال اور نشست بہ شبیہ دال اور خالق بے نیاز نے انسان خوش انداز کو ہر سو بہ ہیئت لفظ محمدؐ خوشخو پیدا کیا۔ سر بشان میم مدوّر دونون ہاتہہ بشان حائے خوشتر اور شکم ہمچو میم ثانی ہر دو پا مثال دال قدردانی کوئی کا قیاس ہیئت کذائی سے چلایا نہ جائیگا۔ نقشہ تبادل پائیگا۔

نبی کے نور کی جلوہ گری ہے — اوسی کی خلق مین ضوگستری ہے
جہان پُر نور ہے نورِ نبی سے — عجب تر اوسکی شان انوری ہے
تجلّی مین ہے بالا عرشِ اعلا — عروجِ نور کی یہہ برتری ہے
شعاعِ نورِ انور سے منوّر — فلک پر آفتابِ خاوری ہے
چمکتے ہین ستارے آسمان پر — محیطِ نور چرخِ چنبری ہے
ضیا لے حضرت انسان سے خوب — ملک ہے حور ہے جن ہے پری ہے
کیا پرتو سے اپنے محو سبکو — یہہ اوسکا خوب طرزِ دلبری ہے

ہوئے سب نور احمدؐ سے سرافراز
بھلا پھر کسکو اوسکی ہمسری ہے

مرصّع ہے یہہ نظم نور ثاقب
سخنور خاص اسکا جوہری ہے

مروی ہے کہ جب نور پاک صاحب لولاک کا پیدا ہوا اور اوس سے پر تو انبیا علیہم السلام کا ہویدا ہوا تو بامر الہی حضرت نے اون انوار پر نظر فرمائی نور محمدی نے اپنی شعاعون مین اون نوروں کو چھپا لیا انبیا علیہم السلام نے جناب باری مین عرض کیا کہ ای خالق اکبر یہہ کسکا نور انور ہے کہ جسنے ہماری نورونکو پوشیدہ کردیا خدا نے یہہ ارشاد کیا کہ یہہ نور درخشندہ مہر و ماہ کا ہے یعنی محمدؐ ابن عبد اللہ کا ہے اگر تم اوسپر ایمان لاؤ گے تو میرے حکم سے مرتبے نبوت کے پاؤ گے سب نے کہا کہ اے بار خدا ہم اوس پر اور اوسکی نبوت پر ایمان لائے رب العزّت نے سبکو اپنے شاہد رہنے کے مژدے سنائے چنانچہ یہہ مقال ہے کہ قول قادر ذو الجلال اسی معنی پر دال ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ الآیہ پس رسول خدا سرور ہر دوسرا ہین نبی الانبیا ہین اور یہہ معنی آخرت مین ظہور پذیر ہونگے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام تحت لوائی رسول قدیر ہونگے الغرض نور محمدیؐ سرمایہ سرمدی مظہر جلوۂ خدا بصورت گوہر باصفا قبل تخلیق کالبد آدم علیہ التحیۃ والثناء تا چند مدت بطور قندیل زیر ساق عرش معلّا معلّق رہا جبکہ قالب خاکی آدم علیہ السلام باہتمام تمام مرتب ہوا اور بہ تہذیب خوش انجام مہذّب ہوا تو کار پردازان قضا و قدر نے اوس نور پر سرور کو پیشانی نورانی آدم مین امانت رکھا تمام جسد آدم لمعانی ہوا یہہ روایت معتبر ہے کہ جب اوس نور نے ستّر ہزار سال تسبیح کہی تب خالق نے

اوس سے ارواح طیبہ انبیا کو پیدا فرمایا اور اون سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ کہلایا پھر خدا نے ایک قندیل عقیق سرخ کی صاف وشفاف بنائی اور وہ صورت پر زینت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دنیا مین تھی اوسکی قندیل مین مزین فرمائی تمامی روحون نے اوسکے طواف کی راہ لی اور ستر ہزار برس تک تسبیح وتہلیل کی جب حق تعالے نے اوس نور کی طرف دیکھا تو وہ پسینا پسینا ہوا عرق سر سے ملک عرق رخ انور سے فلک اور عرش وکرسی لوح قلم چاند سورج تارے آسمانونکے درمیانی سارے اور عرق سینہ سے انبیا اولیا علما شہدا صلحا اور عرق ابرو سے سب اہل ایمان باصفا اور کانون کے عرق سے ارواح مجوس ویہود ونصارا اور پشت کے عرق سے بیت المعمور پر نور بیت المقدس کعبہ اقدس زمین مساجد زیبا اور پانون کے عرق سے پورب پچھم اور جو اوسمین ہے بلا بیش وکم پیدا ہوئے زہے شان حبیب یزدان کہ صاحبدلان ہزاران دل وجان سرور خوبان پر شیدا ہوئے ۔

ایدل اگر حبیب الہی پر آئے دل
دلہا سے شیفتہ مین ہو نشو ونمائے دل
رنگین ہوا ہے رنگ تعشق سے دل مرا
اس رنگ مین ہی دیکھے کیا رنگ لائے دل
یکجائی عشق مین دلِ عاشق کی ہے بجا
بیجا ہو جا بجا نہین گر آئے جائے دل
لطفِ خدا وہ دل سے لگا ہین پائیگا
محبوب کبریا سے جو اپنا لگائے دل
عشاق اوسکے عشق مین باہم نثار ہین
دل تو فدائے جان ہے جان ہے فدائے دل
باتون سے عشق مین نہین بنتی ہے کوئی بات
بن آ گئی نہ بات نہ باتین بنائے دل
مرغوب دلکو ہین شہِ خوبان کی خوبیان
صلِّ علٰے ہے صلِّ علٰے ہے صدائے دل

اے دل انوار آپکو روشن ہے دل کا راز
کیا حال پُر ملال کو اپنے سنائیے دل
یارب وصالِ دلبرِ یکتا سے شاد کر
صدمے مفارقت کی کہانتک اوٹھائے دل
زندہ دلی ہو زندگی مستعار مین
گر مردہ دل کا فخرِ مسیحا جلائے دل

ثاقب تپاک قلب ہے ہولِ گناہ سے
تسکین ہو مفرح بخشش جو پائے دل

جب خالق انام نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکو کنیت مین ابو محمدؐ لقب دیا اور جو غلطی اونسے وقوع مین آئی تو اونہون نے بوسیلہ محمدؐ نبی اوس گناہ کی خدا سے معافی چاہی خدا نے فرمایا کہ اے آدم ابو الانبیا تو نے محمدؐ کو کیونکر جانا اور کیسے پہچانا آدم نے یہہ عرض کیا کہ اے کبریا جسوقت تو نے مجکو پیدا کیا اور ہوش دیا تو مین نے ساق عرش اور ابواب بہشت پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا پایا تو فوراً میرے خیال مین آیا کہ محمدؐ بہتر من خلایق ہے اور تیرے نزدیک وہ بہت فایق ہے کہ نام نامی اوسکا تیرے اسم گرامی کے ساتھہ تحریر ہے اس مین کسیکو کیا مجال تقریر ہے پس ندا آئی اور یہہ بشارت پائی کہ اے آدم اگرچہ وہ آخر پیغمبران ہوگا مگر افتخار جمیع مرسلان ہوگا اور تیری ذرّیت مین مراتب عالی پائیگا اور اپنی شان متعالی کہلائیگا تو اوسکا جدّ امجد ہوگا نام اوسکا آسمان پر احمدؐ اور زمین پر محمدؐ ہوگا اے آدم اگر مین اوسکو پیدا نکرتا تو زمین و آسمان کو ہویدا نکرتا اور تجکو بہ طفیل اوسکے پیدا کیا اور تمامی مخلوقات کو اوسکے نور پُر تجلیات سے جلوہ دیا۔

ہے باعثِ ظہورِ خدا ذات مصطفٰے
فخرِ رسل محمدؐ عالی جناب ہے

ایجاد کل ہوا ہے اوسیکے طفیل سے
کیا مرتبہ جناب رسالت مآب ہے

غزل

اگر خلقت مصطفائی نہوتی
تو ظاہر خدا کی خدائی نہوتی
جو پیدا نہوتا نبی کچھ نہوتا
نہوتی خوشی خوشنمائی نہوتی
نہ آتی نظر مجکو اوسکی تجلی
جو آنکھوں مین آ کے سمائی نہوتی
نہوستے جو نقش و نگار محمد
عیان صنعت کبریائی نہوتی
جو پیدا نہوتا حبیب خدا کا
تو اسکے دلبرو دلربائی نہوتی
نہ امکان مین ہوتا حدوث دو عالم
ازل مین جو اوسکی رسائی نہوتی
اگر لطف تخمیر سیما نہ کرتا
تو مخلوق کی جان فدائی نہوتی
تلمیذ رحمن شاعر کو کہتے
جو احمد کی مدحت سرائی نہوتی
صفات نبی کو جو ثاقب نہ لکھتا
سخن مین کبھی روشنائی نہوتی

حدیث شریف مین ہے حکایت لطیف مین ہے کہ جبرئیل بحکم رب جلیل پاس سید عالم رسول اکرم کے آئے اور یہہ خبر لائے کہ اے محمدؐ سرور انبیا خداوند کبریا فرماتا ہے اور یہہ خوشی سناتا ہے کہ مین نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور تجکو اپنا حبیب جلیل کیا اور کسیکو تجسے زیادہ گرامی نہین بنایا اور نہ زیادہ نامی بتلایا اور دنیا کو اسلیئے پیدا کیا اور فہم رسا دیا کہ تیری منزلت و مرتبت کو جو میرے نزدیک ہے بہ اسلوبی جانے اور تجکو بخوبی پہچانے اگر تجکو پیدا نکرتا تو دنیا کو ہویدا

نہ کرتا۔

کیا شان ذات حضرت خیر الانام ہے
کیا با صفات سید عالی مقام ہے

کیا نسبت بجا سید شہ مشرقین سے
کیا خطبۂ مراتب ذو الاحتشام ہے

ہے ہاشمی حبیب خدا مشکی عرش
بانی دین سرور ہر خاص و عام ہے

فغفور و کے و قیصر و جمشید و کیقباد
ادنے ہین سب سے لئے نبی کا غلام ہی

خالق نے نظم خلق طفیل نبی کیا
ایجاد کُل مین قدرتی ہر انتظام ہے

ہین نقش اسم اعظم احمد مین مضمین
عالم مین حرز جان محمد کا نام ہے

جون مبتدا سے ہوتا ہی جملہ خبر پہ ختم
یون خاتم الرسل پہ رسالت تمام ہی

جو قول حق سے اہل سخن نے کیا ہی اخذ
موزون وہی کلام ثنا لا کلام ہے

بہر نجات ثاقب مداح دوستو
مداحی رسول علیہ السلام ہے

اللہ جل جلالہ نے نور محمدی کو پیشانی نورانی آدم مین رکہا اور وہ جبین حسین آدم پر چمکا اوس سے تمام اعضا مین سرایت کی خدا نے یہہ عنایت کی کہ بہ برکت نور احمدی اسماء تمام مخلوقات کے تعلیم کئے اور الطاف عمیم کیئے فرشتون کو اوسکے لئے سجدہ کا حکم دیا ملائکہ نے اوسکو قبول کیا ابلیس مغرور ہوا اور بوجہ نکرنے سجدہ کے درگاہ الٰہی سے دور ہوا جب خالق دو جہان نے زمین و آسمان و ملائکہ و جنیان کو پیدا کیا تو فرشتون کو آسمان برین پر اور جنون کو زمین پر رہنے کا حکم دیا جن مدت تک عبادت معبود مین مشغول رہے درگاہ خداے ودود مین مقبول رہی بعدہ بغاوت و شقاوت مین مبتلا ہوئے اور فرشتگان اونکی ہلاکت

واستعمال کیلیے بحکم خدا زمین پر رہا ہوئے تہے ابلیس گروہ جنیان کا رئیس تہا اور اونکا پیشوا ہم جنس و انیس تہا جنیان زمین متصرفہ سے نکالے گئے اور خرابیون مین ڈالے گئے پہاڑون اور دریاؤن مین بہاگے نہ پیچہے رہے نہ آگے ملائک نے ابلیس کو ملک تمام روئے زمین و آسمان و بنائے نور آگین اور بہشت برین پر متصرف کیا اور فرمان سرداری ملائکہ ہم جنس کا اوسکو دیا وہ کبہی زمین پر اور کبہی آسمان پر کبہی بہشت مین عبادت کرتا تہا سوائے عبادت کے کسی کام مین قدم نہ دہرتا تہا جبکہ حکم معبود واسطے سجدہ کے ورود ہوا تو وہ اوسکے انکار سے مردود ہوا۔ مواہب لدنیہ مین حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی آبائہ الکرام و اولادہ العظام سے روایت ہی فی الواقع یہہ قابل اشاعت ہی کہ اوّل جبرئیل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر عزرائیل علیہم السلام پہر ملائکہ مقربین نے لا کلام آدم کو سجدہ کیا بعدہم بحکم فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّہُمْ اَجْمَعُوْنَ کے تمامی فرشتگان نے سر بسجدہ ہوکر ثواب لیا پہر آدم کو بہشت مین لائے اور خزائن اوسکے دکہلائے خداوند عالم نے حسب خواہش آدم خواب آدم مین بائین پسلی سے حوّا کو پیدا کیا اور آدم کو اونپر شیدا کیا آدم نے ہاتہہ اپنا حوّا پر دراز کیا فرشتون نے اوس سے اونکو باز رکہا اور یہہ کہا کہ اے آدم حوّا سے نکاح کر باداے مہر مباح کر آدم نے کہا کہ مہر کیا فرشتون نے سمجہایا محمد سید الانام علیہ السلام پر تین مرتبہ اور بروایت ثانی بیس بار درود کا بہیجنا بتلایا۔ پس خدائے عزوجل نے نکاح آدم کا حوّا سے کیا اور اپنی کلام اقدس سے خطبہ پڑہا ابلیس کو حسد ہوا ملال بیحد ہوا اوسنے وسواس ڈالا آدم کو جنت سے نکالا آدم زمین پر آئے اپنے کئے ہوئے کی پشیمانی لائے گرفتار بلا ہوئے مشقت مین

مبتلا ہوئے ایسا خوف جناب باری تہا کہ ہر وقت گریہ و زاری تہا تین ہزار برس تک سر جہکائے رہے نظر کو چہپائے رہے کبہی آنکہہ نہ اوٹہائی نہ صورت آسمان نظر آئی ۔ مسعودی نے کہا کہ آدم ایسا چشم پرنم رہا کہ اگر آنسوؤن کو تمام اہل زمین کے جمع کیا جائے تو اشکہائے آدم کو اون سے زیادہ پائے القصہ آدم ملہم ہوئے استغفار کے متکلم ہوئے یہہ کلمات زبان پر لائے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ بالیقین آدم نے بتوسل ختم الرسل شفاعت با صفات پائی بتوسط ہادی سبل نجات پائی ۔

مرحبا اے نبی عالم پہ ہے احسان تیرا
حبذا اے صفی آدم پہ ہے فیضان تیرا

رحمتین دیکہتے عالم مین نہ پاتے رحمت
گر نہوتا شہ دین لطف فراوان تیرا

ای شہنشاہ جہان ہی تو ہی فخر شاہان
حکمران کیسے نہوتا یہ فرمان تیرا

عرش منزل ہی جہان مین ترا باب عالی
قدسی و عرشی و فرشی ہوا دربان تیرا

عشق بت کو نہین کچہہ عشق نبی سہی نسبت
بیدماغی سے ہی سودا دل نادان تیرا

خوشنمائی سے متین دین کو کیا ہی تو نے
خوب ہی کار نمایان مین یہہ سامان تیرا

نعمتین دعوت معراج مین تو نے بخشین
ایخدا صدرین ذو القدر ہی مہمان تیرا

مین ہون عاصی ہی معافی کیلیے گستاخی
تا شفاعت نہین چہوڑونگا مین دامان تیرا

بنگیا ہر سخن نعت شہاب ثاقب
جب ہوا **ثاقب** مداح ثنا خوان تیرا

ہر چند کہ عادت الہی یون جاری تہی کہ حوّا سے ولادت پسر و دختر توام کی ہر باری تہی لیکن حضرت شیث جد احمدؐ دادرس ہر مستغیث تنہا پیدا ہوئے اور فواید تنہائی

یہہ ہویدا ہوے کہ نور محمدی کسی غیر کو بلانہ سنا رکہتے ہین رہا جب آدمؑ کا وقت وفات آیا تو آدم نے شیث کو وصیت یہہ کیا کہ اس نور نجیب کو ارحام طاہرات مین رکہا جاوے تا کہ کوئی برائی نہ آوے پہر یہی وصیت شیثؑ نے اوس اپنے بیٹے کو کی ایسے ہی وہ وصیت آیندہ کو ہوتی رہی حتی کہ وہ نور دوافزا سرور منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ ابن مطلب تک پہونچا خدا نے اوسکو مد نظر رکہا کہ نسب شریف حضرت کا سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے تا کہ سبکو علوی مرتبہ اونکا ملحوظ رہے ۔

ہے محمدؐ کا یہہ نسب نامہ	ہین بترتیب سلسلہ اسکا	ہان محمدؐ ہین ابن عبد اللہ
اونکے ہین عبد مطلب دادا	ہاشم با وقار و عبد مناف	ہین قصی و کلاب ذی رتبا
مرہ و کعب و لوئے و غالب	فہر و مالک ہین نضر ہین اعلا	ہین کنانہ خزیمہ مدرکہ خوب
خوش ہین الیاس ہین مضر دانا	ہین نزار و معد اور عدنان	آل عدنان با شرف جملہ
متفق اس پہ ہان سبہی ہین	ہے نہ اس مین کسیکو شک اصلا	پہر تو عدنان سے بہی آدم تک
اختلافات ہین بہت پیدا	پر یہہ نزد محقق انساب	ہین یہہ اجداد سید والا
یعنی ابن خلیل اسمٰعیل	نوح و ادریس و شیث ذو الاعلا	جد امجد ہین حضرت آدم

جدۂ عالیہ ہوئین حوا

حدیث مین آیا ہے اوسکو صحیح مسلم مین پایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے برگزیدہ کیا کنانہ کو اولاد اسمٰعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ جلیل سے اور برگزیدہ کیا بنی ہاشم کو قریش سے اور برگزیدہ کیا رسول اکرم کو بنی ہاشم ذو الحبیش سے اور دوسری حدیث مین وارد ہی یہہ ارشاد نبی ماجد ہے کہ خالق نے برگزیدہ کیا اپنی خلایق کو اور اونمین سے برگزیدہ کیا بنی آدم فائق کو پہر اونمین سے برگزیدہ کیا عرب کو اور برگزیدہ عرب سے مجہہ بندۂ رب کو اور جو

دوست رکھتا ہے حبیب کو وہ میری دوستی میں دوست رکھتا ہے سبکو اور جو دشمنی کرتا ہے حبیب سے وہ میری دشمنی میں دشمنی کرتا ہے سب سے ۔

تو ہوا باعث ایجاد جہان مطلبی
ہے تری ذات مقدس شرف جملہ نبی
عبد مطلب و ہاشم تو ہے والا نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

حق تعالیٰ نے کہ عرب کا جو شرف تھا منظور
اوس میں کعبہ کو کیا بہر عبادت معمور
جب ہدایت کیلئے ہو گئی تجویز ضرور
ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

شمس روشن ترے رخ سے ہوا اے مہر عجم
ہے خطا گر کہوں و اللیل ہے زلف پر خم
کیا کہوں ہو نہیں سکتی کوئی تشبیہ بہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
الله الله چه جمال است بدین بو العجبی

گرچہ مخلوق ہے تو پر نہیں کوئی تجھسا
تجکو ہے برتری یکتائی سے بس بعد خدا
نور سے جس میں ترا ہی ہوا جلوہ نما
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را
بهتر از عالم و آدم تو چه عالی نسبی

ہے بہار چمن فیض کی تجھسے اقدام
ہے جو بلبل تری گلشن کا وہ ہے خوش انجام
آب رحمت سے ہو شاداب ترا لطف تمام
نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام
زان شده شهرهٔ آفاق بشیرین رطبی

لامکان ہے ترا معراج نہ جہان شہر و دشت
قاب قوسین ہے او دنیٰ ہے تری جاے گشت
تری گلگشت سے ہے نزہت فردوس بہشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

ہیبت و صولت سگ ہی تری لاریب کلم
آگے سگ کے ترے روباہ رہا ہے ضیغم
شوکت دارا و کی حشمت فغفور و جم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

ہم ہوئی خشک زبان کہہ نہین سکتی کچھہ بات
مرتے ہین پیاس سی ہو جلد دم خضر نجات
ہونٹ ہم چاٹتے ہین خشک لبی سی دن رات
ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
رحم فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

کیا یہہ حالت ہی مری خود مین ہوا ہون ششدر
دیکھہ تو کیسا مرا حال ہوا ہے ابتر
دل ہی آشفتہ مین رہتا ہون پریشان اکثر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

عام ہی بندہ نوازی تری ای بندہ نواز
ترے فیضان سی ارباب عرب ہین ممتاز
تری فیاضی کا عالم مین نیا ہے انداز
بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
ہندی و زنگی و رومی یمنی و حلبی

توفکی تیری مقابل مین مسیحا ہے عجمی
کیون نہ امید شفا ہو دل ثاقب کو نبی
شان حکمت سی تری شان مسیحائی دلی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

قدرت ایزدی سے نور محمدی جبین خوش جمال عبد المطلب سے مثال ہلال چمکتا تہا اب دمکتا تہا کہ اوسکی شعاعین مانند چراغ روشن تہین اور وہ بیت الحرام پر پرتو افگن تہین جب ابرہہ بقصد انہدام کعبہ آیا اور فیل سفید عظیم و جسیم اپنے ساتہہ لایا تو

عبد المطلب بسبب پیاسے اونٹون کے اوسکے پاس گئے اور اپنے عقیدہ پر جو بابت نور پیغمبر کے تہا قایم رہے جسدم ابرہہ کی نظر عبد المطلب پر پڑی اور آنکہہ لڑی تو ابرہہ بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو اوسنے عبد المطلب کو سجدہ کیا اور کہا کہ تو سید قریشی ہے اے لوگو دیکہو کہ یہہ کیسی حالت وحشی ہے کہ اوس فیل نے بہی عبد المطلب کو سجدہ کیا اور اوس نور با احتشام کو سلام بہیجا حالانکہ وہ فیل مثل دیگر فیلان کے عادی سجدہ کا نہ تہا جب اوس ہاتی کو اوٹہانا چاہا تو وہ نہ اوٹہا ہرچند کہ اوسکو زد وکوب کیا پہر وہ بجانب یمن چلے آتش غضب سے جلے اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ نے اونکی ہلاکت کیلیئے دریا سے ابابیل کو مقرر کیا دو سنگریزے ہر دو پا مین اور ایک سنگریزہ منقار ابابیل طیار مین دیا جب وہ سنگریزے ڈالے جاتے تہے تو وہ لوگ موت کو پاتے تہے جو سنگریزے ابرہہ کے چشم و رو پر پڑے تو وہ چشم و رو مین گرے اور اونگلیان اوسکی پارہ پارہ ہوگئین باجرای آب زرد وخون خارہ خارہ ہوگئین اور شگاف اوسکے دل تک پہونچا وہ فنا ہوگیا نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ اور یہہ معجزہ سرور کائنات کا ارہاصات سے تہا۔

مومن پہ ہوگا رحم کریم الرحیم کا
کافر معذب ہوگا عذاب الیم کا

جب عبد المطلب نے بعنایت الہی شر ابرہہ سے نجات پائی تو اونہون نے عجب کیفیت کا خواب عظیم دیکہا اور اوس سے اونکے جسم کو تہرتہری چڑہی اونہون نے کاہنان سے بیان کیا کاہنون نے تعبیراً یہہ جواب دیا کہ تیری پشت سے ایسا شخص پیدا ہوگا کہ جہان اوسپر شیدا ہوگا اور اہالیان زمین و آسمان اوسپر ایمان لائینگے اور بتون کو خاک مین لائینگے عبد المطلب نے فاطمہ سے شادی کی اور وہ بار ور ہوئی عبد اللہ نے ذبیح [illegible]

فصیح پیدا ہوے اور یہہ واقعات ہویدا ہوئے عبد المطلب نے نذر کی تہی کہ اگر میرے دس بیٹے پیدا ہوں تو ایک کو اون مین سے قربان کرون اور اپنے عہد سے نہ ٹلون خدا نے اونکو دس بیٹے دیے جب وہ بلوغ کو پہونچے تو عبد المطلب نے خواب مین دیکہا کہ کسی نے کہا نذر کو پورا کر کام کو نہ ادہورا کر عبد المطلب لرزان و ترسان خواب سے بیدار ہوئے بیٹے کے ذبح کرنے سے بیزار ہوئے اونہون نے ایک بکری کو ذبح کیا اور لقمہ مساکین کو دیا پہر خواب مین یہہ سنا کہ کسی نے کہا کہ قربان کر اپنے پسر کو یعنی فرزند بزرگ تر کو عبد المطلب نے گائی کو قربان کیا پہر خواب نے پریشان کیا ایسا حیران کیا کہ اونہون نے شتر کو قربان کیا پہر وہی حکم خواب مین پایا جو پہلے خوابون مین آیا پہر عبد المطلب سخت غمناک ہوئے تیغ الم سے سینہ و دل چاک ہوئے عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے مشورہ کیا سب نے بالاتفاق یہہ جواب دیا کہ اگر ہمکو قربان کیا جائے تو ہم سب رضامند ہین بہت خورسند ہین عبد المطلب بیٹونکی اطاعت سے شاد ہوئے اس پر دل نہاد ہوئے کہ قرعہ ڈالا جائے جسکے نام پر قرعہ آئے وہ اختیار کیا جائے جب قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کے نام پر آیا چونکہ عبد اللہ کی پیشانی سے نور محبوب یزدانی چمکتا تہا اور وہ صاحب جمال و کمال و شجاع و با اقبال و پہلوان یکتا تہا اسلیئے عبد المطلب کو بہت پیارا تہا گہر کا اوجالا تہا عبد المطلب نے ناچار ہاتہہ عبد اللہ کا پکڑ کر اوٹہایا اور اصناف و نائلہ کے پاس پہونچایا یہہ دونون بت نزد کعبہ نصب تہے اور قربانی کیلیئے معمول عرب تہے جب اہل قریش نے یہہ حادثہ پرطیش دیکہا تو عبد اللہ کو عبد المطلب کو عبد اللہ کے ذبح کرنے سے باز رکہا اور اور لوگ پاس سنجاح کاہنہ کے گئے اور سب حالات اوس سے کہے وہ کاہنہ حجاز مین بہت ہوشیار و حیلہ تہی فہم و فراست مین اور کاہنو سے زیادہ عقیلہ تہی اور وقت مین جنیان صعود آسمان

استراق واستماع سخنان سے ممنوع نہ تھے اور وہ کون سے واقعات آسمانی تھے جو اون کو مسموع نہ تھے غرض کہ اوس کاہنہ نے کہا کہ اب جاؤ اور کل کو میرے پاس آؤ وہ لوگ اوس روز متوقف رہے پھر دوسرے دن اوسکے پاس گئے کاہنہ نے پوچھا کہ تمھارے یہان دیت انسان کیا ہے سبنے کہا کہ دس اونٹ خون بہا ہے اوسنے کہا کہ دل کو سنبھالو اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر نہ آئے تو دس اونٹ کو زیادہ کیا جائے اگر پھر بھی قرعہ نہ آئے تو اور دس اونٹون کا اضافہ کیا جائے جبتک قرعہ اونٹون پر نہ آوے ہر مرتبہ دس دس اونٹ بڑہاؤ عبد المطلب نے نزد اصنام وہبل قرعہ اندازی کی خدا نے یہہ بندہ نوازی کی کہ جب سو اونٹ ہوگئے تو قرعہ اونٹون پر آیا عبد اللہ کو ذبح ہونے سے بچایا عبد المطلب نے نہایت خوشی سے اونٹون کو قربانی کیا شکر یزدانی کیا۔

عالم پہ الٰہی ترے الطاف ہین کیسے	اکرام ہین کیسے ترے اعطاف ہین کیسے
موصوف ہے با جملہ صفت ذات مقدس	انعام ہین کیسے ترے اوصاف ہین کیسے

جب آوازہ حسن وجمال اور طنطنہ غنج ودلال عبد اللہ رفعت پناہ کا بلند ہوا اور قضیہ ذبیح و فدیہ ملیح کا شہرۂ آفاق و دلپسند ہوا تو زنان قریش بہ تمنائے عیش عاشق جان باز وطالب دیدار بصد نیاز اور متمنی بہار جمال وخواستگار وصال ہوئین اور اکثر نازنین پری تمثال جذبہ عشق مین محو اختلال ہوئین عورتین راستون پر بیٹھ کر عبد اللہ کو اپنے پاس بلاتی تھین اور ناز وانداز سے لبھاتی تھین مگر خدائے ستار نے عبد اللہ با وقار کو بد انجامی سے محفوظ اور اونکی نیکنامی کو ملحوظ رکھا اور جو کفار کو علامات سے ظاہر ہوا کہ وجود باجود پیغمبر آخر الزمان رہبر دوجہان صلب عبد اللہ سے پیدا ہوگا تو بعداوت و دشمنی اونکا ہلاک چاہا اور کفار بقصد ہلاکت عبد اللہ در پے

آئے اونھون سے آثار غریبہ و امور عجیبہ مشاہدہ کیئے ناچار اپنا ضرر اوٹھاکر چلے گئے کچھہ نہ ہے ایکدن عبداللہ شکار کو گئے صحرا مین تھے کہ ایک گروہ کثیر اشقیا بارادۂ قتل عبداللہ جانب شام سے آیا اور اوسکو اہل کتاب و شمشیر آہیختہ پایا اوس جنگل مین وہب بن مناف جو نانا رسول خدا کے ہین موجود تھے جوان مقصود تھے اونھون نے دیکھا کہ سواران جنت الماوا جو اس عالم کے مردمان سے مشابہت نرکھتی تھی اور نہ یہان کسی سے باتین کر سکتے تھے نمودار ہوئے اور اوس گروہ اشرار کو مار کر عبداللہ کے مددگار ہوئے وہب یہہ دیکھکر اپنے گھر کو گئے یہہ کلمات اپنی بی بی سے کہی کہ مین اپنی آمنہ کی شادی عبداللہ کے ساتھہ چاہتا ہون پیغام بھیجتا ہون چنانچہ بوسیلہ دوستان پیام خوش بیان پاس عبدالمطلب کے پہونچا اونھون نے سوچا کہ آمنہ شرف حسب و نسب عصمت و عفت مین ممتاز ہے اور اوسکے خاندان کا بہت اعزاز ہے یہہ نسبت عبدالمطلب کو پسند آئی اونھون نے قبول فرمائی پس شادی عبداللہ کے ساتھہ آمنہ کی ہوئی اور سبکو خوشی بہ تہنیت اعظم کی ہوئی۔

للہ الحمد خدا نے کیا سامان خوشی — خانۂ خاطر صد صاحبدلان آباد ہوا
ہوگیا ساز طرب خلق مین نغمات سرا — ہو مبارک دل ناشاد ہی اب شاد ہوا

روایت ہی عجیب حکایت ہی کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت قیصہ یا قتیلہ نامی بنت نوفل پاس کعبہ کے کھڑی تھی اور اوسکی آنکھہ عبداللہ سے لڑی تھی دیکھتے ہی عبداللہ خوش نگار پر عاشق زار و جان نثار ہوئی اور یہہ بات کہی کہ اے عبداللہ مجھسے قربت کرین دونگی تجکو سو شتر عبداللہ نے حیا کی اور بہ شایستگی ابا کی دوسرے دن خثعمیہ نامی ایک عورت کہ کہانت مین مہارت رکھتی تھی اور بوجہہ تمول و دولت کبر و نخوت

کرتی تہی ویسے ہی عبد اللہ سے امیدوار ہوئی جیسی پہلی عورت خواستگار ہوئی اور اوس مکارہ نے عبد اللہ کو مال سے فریب دینا چاہا مگر عبد اللہ اوس کے فریب مین نہ آیا عبد اللہ نے کہا کہ مین اپنے مکانکو جاتا ہون بہت جلد یہان واپس آتا ہون عبد اللہ اپنے مکان مین آئے اور اپنی بی بی کی صحبت سے فواید عشرت پائے نور محمدی عبد اللہ سے منتقل ہو کر آمنہ کو ملا گل مراد کہلا آمنہ حاملہ ہوئین بعنایت الہی کاملہ ہوئین جب عبد اللہ پاس اوس عورت کے واپس آئے تو اوسنے جلوے اوس نور کے نپائے اوسنے کہا کہ اے عبد اللہ تو جب گہر کو گیا تو آیا کسی عورت سے ہمصحبت ہوا عبد اللہ نے کہا ہان مین نے اپنی بی بی آمنہ بنت وہب سے بطور جایز صحبت کی اوس نے یہہ بات کہی کہ تیری پیشانی سے جو نور چمکتا تہا اوسکو مین نے چاہا مگر مجکو نصیب نہوا اور وہ اور کو ملا اور بعض نے خواہر ورقہ بن نوفل برادرزادہ عم خدیجہ کو لکہا ہے اور بعض نے لیلی عدویہ کو کہا ہے غرضکہ انہین عورات مین سے کوئی عورت تہی جس نے عبد اللہ سے خواہش کی۔

آیا قریب وقت جو شہ کے ظہور کا
جلوہ ہوا حدوث مین پرتوے نور کا
اقبال وجاہ عز و حشم آئینگے ضرور
جسدم جلوس خلق مین ہوگا حضور کا
توریت کا جو وصف محمد مین حال تہا
انجیل مین وہی تہا وہی تہا زبور کا
پائی وہی جو مقدم سرور کی تہی خبر
کیا خوب آگیا ہے زمانہ سرور کا
ہے آمد نبی کی بشارت جو اندنون
جن و پری ہین شاد ہے نغمہ طیور کا
انسان زمین پہ خوش ہین ملک آسمان پر
جنت مین شادیانہ ہے غلمان و حور کا
ایسا ہے جان فروز یہ مژدہ جہان مین
ہے شادمان ہر کوئی نزدیک و دور کا

وہ خوشی مین جو کہ فنا فی الرسول ہو ملزم نہ ہوگا وہ کسی جرم و قصور کا
ثاقب شفیع عاصیان ہوگا مرا شفیع
مجکو خطر ہو کسلیئے روز نشور کا ✤

ذکرِ میلادِ محمدؐ سے دلِ صاحبدلان شاد ہے خورسند ہے خوش ہے بہت مسرور ہے

سبحان اللہ استقرار نطفہ ذکیہ مصطفویہ کا اور ایداعِ ذرہ صافیہ محمدیہ کا صدفِ آمنہ مین بزمانہ مبتہج یعنی ہنگامہ حج بالتحقیق اوسط ایام تشریق شب جمعہ مین ہوا لہذا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے لیلۃ الجمعہ کو فاضلترین لیلۃ القدر کہا اور اس رات مین خیرات وحسنات وبرکات وکرامات مومنان اور عالمیان پر نازل ہوئین بلکہ ہمیشہ کو کال ہوئین اگر شب میلاد خوش بنیاد کو لیلۃ القدر سے افضل اور بدر سے اجمل کہا جائے تو بجا ہے بلکہ بہت خوشنما ہے۔

آثارِ خوشی گشت مقرر امشب امید بر آمد بہ مقدر امشب
امشب طرب وعیش بہر دو عالم آمد خبر مقدم سرور امشب

اخبار معتبر سے خبر پائی کہ ملکوت مین ندا آئی کہ عالم کو انوار قدس سے منور کرو اور جہان کو فوائح روائح سے معطر کرو اور ہر ملک زمین وآسمان اہتزاز وابتہاج مین دل لگائے اور جمیع طبقات سموات اور بقاع اراضیات مین کہدیا جائے کہ امشب نور محمدیؐ نے رحم آمنہ مین قرار پایا اور عجائب وغرائب جلوے لایا اور وہ مبداء عالم اور اصل اصول بنی آدم ہے مصدر انوار واسرار ہے مظہر ذات کردگار ہے۔

عیان ہر شی مین ہی جلوہ تمہارا یا رسول اللہ حقیقت بین کو ہوتا ہی نظارا یا رسول اللہ
کیا نورِ درخشان نے تمہاری خلق کو روشن ہوا محو تجلّی دل ہمارا یا رسول اللہ
تمہاری عشق کا دریا ہی بیپایان عالم مین نہ ہاتھ آیا کہین اوسکا کنارا یا رسول اللہ
طلاطم مین ہی کشتی عمل طوفان عصیان سے سنبہالو ناخدا ہو تم خدارا یا رسول اللہ
تمہاری اسم اعظم کا ہمیشہ ورد رہتا ہے تمہارا نام نامی ہے پیارا یا رسول اللہ
خدا دیگا بلاشک دوجہانکی نعمتین ہمکو اگر ہو جائیگا کچھہ بھی اشارا یا رسول اللہ
ٹپکجائیگا گر قطرہ تمہاری آبِ رحمت کا تو دوزخ کا بجھیگا ہر شرارا یا رسول اللہ
خدا خود ہے ثنا خوان آپکا فرطِ محبت سی بشر کو کیا ہو مداحی کا یارا یا رسول اللہ

تمہارے نورِ فیضان سے ہو تابان طالع **ثاقب**
خدا **ثاقب** کا چمکا دے ستارا یا رسول اللہ

راوی بیان کرتا ہے صحیح بات عیان کرتا ہے کہ بہنگام صباح شب حمل بتانِ روئے زمین اوندہے گرے اور تختہاے سلاطینِ دنیائے دون سرنگون پڑے ابلیس پر تلبیس بچاہ رو مین روپوش ہوا اور سرگردانی و پریشانی سے مدہوش ہوا تمام مکانات روشن ہوئے انوار ایسے پرتو افگن ہوئے کہ کوئی جگہہ روشنی سے خالی نہ رہی اور کوئی صورت اختلاق نہ رہی قحط قریش دور ہوا ہر گہر معمور ہوا امطار مطیر باران آب ہوئے درختان خشک سرسبز و شاداب ہوئی وحشیان مشرق نے وحوش مغرب کو بشارت دی اور طائران عرب نے طیور عالم کو نوید بالنضارت دی مزاجِ عالم مسرت امتزاج ہوا تمام اس سال کا سنة الفتح والابتہاج ہوا بی بی آمنہ والدۂ معظمہ جناب رسالت مآب کی فرماتی ہین اور یہہ خبر سناتی ہین کہ کوئی ثقل حمل مثل عورات حاملہ و بیکل کے نہ تہا اور نہ کوئی بارِ حمل ہمشکل آثار حمل کے

نہ تھا مین اپنی آبستنی کو نہ جانتی تھی اور نہ اوسکو پہچانتی تھی جو چوپایے زمین پر رہنے تھے وہ خواب و بیداری مین مجھسے کہتے تھے کہ تو حاملہ ہے اور یہہ آبستنی بہترین خلایق کے کاملہ ہے ہنوز آفتاب مہر و وفا برج حمل مادر سے جلوہ نما نہوا تھا یعنی محمدؐ پیدا نہوا تھا کہ عبد اللہ والد ماجد حضرت کو سفر آخرت پیش آیا سب کو رنج و الم مین پایا فرشتون نے کہا کہ اے بار خدا نبی و حبیب تیرا یتیم ہوا اللہ نے فرمایا کہ اوسکو نہ خوف ہے اصلا کہ مین اوسکا نصیر جلیل ہون حافظ و کفیل ہون سلام بھیجو اوسپر اور دعا کرو بہتر صَلَوَاتُ اللّٰہِ وملائکتہٖ وَالنَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّہَدَاءِ وَالصَّالِحِینَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُاللّٰہ بِنْ عَبْدُالْمُطَّلِب وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَامُہٗ

ہوتا نہ کیون یتیم وہ محبوب کبریا
دُرِّ یتیم ہوتے ہی ہوتا ہے بے بہا

زہے دبدبۂ حمل جسکے کوکبۂ عم کہ زمانہ ظہور حضور فسانہ مبشر وجود پرنور بہت قریب ہوا اور عرصۂ نہ ماہ بفضل الہ باجاہ و حشمتم نہ بیش نہ کم پورا القصہ ہوا ملائکۂ علیین ہر طایف آسمان و زمین بہ شادیانہ نغمہ سرا تھے اور اوس مین مضامین اس غزل کے ادا تھے۔

آمد آمد ہے جہان مین احمدِ مختار کی
آمد آمد ہے جنابِ سیدِ ابرار کی

کیون نہ ہو عالم مین سامانِ سرور و انبساط
آمد آمد ہے حبیبِ داورِ دادار کی

ہو گئے آراستہ تہذیب سے کون و مکان
آمد آمد ہے عجب کونین کے سردار کی

چہچہے بلبل کرینگے گل کرینگے قہقہے
آمد آمد ہے بہارِ گلشنِ اسرار کی

شادمان و مبتہج ہین اسلیئے اندوہگین
آمد آمد ہے شفیقِ بیکس و ناچار کی

اے گنہگارو شفاعت کی خبر آجائیگی
آمد آمد ہے رسولِ حضرتِ غفار کی

بہر تعظیم و ادب کرتا ہے ثاقب ہوشیار
آمد آمد ہے یہان اے غافلو سرکار کی

الحمد للہ رب العزت للہ الشکر والمنت کہ نیر اعظم وحدت با وجود آدم طلعت مشرق قدم سے افق باحشم پر طلوع ہوا یعنی مہر سپہر رسالت ماہ سمائے نبوت از روئے محبت بسوئے خلقت رجوع ہوا ولادت باسعادت سید الثقلین نبی الحرمین لشب دوازدہم ربیع الاول بوقت صبح صادق افضل قبل طلوع آفتاب جہانتاب نزد ظہور غفر الور یعنی سہ کوکب منازل قمر واقع ہوئی تجلی برکات وحسنات ہر عالم مخلوقات مین لامع ہوئی ہر چند کہ تعین وقت ولادت شریف پیغمبر مین ارباب سیر سے اختلاف کیا ہے مگر اکثر نے اسی قول صحیح واشہر پر اعتراف کیا ہی چنانچہ اہل مکہ بارہوین رات اور دوشنبہ کے دن مین زیارت مقام معظمہ ولادت مقدسہ کی کرتے ہین اور مولود شریف بہ آداب شایستہ واوضاع بایستہ کی پڑھتے ہین۔

تولد ہوئے احمدِ خوش سیر
تولد ہوئے لختِ قلب و جگر

تولد ہوئے مظہرِ شانِ حق
تولد ہوئے دل فروزِ قمر

تولد ہوئے افتخارِ ملک
تولد ہوئے فخرِ جن و بشر

تولد ہوئے بادشاہِ زمن
تولد ہوئے خسروِ بحر و بر

تولد ہوئے سرورِ دو جہان
تولد ہوئے یاور و داد گر

تولد ہوئے بانیٔ دین حق
تولد ہوئے ہادی و راہ بر

تولد ہوئے سیدِ خوش نسب
تولد ہوئے شاہ والا گہر

تولد ہوئے رازدارِ خدا
تولد ہوئے مخبرِ باخبر

تولد ہوئے شاہِ ثاقب نواز
تولد ہوئے دستگاہِ قدر

جب شہنشاہ کونین پشت پناہ دارین نے بجاہ و جلال نزول اقبال فرمایا اور زمین خاکسار با انکسار نے قدوم میمنت لزوم جناب رسالت مآب سے کمال پایا تو تمام مخلوقات میں شادیانہ نوازی ہوئی اور جمیع کائنات میں سرفرازی ہوئی طنطنہ مسرت و شادمانی کا بلند ہوا اور غلغلہ تہنیت و کامرانی کا پسند ہوا اور سب طرف سے مبارک باد خوش انجام پائی اور ہر جانب سے ندائے الصلوٰۃ والسلام آئی۔

الصلوٰۃ والسلام ای دوستدار کبریا
الصلوٰۃ والسلام اے فخر انبیا

الصلوٰۃ والسلام ای احمدِ عالیجناب
الصلوٰۃ والسلام اے سید ہر دو سرا

الصلوٰۃ والسلام ای مقتدای متقین
الصلوٰۃ والسلام اے پیشوای اولیا

الصلوٰۃ والسلام ای قبلۂ ہر شیخ و شاب
الصلوٰۃ والسلام ای کعبۂ اہل صفا

الصلوٰۃ والسلام ای رحمۃ للعالمین
الصلوٰۃ والسلام ای زینتِ ارض و سما

الصلوٰۃ والسلام ای مرجع ایجاد کل
الصلوٰۃ والسلام ای مجمعِ لطف و عطا

الصلوٰۃ والسلام ای زبدۂ خاصان حق
الصلوٰۃ والسلام ای قدوۂ اہلِ تقیٰ

الصلوٰۃ والسلام ای خاتم پیغمبران
الصلوٰۃ والسلام ای ناظم ملک ہدا

الصلوٰۃ والسلام ای زینت دار السلام
الصلوٰۃ والسلام ای حضرت خیر الوریٰ

الصلوٰۃ والسلام ای دستگیر بیکسان
الصلوٰۃ والسلام ای دلپذیر اصفیا

الصلوٰۃ والسلام ای طالع ثاقب شب فروز
الصلوٰۃ والسلام ای شافع روز جزا

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے یہ حدیثی حکایت ہے کہ وادی فاطمہ طہران میں ایک راہب شامی تہا عیص نامی تہا اوس نے کہا کہ اے اہل مکہ ایک لڑکا

پیدا ہوگا اور عرب اوسکا فرمان بردار و شیدا ہوگا اور وہ مالک ملک عجم کا رہیگا ہر شخص اوسکو صاحب اقبال و حشم کا کہیگا جو مکہ مین لڑکا پیدا ہونا تہا اوس راہب کو حال اوسکا ہویدا ہوتا تہا جس شب مین حضور تشریف لائے اوسکی صبح کو عبد المطلب عیص کے پاس آئے اونہون نے اوسکو حضرت کے تولد کی خبر دی اوس راہب نے یہہ بات کہی کہ یہہ وہی لڑکا ہے جسکو مین نے کہا ہے راہب نے پوچہا کہ اوس کا کیا نام رکہا عبد المطلب نے کہا کہ اوس کا نام پاک محمدؐ ہے وہ صاحب لولاک احمدؐ ہے عیص نے اپنا مونہہ کہولا یہہ بولا کہ مین نے تین خصلتون سے اوسکو جانا اور خوب پہچانا ایک نجمہ کا رات مین طلوع پایا دوسرے بروز دوشنبہ اوسکی ولادت کا وقوع مین آنا تیسرے محمدؐ کا نام ہونا فرخندہ فرجام ہونا حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین اور یہہ حدیث سناتی ہین کہ مکہ مین ایک یہودی تجارت کرتا تہا فہم و فراست رکہتا تہا جب شب ولادت باسعادت آئی تو اوس نے یہہ خبر سنائی کہ اے اہل قریش تمہارے اقارب و خویش مین کوئی پسر پیدا ہوا سب نے کہا ہمکو کچہہ نہین ہویدا ہوا اوس نے صاف کہا کہ کسیکو مخفی نرہا کہ آج کی رات مین پیغمبر امت اخیرہ نے ظہور فرمایا اور ہر صغیرہ و کبیرہ نے اوس سے نور پایا اور مابین ہر دو کتف حضرت کے علامت نورانی ہے یعنی موہائے روشن سے ضو فشانی ہے پس یہودی در دولت پر حاضر ہوا اوس نے حضرت کے باہر لانے کو کہا جب جسم اطہر پیغمبر کو برہنہ دکہلایا تو اوس نے اوس علامت کو بخوبی پایا یہودی اوسکو دیکہتے ہی بیہوش ہوگیا اور زمین پر گر کر پر خروش ہوگیا پہر اوس نے یہہ بات کہی کہ واللہ بنی اسرائیل سے نبوت گئی ابو نعیم حسان بن ثابت سے روایت کرتے ہین اور اوسکی صحت کی سند دہرتے ہین کہ بوقت ولادت باسعادت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئک ہفت یا ہشت سالہ تھا کوئی کا بیان نہ تھا کہ یہودی فریاد کرتا تھا اور اپنی قوم والون کو یاد کرتا تھا لوگون نے اوس سے کہا کہ کیسے یہہ شور و واویلا زیادہ بولا کہ قسم ہوا امشب طلوع نجم احمد ہوا تولد محمد ہوا —

کیا شان ہے رسول خدائے قدیر کی
پائی نہین نظیر نہ اوس بے نظیر کی
رحمت تھی دلپذیر ظہورِ بشیر کی
وحشت تھی کافرون کو شکوہ نذیر کی
نورِ بصر سے مردمکِ چشم کن فکان
پتلی سے یون ہی روشنی ہین بصیر کی
اللہ رے یہہ عشق جمالِ محمدی
بینا تھین شوق دید مین آنکھین ضریر کی
معمور خیر مقدم سرور سے تھا جہان
ہرگز مجالِ شر نہ تھی اوس دم شریر کی
روح القدس ہی بلبلِ گلزار احمدی
کیا خوب منزلت ہی مرے ہم صفیر کی
یہہ خوش عمل تھا علم نبی کا نہ تھا رمل
حاضر ضمیر غیب تھی ما فی الضمیر کی
ہے ذاکر حضور کو پاسِ ادب ضرور
نازک ہی لا کلام طبیعت امیر کی
مانگے زبان سے **ثاقب** مسکین کیلئے
حاجت طلب سوال ہی صورت فقیر کی

روایت کی ہے یہہ عثمان بن ابی العاص نے کہ اشاعت کی ہے میری والدہ با اخلاص نے کہ مین ہنگام ولادت خیر الانام موجود تھی اور ساعت تولد احمد نہایت مسعود تھی مین نے اک نور دیکھا عجب اوسکا ظہور دیکھا کہ تمام مکانات نورانی ہوئے اور جمیع بقاع آراضیات لمعانی ہوئے اور ستارے آسمان سے زمین پر چھوٹنے والے تھے اور میرے گمان مین مجھہ پر ٹوٹنے والے تھے حدیث صحیحہ مشہورہ مین آیا کہ بی بی آمنہ نے یہہ فرمایا کہ شب وضع مین اک نور ایسا پرتو افگن ہوا کہ ہر مکانِ شام روشن ہوا اور مین نے قصور شام کو روشنی سے معمور دیکھا اور ہر طرف سے اوس نور کا ظہور دیکھا آمنہ کا یہہ بیان

حدیثون سے ہے عیان کہ مین بوقت دروزہ اپنے مکان مین تنہا تہی عبد المطلب کو
طواف کعبہ سے فرصت نہ ذرا تہی مجکو آواز عظیم آئی وہ میرے دل پر خوف لائی پہر مین نے
دیکہا کہ اک مرغ سفید پر خوشنما اوس نے اپنے بازو کو میرے دل پر ملا خوف فوراً جاتا رہا
پہر مین نے شربت سفید پایا اوسکو پیکر مجہے قرار آیا اور پہر دیکہا مین نے نور بلند کو اور
زنان بلند قامت دل پسند کو مین نے گمان کیا کہ یہہ دختران عبد مناف کی ہین مگر بوجہہ
استعجاب کے ناقابل اعتراف کی ہین تردد مجکو رہا اون مین سے ایک نے مجہسے کہا کہ اک
آسیہ زن فرعون بے سامان ہے دوسری مریم بنت عمران ہے باقی عورتین حور العین
ہین خوش جبین ہین ہر دم آوازین پیہم آتی تہین وہ مجکو دہشت دلاتی تہین اس اثنا مین دیبائے
سفید بنظر آیا اوسکو مین نے مابین ارض و سما دراز کہچا پایا پہر مردان حسین درمیان آسمان و
زمین دیکہے اونکے ہاتون مین ابریق نقرہ تہے طیور پر سرور با منقار ہائے زمرد خوشتر
وبال ہائے یاقوت احمر میرے سامنے آئے بہت رونق لائے اونہون نے میری
حجرے کو چہپایا حجرہ عجب رنگ لایا خدا نے میری آنکہون سے پردہ اوٹہایا مجہی مشارق و
مغارب ارض کو دکہلایا اور تین علم دیکہے کہ وہ مشرق و مغرب و بام کعبہ پر نصب تہے جبدم
رسول اکرم پیدا ہوئے عجائبات ہویدا ہوئے محمد کی عجب شان تہی انگشت مسبحہ سوئے آسمان تہی
سجدہ مین سر تہا طرفہ اثر تہا پہر ایک ابر سفید نے آکر میرے فرزند دلبند کو میری آنکہون سے
پوشیدہ کیا اور غائب ہوکر مجہی رنجیدہ کیا مین نے سنا کسی نے کہا کہ اسکو مشارق و مغارب مین
پہراؤ پہر شہر مین لاؤ تاکہ لوگ اوسکے نام نامی کو جانین اور اوسکی صورت و صفت کو پہچانین
اور عالم روحانیت مخلوقات مین لیجاؤ خوبیان اوسکی سبکو دکہلاؤ اوسپر الطاف کئی جائین اوسکو یہہ
اوصاف دیئے جائین — خلق آدم — معرفت شیث مکرم — شجاعت نوح — خلت ابراہیم ذی فتوح لسان

اسمٰعیل۔ رضائے اسحاق جمیل۔ فصاحت صالح باصفا۔ حکمت لوط باوفا۔ تبشیر یعقوب حلیم۔ شدت موسیٰ کلیم۔ صبر ایوب۔ طاعت یونس خوب۔ جہاد یوشع فخر مجاہدات۔ صوت داؤد خوش الحان۔ حب دانیال۔ وقار الیاس باکمال۔ عصمت یحییٰ زہد عیسیٰ اور اسکو غوطہ دو دریائے اخلاق پیغمبران میں اور نہلاؤ بحر دقائق مرسلان میں۔ بعدہٗ ابر کھلا جب ہو گیا خوب صفا تو میں نے محمدؐ پر نظر کی دیکھا میں نے اوسکو مانند چودھویں رات کے قمر کی جبین انور چمکتی تھی جسد اطہر سے بوئے مشک اذفر مہکتی تھی ابریق فضہ بدست یک نفر تھا طشت زمرد سبز بید دیگر تھا تیسری کے ہاتھ میں حریر سفید تھا ہر ایک معروف تو یہ تھا محمدؐ کو غسل دیا سات بار مابین کتف مبارک کے لگائی مہر خوش نگار اوسکو لپٹایا پارچہ حریر میں اور سونپا مجکو ساعت بشیر میں۔

ای نبی ہو گیا میں والہ و شیدا تیرا ✣ ہوں دل و جان سے فدا
پر تری عشق کا میں کر نہیں سکتا دعویٰ ✣ تو ہے معشوقِ خدا
عشق میں ہوتے ہیں عشاق ذلیل و رسوا ✣ شک نہیں اس میں ذرا
تیرے عاشق کے ہیں اعزاز و مراتب اعلا ✣ ہے یہہ انداز نیا
ہے تری حسن خداداد کا طرفہ عالم ✣ ہاں تحیر میں ہیں ہم
ہے تجمل ترا کیا خوب اہا ہا آہا ✣ اوس کی ہر سو ہے ضیا
بستی ہستی نہ تہی آباد کہیں یہہ بستی ✣ تری ہستی سے بسی
تری صدقے سے کیا حق نے جہان کو پیدا ✣ کوئی تجھ سا نہ ہوا
یوں ترا ناز ہے ای نازنین ہر دم نازان ✣ ہے وہ عشوہ گر جان
تری اعجاز کرشمہ سے ہوں مردے زندا ✣ ہے عجب تیری ادا

مرض ہجر سے کی ہے مری حالت ابتر ✤ کیا نہیں تجھکو خبر
شربت وصل سے اب میری تشفی فرما ✤ تو مسیحا ہے مرا
تو ممدوح الٰہی و حبیب داور ✤ کیا ہو مداح بشر
ثاقب عبد خداوند ہے عاجز مولا ✤ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب نے کہا کہ مین شب ولادت حضرت مین نزد کعبہ تھا جب رات آدھی گئی آدھی رہی تب مین نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ مین داخل ہوا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفٰی وَالْاٰنَ قَدْ طَھَّرَنِیْ رَبِّیْ عَنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ مبارک ہو آمین آمین ندائے غیبی آئی کہ خداوند کبریائی اللہ نے کعبہ کو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلہ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس احمد بنایا بتان پیرامون کعبہ ذلیل و خوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہبل نامی گر کر نگونسار ہوا اوسکا ہر پجاری شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہین گو بعض مورخ غیر معتبر مختلف ہین کہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ متولد ہوئے سب لوگ جابیر کے معتقد ہوئے جو نشانیان اور بزرگیان بوقت ولادت باکرامت پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئین اور جو خوبیان اور اسلوبیان میلاد سعادت بنیاد سید ہر دو جہان افسر پیغمبران کی باہر ہوئین وہ بے احصا ہین بے انتہا ہین بعض اون مین سے یہ امور اعظم ہین مشہور عالم ہین کہ قصر کسرا مین قصور آیا اوس نے زلزلہ پایا ایسا تھرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی ششدر رہ گئی کھڑی دریائے ساوہ سوکھا رہا روکھا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہوگیا تازہ اوسمین پانی لہرایا اک دریا روان پایا آتشکدہ فارس جو ہزار برس سے گرم تھا سرد ہوگیا

مرض ہجر سے کی ہے مری حالت ابتر ✤ کیا نہین تجھکو خبر
شربت وصل سے اب میری تشفی فرما ✤ تو مسیحا ہے مرا
تو ممدوح الٰہی و حبیب داور ✤ کیا ہو مداح بشر
ثاقب عبد خداوند ہے عاجز مولا ✤ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب نے کہا کہ مین شب ولادت حضرت مین نزد کعبہ تھا جب رات آدھی گئی آدھی رہی تب مین نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ مین داخل ہوا — اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفٰی وَالْاٰنَ قَدْ طَہَّرَنِیْ رَبِّیْ عَنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ مبارک ہو آمین آمین ندائے غیبی آئی کہ بخداوند کبریائی اللہ نے کعبہ کو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلۂ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس احمد بنایا بتان پیرامون کعبہ ذلیل و خوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہبل نامی گرکر نگون سار ہوا اوسکا ہر پجاری شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہین گو بعض مورخ غیر معتبر مختلف ہین کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ متولد ہوئے سب لوگ جماہیر کے معتقد ہوئے جو نشانیان اور بزرگیان بوقت ولادت باکرامت پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئین اور جو خوبیان اور اسلوبیان میلاد سعادت بنیاد سید ہر دو جہان افسر پیغمبران کی ظاہر ہوئین وہ بے احصا ہین بے انتہا ہین بعض اون مین سے یہہ امور اعظم ہین مشہور عالم ہین کہ قصر کسرا مین قصور آیا اوس نے زلزلہ پایا ایسا تھرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی ششدر ہلکی کھڑی دریائے ساوہ سوکھا رہا دوکھا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہوگیا تازہ اوس مین پانی لہرایا اک دریا روان پایا آتشکدۂ فارس جو ہزار برس سے گرم تھا سرد ہوگیا

کسرا بے شرم تھا مبتلاے درد ہوگیا اوسنے اپنا راز نہ فاش کیا کاہنوں کو تلاش کیا سطیح کاہن کو بلایا اوس کا عجب حال پایا کہ اوسکے نہ مفاصل تھے نہ قابو سے قعود و قیام حاصل تھے جب وہ غضب مین آتا تھا تب قدرتِ نشست پاتا تھا سواے استخوانِ کاسۂ سر اوسکے کوئی استخوان اعضا نہ تھا اور بہ شکل انسان اوس کا سراپا نہ تھا ہاتون اور اونگلیون مین اوسکے صرف گوشت تھا نہ ہڈی تھی نہ پوست تھا جب کہین اوسکو لیجاتے تھے تو اوسکو مثل کپڑے کی لپیٹاتے تھے اوسکا رخ سینہ مین تھا نہ کوئی عضو قرینہ مین تھا اوس نے اپنی زندگی کی ہوس کی تھی عمر اوسکی چھہ سو برس کی تھی جب سطیح بحضور کسرا آیا اوسنے کسرا کو تحیۃ و سلام پہونچایا کچھہ جواب نہ پایا کسرا نے ابیات مین کچھہ پڑھکر سنایا اوسکو ہنسایا سطیح مضامین و مطالب کو پیش لایا کہ جب محمدؐ رسول اللہ پیدا ہوگا سطیح فنا ہوگا یہہ کہکر وہ دفعۃً مر گیا دنیا سے گذر گیا ایک گروہ قریش کا بت سنگین تھا تراشیدہ و رنگین تھا آغاز سال مین لوگ اوسکے گرد جمع ہوتے تھے سامنے اوسکے سوتے تھے اور اوسکے آگے اعتکاف کرتے تھے عید کر کر لاف کرتے تھے ایک رات مین دیکھا کہ وہ بت پڑا ہے اوندھا اوسکو لوگون نے اوسکی جگہہ پر رکھا وہ قایم نہ رہا پھر اوسکی مقام پر اوسکو سیدھا بٹھلایا وہ اوندہی پن سی باز آیا اوسکے پرستش والے شرمندگی سی کرتے تھے نالے آخر کار ناچار ہوکر اوسکی جگہہ پر اوسکو مستحکم کیا اوسکو خوب کسدیا جوف بت سے یہہ آواز آئی کہ سنو بھائی۔

مولود خوش سیر کا نزولِ جلال سے
ہیبت سے اوسکی سنگدلان تھرتھرا گئے
اقبال و جاہ و عظمت و شوکت مین محترم
لرزان مین اوسکی رعب سے شاہان محتشم

اگرچہ تعین سال ولادت حضرت مین کچھہ اختلاف خبری مگر باتفاق اکثر یہ اشہر و اظہر ہے کہ تولد شریف سرور کائنات مفخر موجودات کا زمان حضرت آدم علیہ السلام سے بعد چھہ ہزار سات سو برس کے

سالِ فیل مین ہوا اور روز وفات سکندر رومی سے بعد آٹھہ سو بہتر سال کے اور یوم حکومت کسرا سے بعد بیالیس سال کے عہد نوشیروان عادل عقیل مین ہوا یہی قسمت شب تولد پیغمبر کہ لیلۃ القدر پر فایق ہوئی اور یہہ مرتبت نغمہ سرای پیدایش سرور کہ اس مضمون سے زبان زد خلق ہوئی ـ

شبِ میلاد پیغمبر سے فخر روز روشن ہے
مہ اوجِ شرف مہر فلک پر پرتو افگن ہے

ظہورِ نور خورشید سی ہوئی دن کو بہت خجلت
وہ خوبی رات لائی ہے کہ قربان جسپہ جوبن ہے

صدائی شب نوید مقدم احمد ہے عالم مین
مسلمانون کو تہنیت ہے کفار دن کو شیون ہے

جو مشتاقِ زیارت مولدِ احمد کا دل سی ہے
نہ اوسکو خواہش جنت نہ لطفِ سیرِ گلشن ہے

اوسی کا حسن ہے بے مثل اور دونکا مثالی ہے
حسین خوبانِ عالم مین حسینون مین وہ احسن ہے

وہ ہی ظل الٰہی تخت مین ہے اوسکی ہر عالم
جہان مین گوشہ امن و امان اوسکا ہی دامن ہے

ہے اوسکی دوستی و دشمنی مین فرق مہر و قہر
محب کو ہے عطا کوثر ہوا ابتر مین دشمن ہے

ہوا راہِ خدا کا نظم اجلاس شہ دین مین
نہ ہرگز رہروانِ دین کو کچہہ خوف رہزن ہے

بھروسہ **ثاقبِ** عاصی کو ہے اوسکی شفاعت کا
گناہون کا نہ ڈر ہے دہشت محشر سے ایمن ہے

ثوبیہ لونڈی ابولہب کی تہی اوس نے خبر مسرت اثر ولادت حضرت اوس بوالعجب کو کی ابولہب نے بوجہہ شادمانی تولد محبوب یزدانی کے ثوبیہ کو آزاد کیا ثوبیہ نے اپنے دل کو یون شاد کیا کہ اوس نے اوّل دودہ اپنا رسولِ خدا کو پلایا ثواب پایا ابولہب کافر تہا کفر اوس کا واضح تہا چنانچہ قرآن مین سورۂ تبّت اوس کی مذمت مین ہے ـ ہر چند کہ ابولہب عذاب الٰہی سے مذلت مین ہے مگر بباعث خوشی ولادت نبی کے بروز دوشنبہ

عذاب سے محفوظ ہوتا ہے حدیثون سے ملحوظ ہوتا ہے کہ اگر مسلمان چاہین کہ سرور تولد حضور مین بذل اموال فرمائین تو بہت اونے ہے مگر اوس مین دخل بدعت بیجا ہے ۔

بدعت ہین مسرت میلاد مصطفےٰ
خوشنودی تولد احمدؐ ثواب ہے
کفار کو بہی اوسکی ولادت کا تہا سرور
ناشاد اوسکے ذکر سے بہی ناصواب ہے

حضرت جان فروز نے سات روز اپنی والدہ آمنہ کا دودہ پیا اور چند روز ثویبہ خیر آموز نے آپکو اپنا دودہ دیا بعدہ حلیمہ سعدیہ نے حضرت کو دودہ پلایا اور بروایات صحیحہ معجزات بے انتہا سعود کائنات کا زمانۂ رضاعت حضرت مین مشاہدہ فرمایا اون مین سے کچہہ یہان بیان کئے جاتے ہین کلک گوہر فشان کو دیے جاتے ہین حلیمہ نے کہا ایک سال قحط تہا کوئی قطرہ پانی کا نہ برستا تہا ہر شخص ترستا تہا میرے گدہے لاغر تہے اور بے شیر مادہ شتر تہے عشرت سے نہ کچہہ کام تہا عسرت سے نہ دنکو چین نہ شبکو آرام تہا ہمین ہمراہی قافلہ بنی سعد بن بکر مکہ مین آئی اور اپنی شوہر و کودک کو ساتہہ لائی عورات قوم نے مکہ مین پہونچکر اطفال کو رضاعت مین لیا اور حضرت کو یتیم سنکر خیال بے انتفاعی کا کیا کسی نے اونکی رضاعت قبول کی سعادت حصول نکی کوئی رضیع سوائے نبی شفیع کے باقی نرہا مین نے اپنی شوہر سے کہا کہ واللہ باللہ مین بلا رضیع کے [illegible] واپس نجاؤنگی اوس یتیم کو برائے رضاع ہمراہ لاؤنگی بالآخر اوسکے پاس گئی وہان جاکر خوشحال رہی مین نے دیکہا کہ وہ ثوب صوف سفید مین لپٹا ہوا چمکتا ہے اوسکی خوشبو سے عالم مہکتا ہے حریر سبز کا بستر بچہا ہے [illegible] دماغ معطر ہے اپنی قضائے پاک سی سوتا ہے حسب عادت خرخر ہوتا ہے یہہ علامت انفتاح مجاری نفس ہی اوس سے نیکیون پر دسترس ہی مین نے چاہا کہ اوسکو بیدار کرون جان و دل اپنا نثار کرون پہر اوسکے نزدیک آہستہ پہونچی یہہ تدبیر سوچی کہ

مین نے ہاتھ اپنا اوسکے سینہ پے کہینچ پر پہونچایا اوس نے تبسم فرمایا اور اپنی چشم مبارک کو کہولا مین اوسکو اپنے دل مین تولا اور نگاہ کی اوسپر پایا اوسکو خوشتر اوسکی چشمان ضوفشان سے اک نور آسمان تک متصاعد ہوا میرا دیدۂ روشن اوسکا شیدا ہوا مین نے مابین عینین بوسہ دیا اور اوسکو اپنی گود مین لیا مین اوسکی عاشق زار ہوگئی فریفتۂ دیدار ہوگئی دل کی عجیب حالت تہی محویت مین جلالت تہی۔

محو ہے عشق نبی مین دل شیدا کیسا
جذبۂ شوق مین ہے ذوق ہے کیسا کیسا
خوبتر ہوئی خوبان سے ہے اوسکی خوبی
اپنا محبوب خدا نے کیا پیدا کیسا
نور سے اوسکی ہوئی شمس و قمر پہ انوار
واہ واصلِّ علا ہے رُخِ زیبا کیسا
ترے قامت سے قیامت ہو برپا رحمت
اللہ اللہ ترا ہے قد رعنا کیسا
نہ وہ دیوانہ ہے سودائی جو سمجہے مجکو
شیفتہ زلف کا مین ہون مجہے سودا کیسا
جیا ہا عاشق نے جو معشوق سے کچہہ راز و نیاز
سب حجابون کو اوٹہا کر کہا پردا کیسا
عرش اعظم سے بہی بالا ہے عروجِ والا
حق تعالےٰ نے دیا مرتبہ اعلا کیسا
قدرت حق سے نہین ہے کوئی ہمسر اوسکا
آپ یکتا ہے کیا اوسکو بہی یکتا کیسا

شاد ہو شافعِ عصیان سے ہے شفیعِ محشر
تجکو اے **ثاقب** عاصی غمِ فردا کیسا

الغرض مین نے پستان راست کو دہان مبارک مین دیا حضرت نے دودہ پیا پہر مین نے شیر پستان چپ کے پلانیکا قصد کیا مگر آپنے اوس پستان کو مونہہ مین نہ لیا یہہ انصاف پروری تہی عدالت گستری تہی کہ ایک پستان اپنے لئے مقرر کی اور دوسری برادر رضاعی کو دی پہر لیکلی مین اپنے مقام مین پایا مین نے اپنے شوہر کو انتظام مین دیکہا اوس نے جمال

جہان آرائے حبیب خدا کو اور خوبی حسن روح افزائے رسول کبریا کو وہ ہو گیا اون پر شیدا جان سے نثار دل سے فدا فوراً وہ سجدہ مین آیا یہہ مضمون زبان پر لایا۔

ایشہِ عالم ہے زیبا تجکو یہ یاوری
مہتری و بہتری پیغمبری و افسری

ہین تری خوبی کے صدقے حسن پہ قربان ہین
وحشی و طیر و بشر حور و ملک جن و پری

تیرے غمزو نین کرشمو نسی ہین طرفہ آن پر
ناز و انداز و ادا غنج و دلال و دلبری

آسمانون پر ہین سیارے تمہارے نور کے
خور زحل مریخ ماہ زہرا عطارد مشتری

آپکی شان معظم سے ہے حاصل اا کلام
عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم کو برتری

ہے تری ذات مقدس کی صفاتونسے عیان
بخشش و جود و کرم فیض و عطوفت گستری

حق نے عالم سے زیادہ تر نبی کو کی عطا
حکمت و فہم و ذکا عقل و خرد دانشوری

ہے کلام **ثاقب** روشن سخن مین نعت سی
لمعہ و نور و ضیا پرتو و ضو جلوہ گری

شوہر حلیمہ کے پاس ایک اونٹنی تہی وہ دودہ نہ دیتی تہی بہ برکت شاہ رسالت کہ اوسنے دودہ دیا شوہر و زوجہ دونون نے پیا خوب سیر ہوئے مشکور خیر ہوئی حلیمہ نے کہا کہ مینے ایک رات مین یہ دیکہا کہ نور غاشیہ شدہ گرد حضرت روشن زیادہ ہے اور اوسکی بالین پر ایک مرد سبز پوش ایستادہ ہے مین نے اپنے شوہر کو بیدار کیا اور اوسکے دیکہنے کا اصرار کیا اوس نے کہا اے حلیمہ خاموش باش راز کو نکر فاش جب سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے اور اوسکا چرچا ہے تب سے احبار یہود کو طعام و شراب خوشگوار نہین اونکو صبر و قرار نہین پہر مین آمنہ سے رخصت ہوکر اپنے دراز گوش پر سوار ہوئی اور پیارے محمدؐ کو اپنے آگے بٹہلاکر ہمراہ قافلہ کے ہمکنار ہوئی اور دراز گوش ایسا چست و چالاک ہوا کہ ہر شخص اوس کو دیکہکر حیرت ناک ہوا

جب وہ پاس کعبہ کے پہونچا تو اوس نے کچھہ سوچا پہر تین بار سجدہ کیا اپنے سر کو سوئے آسمان اوٹھا دیا پہر وہان سے روان ہوا خوب جولان ہوا جو عورتین میرے ساتھہ تہین وہ بولین کہ اے حلیمہ یہہ وہی دراز گوش ہی کہ جسپر تو سوار ہو کر آئی ہتی اور مصیبت سواری کی تو اوٹھائی ہتی اب کیا سبب ہی کہ وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ جس سی ہر دراز گوش شرمسار ہوا مجھسے بہت کلام رہا آخر کو دراز گوش نے کہا کہ میرا مرتبہ اعلیٰ ہی رتبہ دوبالا ہے کہ مجھپر سیّد المرسلین خیر الاولین والآخرین سوار ہے بخت میرا بیدار ہے مجھہ مُردہ نے زندگی پائی مُجھہ لاغر پر فربہی آئی حلیمہ فرماتی تہین کہ مجکو راہ مین چپ و راست سی آوازین آتی تہین کہ اے حلیمہ تو ہو گئی غنی اور زنان بنی سعد مین بہتر ہی گلّے گوسفندون کے میرے سامنے آتے تہے اور مجہکو یہہ سناتے تہے کہ اے حلیمہ تو جانتی ہی خوب پہچانتی ہی کہ رضیع تیرا نبی پروردگار آسمان و زمین ہے اولاد آدم مین اوس سی کوئی بہتر نہین ہے اور کوئی منزل ایسی نہ ہوتی تہی کہ جس مین باوجود قحط نزہت سرسبزی نہ ہوتی تہی جب ہم منازل بنی سعد مین داخل ہوئے تو مجکو وہان کی ویرانی اور خشکی سی غم حاصل ہوئی جو ہمارے گوسفند جنکو جاتے تہے تو وہ شام کو سیر ہو کر پُر شیر آتے تہے جب سی قوم نے ہماری چرواہون کے ساتھہ اپنی گلّونکو چروایا تو اون مین بہی مزا خیر و برکت کا آیا جبتک ہماری قبیلہ مین رسولِ خدا رہی تب تک تحایف و برکات بصدقۂ وجود باوجود سرور کائنات عطار ہی جب حضرت کا وقت نطق آیا تو آپنے بزبان صدق فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا نہ ہوا آپکا کلام جست کبہی مہملا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُدُّوْسًا نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ فرماتے تہے بہت پیاری باتین سناتے تہے اور جب حضرت پیغمبر نے بجانب قمر کے اشارہ فرمایا اور وہ اشارہ پر آیا ملائکہ نے

آپ کو جھولا جھلایا اور آپ کا معجزہ ہر بات مین پایا کبھی آپ کپڑون پر بول و براز نکرتے تھے
خیال وقت مقررہ بول و غایط کا دھرتے تھے اور جبکہ ہم شیر آلودہ کو دھونا چاہتے تھے
تو غیب سے اوسکی شست و شو پاتے تھے اگر ستر مبارک آپ کا کھل جاتا تھا تو فوراً جسد اطہر
حرکت لاتا تھا اوسکو ڈھاپ دیا جاتا تھا اور بحالت تاخیر غیب سے پوشیدگی
پاتا تھا جب رسول خدا رفتار مین آئے تو آپنے اطفال کھیلتے پائے آپنے اونکو کھیلنے سے منع فرمایا
اور یہہ سمجھایا کہ خالق نے کھیلنے کو پیدا نہین کیا لہو لعب کو زیبا نہین کیا بعض قصص و
حکایات مین آپکا کھیلنا بچون کے ساتھہ لکھا ہے وہ صریح خطا ہے آپ کا نشو و نما مثال
دیگر اطفال نہ تھا بالیدگی آپ کو ایک روز اور ایک ماہ مین جیسی ہوتی تھی اورون کو ایک ماہ
اور ایک سال مین ویسی ہوتی تھی ہر روز ایک نور روشن مانند آفتاب پاس رسالت
مآب کے آتا تھا اور آپکو چھپا کر متجلّی ہو جاتا تھا دو مرغ سفید پا حواس اور بروایت دیگر
دو مرد سپید لباس آتے تھے اور گریبان حق نشان مین ہو کر غایب ہو جاتے تھے
آپ کبھی نہ روتے تھے بشاشی سے سوتے تھے نہ بدخلقی نہ بے لطفی کرتے تھے بسم اللہ پڑھکر
ہر چیز پر ہاتھہ دھرتے تھے مین اونکو کبھی باہر نہ جانے دیتی تھی ہر وقت دیکھتی رہتی تھی ایکدن
مین کام مین مشاغل تھی اون سے غافل تھی وہ گرمی مین ساتھہ اخت رضاعی کے باہر
چلے گئی میرے دل و جان سلے گئے مین باہر آئی خبر اونکی پائی مین نے لڑکی سے کہا کہ ای ہمشیرہ
باوجا کسلیے اپنے بھائی رضاعی کو ہوائے گرم مین باہر لیگئی اوس نے یہہ بات کہی کہ گرمی نے
اون پر دخل نہ پایا ابر نے کر دیا تھا سایا ایک دن حضرت کے خیال مین آیا حلیمہ سے
فرمایا کہ مجکو بھی ہمراہ برادران رضاعی کے چراگاہ مین بھیجو تا کہ مجکو شبانی سے محرومی
نہو حلیمہ نے آپ کے بالونمین شانہ کیا سلسلہ معشوقانہ کیا آنکھونمین سرمہ لگایا عمدہ جامہ پہنایا

جزع یمانی برائے نگہبانی گلے مین لٹکایا آپنے اوسکو اپنے گلے سے جدا فرمایا حلیمہ سے کہا کہ اے آما تمہارا کیا گمان ہی پروردگار میرا نگہبان ہی جناب حبیب الٰہی ہمراہ برادران رضاعی چراگاہ مین گئے اور گوسفندان کو چرا رہے تہے ناگاہ دوپہر مین ایک مرد آیا اوسنے حضرت کو اوٹہایا پہاڑ پر لیگیا کچہہ نہ کہا گیا شکم مبارک کو چاک کیا نور بہر دیا حمزہ پسر حلیمہ یہہ دیکہکر بسرعت با ویلہ وزاری لایا یَا اُمَّاہ یَا اَبَتَاہ کہتا تہا اور اس واقعہ کی خبر دیتا تہا حلیمہ اور اوسکا شوہر افتان وخیزان بہاگے جب پہونچے پہاڑ کے آگے تو دیکہا کہ رسول خدا پہاڑ پر رونق افزا ہین اور نظرین آپکی بسوی سمان ہین جب ہمکو دیکہا تو تبسم فرمایا ہمنے اونکے سر وچشم کو چوما اور حال واقعہ پوچہا حضرت نے سب قصہ کہا ہمنے سنا کتب احادیث مین یہہ قصہ مختلف العبارت ہی ضرور حضرت کی یہہ اشارت ہی کہ تین شخص آئے اور برف طشت طلائی مین لائے میری یاران مین سی مجکو اوٹہایا اور میری مابین مفرق صدر کو تا منتہائی عانہ چیرا مجکو کچہہ دہشت آئی نہ مین نے تکلیف پائی پہر میرے احشاء البطن کو نکالا اور اوس برف سی خوب دہویا پہر اوسکو بجائی خود رکہا بعدہٗ دوسرا شخص اوٹہا اوسنے شخص اول سی کہا کہ ای بندۂ خدا ایک سو ہو علیحدہ رہو پہر اوسنی ہاتہہ اپنا میری شکم مین پہونچایا اور میری دلکو باہر لایا اوسکو شگاف کیا اوس مین سی مضغہ سیاہ لیا اوسکو زمین پر پہینکا اور یہہ کہا کہ یہ نصیب شیطان ہی عام یہہ غسل قلب مرسلان ہی پہر اوسکو بہر دیا جو اوسکی ہاتہہ مین تہا پہر چپ و راست اوسنی اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا ناگاہ خاتم نور کو لیا اوس مہر کو میری دل پر لگایا مین نے اپنے دلکو نور سے معمور پایا وہ نور نبوت وحکمت کا تہا بعدہٗ میری دلکو بجائی خود رکہا شق صدر نبی مخصوص بزمانہ صغیر سنی نہین وقوع اوسکا بعمر شش سالہ اور نیز بسال دہم لکہا ہی کہین اور احادیث صحیح سے یہہ صحیح پایا کہ بشب معراج بہی وقوع مین آیا جب قصیہ شق صدر پاک

جناب صاحب لولاک واقع ہوا تو شوہر حلیمہ اور اکثر اہل سلیقہ نے کہا کہ ای حلیمہ کسی آسیب کے پہونچنے سے پہلے اس فرزند ارجمند کو یہان سے لیجا مکہ مین اوسکی والدہ اور دادا کے پاس پہونچا چنانچہ حلیمہ حضرت کو ساتہہ لیکر متوجہ مکہ ہوئین جب حوالی مکہ مین پہونچین تو آپکو ایک جگہہ بیٹہلایا اور خود حلیمہ نے بضرورت قضای حاجت گوشہ پایا جب فراغت پا کر آئین تو وہان ہرچند نظرین دوڑائین مگر اوس نور بصر لخت جگر کو نہ دیکہا آنکہون مین آگیا اندہیرا بہت واویلا کیا غم نے دلکو میلا کیا نہ ہوش رہا خروش مین یہہ کہا وا محمداہ وا ولداہ۔ اے راحت جان کہان ہو ناگاہ وہان ایک پیر ضعیف آیا عصا اوسکے ہاتہہ مین تہا وہ بولا کسلئے ہی یہہ بکا حلیمہ نے کہا ای مرد خدا نور دیدہ میرا سرور سینہ میرا یعنی رسول اللہ محمد عالم پناہ یہان سے گم گیا ہی میرا دل مضطر بیقرار ہو رہا ہے مین نے اوسکو اپنا دودہ پلا کر پالا ہے وہ میری آنکہون کا اوجالا ہے اوس نے دلاسا دیا اور یہہ کہا کہ گریہ نکر اوسکے گم ہونیسے نہ ڈر بت بزرگ ہبل نامی کے پاس جا اوس عالم گرامی سے استفسار فرما حلیمہ نے اوسپر بہت افسوس کیا اور یہہ جواب دیا کہ تو نہین جانتا کہ شب ولادت حضرت مین یہہ بت سرنگون ہوا اور مثل اوندہ ہو کر محزون ہوا پہر جوف بتان سے آواز آئی کہ ای بوڑہی واہی تو یہان سے دور ہو ہماری پاس نہ اوسکا کچہہ مذکور ہوا اگر تو نام اوس پسر فرخندہ فرجام کا لیگا تو بتون اور بت پرستون مین ہلاکت سے کوئی نہ بچیگا اوس کا نہ خوف جان ہی خدا اوس کا نگہبان ہی ناچار حلیمہ پاس عبد المطلب کے آئین اونہون نے صورت حلیمہ پر علامتین ملالت کی پائین پوچہا کہ اے حلیمہ خیر ہے یہہ کیا اندہیر ہے کہ محمد تیرے ساتہہ نہین ہین ہوگیا اوندہگین حلیمہ نے سب حال بیان کیا نہایت پریشان کیا عبد المطلب گئی کوہ صفا کی جانب اونداد ی یا آل غالب پس اہل قریش جمع ہو کر ساتہہ عبد المطلب کی جستجو مین روان ہوئی ہر سو دوان ہوے جب نہ پایا رسول خدا کو تو عبد المطلب نے مسجد حرام مین بعد طواف اوٹہائی ہاتہہ دعا کو

ہاتف غیبی نے ندا دی کہ اے متلاشی نبی خوش ہو جاؤ غم نہ کہاؤ محمد حفاظت خدا میں ہیں پوچہا کہ اے منادی وہ کس جا میں ہیں آواز آئی یہہ خبر پائی کہ وادی تہامہ میں زیر درخت خرما دولق افروز ہیں درخشندہ مہر نیمروز ہیں عبد المطلب وہان سے چلے راہ مین ورقہ بن نوفل کو بہی دونون وادی تہامہ مین داخل ہوئے جب حبیب خدا سے واصل ہوئے تو عبد المطلب نے پوچہا کہ اے لڑکے تو کون ہے کس کا ہے آپ نے فرمایا کہ میں محمد عبد اللہ میرا باپ عبد المطلب میرا دادا ہے عبد المطلب نے کہا کہ میری جان تجہہ پر فدا مین ہون عبد المطلب تیرا دادا پہر عبد المطلب حضرت کو پیش زین خود بٹہلا کر مکہ مین لائے اور بہجت و شادمانی بہ مسرت و کامرانی طلائے بسیار و شتران بیشمار صدقہ فرمائے اور حلیمہ کو انعام دیئے بہت اکرام کئے معلوم نہین کہ گم گشتگی نبی مین کیا اسرار نہان تہا عالم اوس کا خداوند کردگار تہا بعض مفسرین آیات کریمہ سے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى کو تفسیر کیا ہے علام الغیوب خدا ہے زمانہ رضاعت دو سال رہا ایک راوی نے یہہ بہی کہا کہ حلیمہ حضرت کو پہر اپنے گہر لیگئین دو یا تین سال بعد اونکا اور رہین وَاللّٰهُ عَالِمٌ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ عَلٰى وَجْهِ الْكَمَالِ المختصر ام ایمن کنیز عبد اللہ والد سلطان زمن نے نونہال گلشن رعنائی گلبن چمن دلربائی کو اپنی گود مین پالا پایا مرتبہ اعلا ام ایمن نے یہہ خبر دی کہ اپنی کبہی شکایت گرسنگی و تشنگی کی نہین کی سبحان اللہ کیسا حبیب خداوند متعال ہے کہ اوسکی چال سب سے نرالی ہے -

اللہ کو ہے الفت خیر البشر ایسی
دیکہی نہ کسی نے کبہی حب دگر ایسی
تیرے رخ پر نور کے جلوے جو ہوتے
پاتے نہ ضیا مین کبہی شمس و قمر ایسی
ہر وقت شب و روز مین رہتا ہے تحیر
باہم رخ و مو رکہتے مین شام و سحر ایسی
پرتو سے ترے نور کے روشن ہوئین آنکہین
تجہکو نظر لطف ہے نہ منتظر ایسی

مصروف طرب تیری مناقب سی جہان ہی — ہی فرحت دل راحت جان و جگر ایسی
رحمت ہی تری امت عاصی پہ خدا کی — دی ہمکو ہی خود تمنے پیمبر خبر ایسی
ہین اہل سخن وجد مین اي ثاقب مداح — ہے یہ غزل مدح تری پُر اثر ایسی

مختصر احوال ہے جو بعض واقعات کا وہ روایات صحیحہ سے یہان مسطور ہی

جب سن شریف حضور والا چھہ یا سات برس کا ہوا تو آمنہ آپکی والدہ نے موضع ابوا متصل مدینہ مین وفات پائی اوس مین اونکے مدفن کی نوبت آئی ایک روایت مین لکھا ہی کہ قبر آمنہ کی حجون مکہ مین بجانب معلا ہی بعد وفات آمنہ عبد المطلب کفیل تربیت حضرت کے ہوئے اور ایسے وابستہ محبت کے ہوئے کہ اپنے تمام فرزندون سے آپکو زیادہ عزیز رکھتے تھے اور بلا آپکے کہانا نہ کہا سکتے تھے اور جسوقت حضرت اونکے پاس آ نکلتے تھے تو اونکی مسند پر بلا تکلف بیٹھ جاتے تھے اور جو بعض خواص عبد المطلب عالی نسب برعایت قواعد آداب آپکو مسند نشینی سے مخالفت کرتے تھے تو اون خواصون کو عبد المطلب ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اسکو میری مسند پر بیٹھنے سے منع نکرو اور یہہ سنو کہ علو مرتبہ اوس کا محسوس ہوتا ہے اور ہر شخص ہمسری سے مایوس ہوتا ہے مین امید کرتا ہون کہ وہ ایسا عالی مرتبت ہوگا کہ عرب مین کوئی اگلا اور پچھلا اوسکا ہمرتبہ و ہم منزلت ہوگا اکثر اہل قیافہ کہتے تھے اور حضرت سنتے تھے کہ اے عبد المطلب اس پسر نیک سیر کی خوب حفاظت رکھو اسکو کوئی مضرت نہو اثر اوسکے قدم کا مشابہت لزوم کا مقام ابراہیم پر دیکھا ہے کعبہ اوس شرف سے بزرگی عظیم پر پہونچتا ہے جب عبد المطلب سفر یمن سے واپس آئے تو قحط سے حالات اہل قریش کے بہت تغیر پائے بعد ایما ہاتف غیبی کے کوہ ابو قبیس پر استسقا کیا بدعا سے

نبی ایسا پانی برسا کہ تلافی خشکی بخوبی ہوگئی قریش مین اسلوبی ہوگئی جب حضرت کی عمر شریف آٹہہ برس کی ہوئی تو عبد المطلب نے دار فانی سے رحلت کی سبکو قلق وفات تہا سن اونکا ایک سو دس یا کچہہ زاید ایک سو چالیس تک تا حیات تہا پہر ابو طالب عم اعیانی رسول یزدانی نے جناب محمد فخر رسالت کو اپنی حفاظت مین لیا اور جو عبد المطلب نے بوجہہ خصوصیت واتحاد باہمی عبد اللہ و ابو طالب کے درباب تربیت حضرت وصیۃً کہا ابو طالب کا موافق اوسکی عمل رہا روایت مین یہہ بہی آیا کہ حضرت کو اختیار دیا کہ اپنے اعمام مین سے جسکو چاہین اوسکی تربیت مین آئین حضرت نے ابو طالب کو اختیار فرمایا اور کوئی اون کے خیال مین نہ آیا ابو طالب نے محافظت حضرت کی قبل ظہور نبوت و بعد وقوع رسالت بہ احسن الوجوہ کی ابو طالب بغیر حضرت کے کہانا نہ کہاتے تہے اور درون بیرون خانہ ہمراہ آپکو لئے جاتے تہے کبہی تنہا نہ چہوڑتے تہے کہین اونسے موہنہ نہ موڑتے تہے حضرت سے بہت خوش رہتے تہے اکثر اشعار آپکی تعریف مین کہتے تہے اون مین سے ایک شعر یہہ ہے تابندہ مہر یہہ ہے ـ

وَشق لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود وہذا محمد

حسان بن ثابت نے اسکو تضمین کیا ہے اوس تضمین کو یون پرتزئین کیا ہے ـ

الم تران اللہ ورسل عبدہ
بآیاتہ وَاللہ اعلیٰ وَامجد
وَشق لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود وہذا محمد

جبکہ پہر قریش مین بوجہہ خشکی بارے قحط آئی تو آپکی دعاے استسقا سے اوس نے موقوفی پائی بہ مطالب غالب ابو طالب نے آپکی مدح مین قصاید لکہے مدحت ممدوح کے فواید لکہے ایک بیت قصیدہ یہہ ہے مضمون پسندیدہ یہہ ہے ـ

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
شمائل الیتامی عصمۃ الارامل

محمد بن اسحاق نے اس قصیدہ کی اسّی بیتونکا ذکر کیا ہی اور یہہ کہا ہی کہ ابو طالب نے یہہ ابیات
مجمع قریش مین کہین اور اون مین باتین ہجو قریش اور نیز ترغیب اطاعت نبی حق کیش کی
لکہین جب سن مبارک پیغمبر خدا بارہ برس کا ہوا تو آپنے بجانب شام روانہ ہوکر بصرے مین
نزول اجلال فرمایا اس سفر مین قصہ بحیرائی راہب پیش آیا بحیرا احبار نصاری سے تہا اور زہد
و ورع مین بہتر ہزارہا سے تہا اوس نے توریت و انجیل و دیگر کتب سماویہ سے پیغمبر آخر الزمان کو
جانا تہا اور اونکے مراتب علیا کو پہچانا تہا مدت مدید عرصہ بعید سے مشتاق دلی تہا منتظر دیدن
جمال نبی تہا ہرچند کہ اس مین اوسکی بہت عمر گذری مگر اوسکو یہی خبر تہی جو قافلہ قریش ہاشمی
گذرتا تہا بحیرا اپنے صومعہ سے باہر آکر اوس پر نظر کرتا تہا جب کوئی نشان اپنے قیاس مین نہ دہرتا
تہا تو اپنے صومعہ مین جاکر آہین سرد بہرتا تہا یکبارگی قافلہ قریش آیا اوس نے دیکہکر یہہ پایا
کہ سر اقدس رسول مقدس پر پارہ ابر سایہ کرتا ہے اور ہمراہ آپ کے وہ بہی گذرتا ہی بحیرا
اوسکو دیکہکر بہت حیران ہوا اور متعجب ہوکر حضرت کا جویان ہوا اور اوسنے یہہ لیاقت کی کہ
اوس قافلہ کی ضیافت کی ابو طالب وہان گئے اور حضرت مقام قیام پر رہے بحیرا نے حضرت
کو بلایا وہ ابر پارہ بہی بہ سایہ افگنی ساتھہ آیا جب قافلہ محفل مین پہونچا تو بحیرا نے شجر و
حجر سے یہہ سنا السلام علیک یا رسول اللہ اور شانہ مبارک مین دیکہی اوسنے مہر نبوت
علامہ نباہ جب بحیرا نے موافق کتب سماویہ کے مہر نبوت کو پایا تو فوراً اوسکو بوسہ دیا اور
ایمان لایا بحیرا اون لوگون مین شمار کیا گیا جنکو خدا کی طرف سے قبل نبوت شرف اسلام دیا گیا
نقل صحیح بخاری و ترمذی و ابو نعیم کی ہے یہہ رحمت خداے کریم کی ہی اس سفر مین سات شقی
یہودی بقصد قتل نبی روم سے آئے بحیرا نے واقعات نبوت بدلائل صحت سنائے اور حضرت کیطرف
اشارہ کیا اور یہہ کہا کہ صفت اس لڑکے کی توریت و زبور و انجیل مین ہے اور یہہ فرستادہ خدا ہے

وہ بلا تفتیش جملہ امور ہین کوئی اوسکو روک نہین سکتا ٹوک نہین سکتا پہر بحیرا نے ابو طالب کو یہہ وصیت کی خوب نصیحت کی کہ اسکی حفاظت لازمی ہے یہہ ہی خادمی ہے یہہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا ناسخ ادیان ہوگا اسے شام کو لیجاؤ اسکی جان بچاؤ یہود اسکے دشمن ہین نصارای اعدائی بد ظن ہین پس ابو طالب نے مال تجارتی اپنا بصرے مین بیچا رخت مراجعت کہینچا مکہ مین واپس آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخیر و عافیت اپنے ساتہہ لائے ایک روایت مین آیا کتابت مین پایا کہ سلطان رسالت کو ہمراہ ایک جماعت کے مکہ مین بہیجدیا اور خود ابو طالب نے قصد روانگی شام کا کیا جو ابو طالب نے انوار افضال اور آثار کمال اور ظہور ملائکہ خوش جمال اور امور برکات مآل مشاہدہ کئے اور حالات عجیبہ اور واقعات غریبہ معائنہ کئے تو ابو طالب محمد صاحب کو پاس کاہنون کے لیگئے اور اسکی خبرین طبیبون کو دیگئی سب نے کہا کہ اے مرد خدا یہہ حال نیک فال ہے اور یہہ بے قیل و قال ہے کہ نہ کوئی وسوسہ شیطان ہے نہ مرض جسمانی ہے جب سن شریف پچیس برس کا ہوا تو ابو طالب نے رسول خدا سے کہا کہ اب میرے پاس مال نہین رہا اور وقت تجارت شام کا آگیا کاروان شام کو جاتے ہین یہہ خیال میرے دل مین آتے ہین کہ خدیجہ بنت خویلد مالدار ہے اوسکی یہان تجارت کا کاروبار ہے وہ لوگون کو مضاربت پر مال دیتی ہے اور تجارت کو بہیجتی رہتی ہے اگر تم پاس اوسکے جاؤ گے تو یقین ہے کہ اوس سے مال لاؤ گے اور تجارت سے فائدہ اوٹہاؤ گے اپنا مقصود پاؤ گے اور یہہ صحیح ہے صریح ہے کہ خدیجہ کو تلاش امین کی تہی نہ ضرورت کسی خائن کی تہی اونہون نے حضرت سے زیادہ کسیکو امانت دار نپایا آپکو بلایا آپ اون کے پاس گئے خدیجہ نے یہہ امور کہے کہ تم شام کو جاؤ میرے مال سے نفع اوٹہاؤ منافع تم بہی لو مجہکو بہی دو حضرت نے بمشورہ ابو طالب کے قبول فرمایا

اور یہہ قرار پایا کہ خویشان خدیجہ مین سے خزیمہ اور غلامان مین سے میسرہ خدمت بابرکت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہین اور وہ کرین جو آپ کہین چنانچہ حضرت شام کو راہی ہوئے اور محفوظ بہ فضل الہی ہوئے جب آپ بصری مین پہونچے تو ایک درخت کے نیچے بیٹھکے کچھہ سوچے اس اثنا مین نسطورا راہب اپنے صومعہ سے باہر آیا اور آپکو زیر درخت بیٹھا پایا اوسنے کہا کہ سواے پیغمبر کے اس درخت کے کوئی نہین بیٹھا رہا وہ درخت خشک بے بار تھا بوسیدہ وخوار تھا حضرت کے بیٹھتے ہی وہ درخت سرسبز ومیوہ دار ہوگیا اوسکے گرداگرد مرغزار ہوگیا نسطورا آپکے پاس آیا یہہ کلام زبان پر لایا کہ تجکو سوگند لات وعزّا کی بتلا کہ تیرا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ ای مشرک ناسزا تو مجھسے دور ہو نہ مغرور ہو یہہ سنکر وہ متحیر رہا اوسنے صحیفہ کو دیکھکر کہا کہ یہہ وہی ہے بخدا جس کا ذکر توریت مین ہوا القصہ حضرت نے متاع خود بصرے مین فروخت فرمائی اوروں سے دوچند منفعت اوٹھائی اور قافلہ کو بھی بہ برکت صحبت حضرت بارفعت کے بہت فایدہ ہوا جب سید ہردوسرا مکہ مین ہوے جلوہ نما تو وہ وقت پرضیا دوپہر کا تھا خدیجہ بالاخانہ پر رونق افزا تھین اور اونکے پاس چند زنان خوش لقا تھین اونھون نے دیکھا کہ دو مرغ خوش نما نے سر سرور پر سایہ کیا ہے اور رخ زیبا حضرت کے پرضیا ہے روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ مواہب نے یہہ کہا ہے کہ خدیجہ کو یہہ نظر آیا کہ دو فرشتون نے آپ پر کیا ہے سایہ خزیمہ اور میسرہ نے جو راہ مین خوارق وکرامات حضرت کو مشاہدہ کیا اوسکو بصراحت خدیجہ سے بالمشافہ کہدیا خدیجہ حضرت پر شیدا ہوئین اور اونکے دل مین خواہشین نکاح کی پیدا ہوئین خدیجہ عقیل وفہیم تھین مالدار ونعیم تھین زنان قریش مین ممتاز تھین بہت ذی وقار وبااعزاز تھین اکثر اشراف قریش اون سے نکاح کے خواستگار تھے مگر ناچار رہتے تھے کہ وہ قبول نہ فرماتی تھین کسیکو

خیال مین نہ لاتی تہین خدیجہ نے ایک عورت کو حضرت کے پاس خفیہ بہیجا اوس عورت نے بہت ترغیب دیکر حضرت سے پوچہا کہ آپکو کونسی چیز مانع نکاح ہے اور اب تمہاری کیا صلاح ہے آپ نے فرمایا میرے پاس ساز و سامان نہین اسلیئے مین خواہان نہین اوسنے عرض کیا اے مرد خدا اگر کوئی زن جمیل و شکیل تونگر و جلیل ملجائے تو بہی میری گذارش پذیرائی پائے آپنے کہا کہ ایسی عورت کہان اوس نے کہا کہ ہے یہان خدیجہ بنت خویلد تمکو چاہتی ہے نکاح کیلیئے فرماتی ہے الغرض وہ عورت پاس خدیجہ کے واپس گئی اور جو گفتگو آئی تہی وہ سب کہی خدیجہ اوسکی احسان مند ہوئی اور خواستگاری نبی دلپسند ہوئی پس خدیجہ نے بلایا اپنے چچا عمر بن اسد خوش منزلت کو اور حضرت نے طلب فرمایا ابوطالب و حمزہ و دیگر اعمام خود و ابوبکر و رؤسائے مصر باوقعت کو ابوطالب نے خطبہ پڑہا خلاصہ ترجمہ اوسکا یہہ تہا کہ حمد خدا کو سزاوار ہے اور سپاس کبریا کی بیشمار ہے کہ ہمکو فرزندان ابراہیم اور فروع اسمٰعیل مین داخل فرمایا اور اصل معد و مضر سے باہر لایا اور حرم محرم ہمکو عطا کیا اور اوسکا ہمکو اختیار دیا ہمکو حاکم بنایا مردمان کو ہماری تابعداری مین لایا یہہ لڑکا محمد بن عبداللہ ہے اہل قریش مین بالیجاہ ہے اگرچہ وہ بظاہر مالدار نہین لیکن قریش مین اوسکا ہمرتبہ رہنما نہین وہ خدیجہ کا خواستگار ہے بیس شتر بابۂ مہر کا جو اوس زمانہ مین از روئے بہا پانچ سو درہم تہا میرے مال سے اقرار ہے جب خطبۂ ابوطالب ختم ہوا تو ورقہ بن نوفل عمزاد خدیجہ نے خطبہ پڑہا الحمد للہ کہ خدا نے ہمکو فضیلت دی اے ابوطالب جو تمنے کہی ہم پیشوایان عرب مین اور آپ افضلترین و عالی نسب ہین ہمکو تم سے ملنا مرغوب ہے اور تمہارے ساتہہ ہم پیوند ہونا خوب ہے اے اہل قریش گواہ رہو اور یہہ سنو کہ خدیجہ بنت خویلد کو زوجیت مین محمد بن عبداللہ کی دیا اور مہر اوسکا چار سو مثقال

قبول کیا ابوطالب نے فرمایا کہ اسے ورقہ مجکو یہہ خوش آیا کہ عمر بن اسد عم خدیجہ سے کہدو
کہ وہ بہی اس مین شریک ہو پہر عمر بن اسد نے بہی بیان کیا کہ خدیجہ بنت خویلد کو تزوجیت
مین محمدؐ بن عبداللہ کے دیا اے اہل قریش گواہ ہو اور مبارکباد دو لیس طرفین سے ایجاب و
قبول متحقق ہوا ہر شخص اوسکا مصدق ہوا انہر کان خدیجہ سے حسب فرمایش خدیجہ دف بجائے
اور اپنے رقص دکہلائے اور خدیجہ نے محمد صلعم سے کہا آیا ابوطالب سے فرما کہ تقسیم طعام کرین بہت
نام کرین جناب رسالت مآب وصلت سے شاد ہوئی بہجت و مسرت سے آباد ہوئے اور
ابوطالب نے نہایت خوشی سے اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی وَھَبَ عَنَّا الکَربَ وَرَفَعَ عَنَّا
الھُمُومَ کو تقریر کیا اور مفسرین نے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغنٰی کو تفسیر کیا
بتیسوین سال ولادت باسعادت حضرت بابرکت سے بنائے کعبہ جدید ہوئی قابل دید ہوئی
سبب یہ ہے باقوم نامی رومی اوستاد فن بنا سے فرمایا اوس نے حسب فرمایش کعبہ بنایا اہل قریش
پتہر لاتے تہے آپ بہی اون کے سنگ اوٹہاتے تہے سب اپنے پاجامے نکال کر اپنے کاندہون پر رکہتے
تہے اور اوس وقت مین برہنگی کو بوجہ شایع ہونے بیستری کے بزمانہ جاہلیت کچہہ نہ کہہ سکتے تہے
عباس نے شفقت سے کہا آپ نے اونکی کہنی سے اپنا پاجامہ اپنے کاندہے پر رکہا آپ
بیستر ہوگئے بیہوشی سے بیخبر ہوگئے جب ہوش آیا تو ازار اپر پایا غیب سے ندا آئی کہ
ای مقبول کبریائی ستر پوش ہو نہ بیہوش ہو یہہ ندائے غیبی اول حضرت کو ہتی
پہر آپ نہ ہوئے بیستر کبہی حضرت نے بعد تصفیہ باہمی اہل قریش کے سنگ اسود کو بجائے
خود اوسکے رکہا اور مورخین نے یہہ کہا کہ بنائے کعبہ پانچ بار ہوئی اول زمانہ حضرت آدم
علیہ السلام مین آشکار ہوئی وہ بنا طوفان نوح علیہ السلام مین غرق ہوگئی ناپیدا بلا فرق
ہوگئی پہر خلیل رب جلیل نے کعبہ کو بنایا پہر عمالقہ بعدہ قبیلہ جرہم نے تعمیر سے کعبہ کو سجایا

پھر عبد اللہ بن زبیر نے کعبہ کی تعمیر کی پھر حجاج امیر الامرا عبد الملک نے اوس کی تعمیر کی یہہ تعمیر معمور باقی ہے پھر اتفاق ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہوا کہ اول کعبہ کو ابراہیم نے بنایا اسمٰعیل نے اپنی گردن نازک پر پتھر اوٹھائے اور فرشتے تھے پھر ادا اسمٰعیل پہاڑوں سے پتھر لائے ابن عباس سے کہا کہ پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کعبہ بنا حرا و ثبیر و لبنان و طور و جودی اور بعض نے کہا کہ حرا و ابو قبیس و قدس و ورقان و رضوی الجبل خوبیان رسالت آپ کی بہ اسلوبی ہیں اسلوبیان جناب کی بخوبی ہیں حضور سراپا حسن جہان میں آپ کے تو انداز میں مجملاً اون کے بیان کی فکر ہے بطور مختصر اون کا یہان ذکر ہے ۔

ہے عجب پر نور فر اشان جمال مصطفیٰ
اونکے نور حسن سے کون و مکان معمور ہے

حسن و لطافت رسول خدا جمال صورت حبیب کبریا بے مثال تھا کسی میں نہ یہہ فضل کمال تھا یہہ صفت رسول اکرم حدیث ابو ہریرہ میں ہے کہ ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی عجب شان ہے معظم جمال باکمال آپکا ہے حسن خلائق میں بے مثل جمیع اشیا پہ فائق تھا اے محبوب خدا کیا کہون تمہاری ثنا ۔

مثل ہی خدا ہو تم کوئی تمسا حسین نہیں
یہہ حسن حق حسینون میں ہرگز نہیں نہیں
تیری نزاکتی پہ نزاکت فدا رہی
تجھسا کوئی جہان میں کہین نہیں نہیں
افلاک کو بلند کیا تیری شان نے
ہمسر تری جناب کا عرش برین نہیں
اوس میں شعاع نور کا اک ذرہ ہو سکے
جو خاک پا کو پاک سے روشن جبین نہیں

تجکو خدا نے رحمۃ اللعالمین کیا
یہہ رحمت و کمال کسی مین کہین نہین
ہر شے مین ہے حبیب الٰہی کی خوبیان
اسلوبیون کا آپکی کسکو یقین نہین

میدان نعت پاک ہے ثاقب بہت وسیع
محدود موجہان ہین یہ وہ زمین نہین

واضح ہو خبر دار ہو کہ تشبیہات صفات ذات بابرکات سرور کائنات بروش شعر و شاعری ہین عادات و معمولات ظاہری ہین ورنہ مکنونات مین ایسی اشیاء موجودات نہین صفت بابرکت نبی سے مشابہت پائین کہین قدرت خدا سے مماثل صفات خلقیہ محمدیہ کا کوئی پیدا نہوا صنعت کبریا ہے معادل حسنات خلقیہ احمدیہ کا کہین ہویدا نہوا شمائل شریف جمالی خوب ہین خصائل لطیف جلالی مرغوب ہین ہر سو آپ کا ظہور ہے حلیہ حضور سراپا نور ہے۔

مرحبا اے قلم خوب نگار محضر
لوح محفوظ پہ کہینچی ہے شبیہ سرور
پائی جو ہیئت زیبا کی جلائی عکسی
آئینہ صورت تصویر بنا ہے ششدر
خود مصور کو وہ تصویر پسندیدہ ہے
سرور عالم کے مرقع مین جو ہے خوش منظر
وہ رہا ہمہ تن جلوۂ شانِ خالق
جسکو کہتے ہین سخنور ہے خور و مہ پیکر

قامت زیبائی محمد قد رعنائی احمد سرو گلستان قدس تھا نہال بوستان انس تھا نہ کوتاہ تھا نہ دراز مائل تھا یہ درازی خوش انداز چنانچہ حدیث شریف مین آیا کہ قد موزون نبی کو متوسط پایا عجب خوبی قامت نبی کی ہے یہہ حدیث حضرت علی کی ہے کہ آپ نہ بہت لانبے تھے نہ پست قد بسبب خدائے احد سرفراز رہتے تھے اپنی قوم مین سب سے دراز رہتے تھے ایسے ہی حدیث حضرت عائیشہ مین آیا ہے کہ آپکو قوم سے سب سے دراز

پایا ہے جب حضرت علیہ التحیۃ اپنی قوم کے لوگون کے پاس جاتے تہے تو آپکو دراز قد پاتے تہے اور علیحدگی مین متوسط القامت نظر آتے تہے آپ اچہی شان دکہلاتے تہے قد شریف سراپا نور تہا اوس سے سایہ دور تہا اور آپکے اسمائے مقدس مین ہے قامت بے سایہ سایۂ جناب اقدس مین ہے ـ

قامت پاک سے ہو راستی قد قامت		الصلوٰۃ اوس پہ کہ ہو جس پہ درود اکبر
کوئی تشبیہ کہین ہے نہ قدِ زیبا کی		سرو و طوبےٰ ہین شجر ہے قد رعنا بہتر
قامتِ نور کا کس طرح سے سایہ ہوتا		نور ہوتا نہین ہرگز کبہی سایہ گستر

رنگ نبی بموجب حدیث علی سُرخ و سفید تہا بموجب بشارت و نوید تہا صباحت بالملاحت تہی حمرت با وجاہت تہی ملاحت بہر دلربائی تہی وجاہت برائی جانفزائی تہی صباحت صرف صفت یوسف علیہ السلام سے ہے اور ملاحت خاص مدحت محمدؐ خیر الانام ہے حدیث مین آیا رسول خدا نے فرمایا اَنَا اَمْلَحُ اَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ ـ

حُسنِ رنگین کا خوش رنگ تہا احسن صبغہ		صبغۃ اللہ کی رنگت کا کہلا تہا جو ہر
بہر خوش لون ہوا صانع قدرت صبّاغ		رنگ و بو نقش و نگار اوسکے نہ لاتے کیونکر

رسولِ پروردگار تیز رفتار تہے سید ابرار زود رہگذار تہے چال مین نزاکت تہی جمال مین نفاست تہی زمین پر پائے مبارک کو رکہکر پورا کرتے تہے اور قدم شریف کو کشادہ دہرتے تہے آپ بلا تکلف چلتے تہے ہمراہی دوڑکر مشکل سے ملتے تہے یہہ طریقہ رفتار اولو العزم و اہل ہمت کا تہا یہہ طرز وقار ذو العظم و شجاعت کا تہا ـ

کیا بہار چمن ناز تہا حُسنِ رفتار		اوسکے انداز سے آتے تہے صبا کو چکر
خوش خرامی مین بہت نیک چلن تہین چالین		چال سے اوسکے تہی بہوچال مین برق مضطر

موئے شریف بہت لطیف نرم فروہشتہ تھے پیچیدہ و خوش سرشتہ تھے ما بین گوش یا تا گوش یا تا نرمہ گوش یا تا دوش دراز تھے ولہوار تھے جب آپ بالون مین تیل ڈالکر شانہ کرتے تھے تو وہ بال بڑہتے تھے جب زیادہ بڑہجاتے تھے تو آپ اون کو کترواتے تھے کبھی مانگ نکالتے تھے کبھی ولوی مانگ کو ملتے تھے آپکے تو بہت سلسل ہوتے سلسلہ بندہار گیسو تھے ـ

موئے سر کو جو کہیگا ظلمات سے لیالے
مثل مجنون کے بلا آئیگی اوسکے سر پر
لیلۃ القدر کے عالم مین نہین ہے اندہیر
موشگافی ہے شب تار مین ناحق اکثر
زلف پیچان مین عجب بستگی تہا ظاہری
عقدۂ دل کہلتے تہے گیسوئے معنبر کہلکر
موئے کاکل سے معطر تہا دماغ عالم
نکہت موئے مہکتا تہا بیشکسا اذفر

حضرت خیر البشر والا گہر تھے جناب سرور بزرگ سر تھے بزرگی سر دلیل عقل و کیاست ہے اور اوس مین جوہر دماغی سبیل فہم و فراست ہے آپ ایسے سردار ہوئے کہ تمام عالمیان تاجدار ہوئے ـ

راس زیبا کا ہوا عکس جو پرتو افزا
کہکشان کا تو خط نور ہوا جب لوہ گر
نقشۂ فرق جو نقاش ازل نے کہینچا
عرش اعلٰے سے ہی سرور کا رہا بالا سر

یہان بیان روئے درخشندۂ آفاق کا ہے اور وہ مصداق کلام مالا یطاق کا ہے ـ حدیث بخاری مین ہے کہ براء بن عازب سے یہہ بات امر استفساری مین ہوئی کہ آیا رخ مبارک رسول خدا لمعان ولقالت مین مثل شمشیر باصفا تہا کہا وہ بنظر تدویر لمعان کے مثل قمر پر ضیا تہا حدیث مسلم مین آیا یہ کہا کہ مانند آفتاب و ماہتاب تہا یعنی مستدیر لاجواب تہا اگرچہ شروق ولمعان آفتاب مین زیادہ ہے مگر ماہتاب مین ملاحت بے اندازہ ہے سبکو ملاحت بہاتی ہے دلونکو لبہاتی ہے

بقول شاعر۔

شاہد آن نیست کہ موی و میانے دارد	بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

حضرت صدیق اکبر سے یہہ خبر ہے کہ رُخ پاک صاحب لولاک بسان دائرہ قمر تہا اوس سے اشارہ بہ ہالۂ انوار اطراف وجہ خیر البشر تہا یہہ کمال نورانیت رخ حضرت کا ہی کہ اوس سے شہر ظلمت واہبت کا ہے مواہب لدنیہ میں لکہا ہی کہ یہہ صفت روی محبوب خدا ہی کہ جسوقت حضور مسرور ہوتے تہے تو عجب ظہور نور ہوتے تہے رُخ خوشنما مثل آئینہ مجلا متجلی ہوجاتا تہا اوس میں نقش و دیوار و در نظر آتا تہا جابر بن سمرہ نے کہا ہی کہ سوگند خدا ہے میں نے زینت آفتاب کو شب ماہتاب میں دیکہا حلہ سرخ زیب تن زیبا تہا روی انور کو ماہ سے زیادہ منور پایا اور جمال باکمال آپکا قمر سے احسن نظر آیا۔

آئینہ تہا رُخ پر نور کا بدل انوار	کاسۂ شمس لئے پہرتا ہے چرخ چنبر
حُسن رُخ کی ہے جمالی و جلالی یہ شان	رات میں ہو وہ قمر دن میں ہی مہر خاور

حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے پیشانی محبوب یزدانی کو واضح الجبین فرمایا اور دیگر روایات میں صلت الجبین و واسع الجبین آیا۔

مہر و مہ مشتری و بدر و سہیل زہرا	نوریابی سے ہیں مشکور جبین انور
ضو جبین سمائی سے سجدہ میں تو پیش آئی تہی	جبہ روشن پہ تہی آثار مبارک اظہر

بخاری میں کعب بن مالک صحابی سے جو شاعر فصیح تہے اور ناثر بلیغ تہے مروی ہے اور یہہ شکل صوری و معنوی ہے کہ جب پیشانی نورانی شاہ زمن پر شکن پڑتا تہا تو اوس سے نور جہڑتا تہا عجب جبین جبین منور تہی کہ وہ محمول بپارہ قمر تہی۔

چشمۂ حسن کی ہیں چین جبین پر موجیں	[illegible] میں نہیں ملتے گوہر

دشمن دین کو تہی جبین جبین تیغ قہر
رعب سے جسکے تہی بیدینون کی رنگت اصفر

ابروان شاہ خوبان ہوبہو بشکل کمان لائق خوشنمائی تہین اور وہ بہ سرخی ہو موافق زیبائی تہین باہم اقتران مناسب تہا ہر دل شیدا اونکا راغب تہا۔

طاق ابرو پہ ہوئے دیندار رہا بیت اللہ
تہا خطِ نسخ کا اون پہر نصیبِ دیگر
پشت خم دل ہوئی کہنچتے ہی کمان ابرو
کیا اثر اوسکی کشش کا تہا دلون کے اندر

بینی پاک صاحب لولاک متوسط بالوا تہی کلان نہ تہی خوش نگار تہی بارتیان نہ تہی اوس سے نور اعلے چمکتا تہا بادی النظر مین دیکہنے والا اوسکو بالا سمجہتا تہا۔

خوبی ہیئت بینی مین خدا بینی تہی ژ
یہہ کہان رنگ تہا خودبین کی خودبینی پر
ہر گل تر کی تہی دل بستگی خوش بینی سے
غنچہ یاسمین خاموش تہا حیران ہو کر

چشمان نبی بموجب حدیث علی عظیم العینین تہین یعنی خوبی مین بڑی بازیب زین تہین ہر عضو حضور اعتدال مین پر نور تہا وبوجوہ نور حسن حضور تہا حدیث مین اشکل العینین آیا یعنی سرخی کو سپیدی چشمان مین پایا اور یہہ بہت محمود ہے دلربائی کو مسعود ہے اور آپ اکحل العینین اور ادعج العینین تہے یعنی سرمگین چشم سیاہ نین تہے ابن عباس کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ پیغمبر خدا نبی کبریا کو جیسا کہ روز روشن مین نظر آتا تہا ویسا ہی شب تار مین بہی دکہلائی دیا جاتا تہا۔

عین پر صاد ہوا احسن علے کا موزون
حق کو تہی مد نظر عظمت چشم از بہر
لغو دعوے جو کیا چشم سے ہم چشمی کا
اسلیئے نرگس شہلا ہے خزان سی ابتر

مژگان خوش نمائی رسول خدا شعاع نور تہین موافق حدیث شریف لبعود نور دراز ضرور تہین۔

گلشن حسن مین بہی تار تہین مژگان جنکو
تیز تر چلتے تہے اونکی ہی دلون پر خنجر

تھی مژہ تیر غضب بد کو کمان ابرو کی
تھی رگِ جان کو سودائی حسد مین نشتر

شمع شریف اعلیٰ تھی سماعت مین لطیف و بالا تھی فرمایا رسول خدا نے یعنی محمد مصطفےٰ نے کہ جو مین سنتا ہون اوسکو نہ کوئی سُن سکتا ہے نہ اون باتون کو چُن سکتا ہے جامع کبیر مین ہے محققین کی تقریر مین ہے کہ آپ نام الاذنین تھے امام الدارین تھے۔

حق نیوشی مین رہی گوش پیمبر پُر ہوش
تھی سماعت مین عجب خوبی اذن اطہر

حدیث شریف مین آیا اوسکو محدثین نے پایا کہ لبہاے شیرین پیغمبر لب خرد بشر سے زیادہ تر لطیف و حسین تھے اور حُسن و خوبی مین لائق تعریف و تحسین تھے۔

تھے لب جان فزا آبِ حیاتِ عالم
بحرِ امواجِ تجمل مین تھی موجِ کوثر
سرخ لب تھے مین یاقوت و عقیق و مرجان
بے بہا تھے لب اعجاز سے لعلِ احمر

مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور شمائل ترمذی مین یہی قول ابن ہالہ مدّاح نبی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ضلیع الفم تھے یعنی فراخ دہان و خوش نغم تھے فراخی دہان ممدوح نزد عرب احسن ہی مذموم تنگی دہن ہے مردون کی فراخ دہانی خوب ہی عورتون کی تنگ دہنی محبوب ہے آپ بہت بلیغ و فصیح تھے صبیح و ملیح تھے آپ کے آب دہن مین شفا تھی بہ اثر لطیف صفا تھی خیبر مین حضرت علی مرتضیٰ اسد شیر خدا کی آنکھین دُکھنے آگئین تھین آپ کے آبِ دہان مبارک سے فوراً شفا پاگئین تھین ایک شخص ڈول پانی کا لایا آپ نے اوس مین سے کچھ پانی چکھکر کلی کا پانی اوس مین ڈالا ڈول کا پانی کوئین مین پہونچا کوئین کا پانی خوشبو مین مشک سے ہو گیا اچھا خانہ انس رضی اللہ عنہ مین ایک چاہ تھا آپ کی آب دہن مبارک سے مدینہ مین بہت شیرین حسب دلخواہ تھا ایکبار طفلان شیر خوار آپ کے پاس آئے حضرت کے آبِ دہن اور انگشت سے سیرابی لائے ایکدن حضرت امام حسن علیہ السلام بہت

تشنہ کام تھے نہایت بے آرام ہوتے تھے زبان مبارک کو چوسا چاٹا شاہزادہ تمام دن سیر ہوا پیاسا۔

نقطۂ نور ہے خوشرو کے دہن کا نقطہ
صفر موہوم کا ہستی میں عدم ہے مصدر
پھول جھڑتے تھے جو باتیں تھی کرتے ہنس کر
شرم ساری سے سمٹ جاتے تھے غنچے اکثر

دندان پاک صاحب لولاک باصفا تھے پرنور و ضیا تھے حدیث شریف میں آیا أَشْنَبُ مُفَلَّجُ الثَّنَایَا یعنی کشادگی دندان تھی عذوبت اسنان تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا صبیح الثَّنَایَا یعنی دندان روشن و تابان۔

نور اسنان سے ہے رونق عقد پروین
لمعۂ طلع دندان سے ہیں روشن اختر
جبکہ اوسے نہیں ہوتا ہے مثال اعلیٰ
پھر تو یاقوتوں سے ہو سکتے ہیں موتی ہمسر

گردن شریف عنق لطیف حسب حدیث ابن ابی ہالہؓ بصورت بت عاج تراشیدہ کی تھی اور بموجب حدیث ابوہریرہؓ صفت فضہ کے تھی اگرچہ تشبیہ گردن رسول اکرم صلعم بشکل صنم نازیبا ہے مگر بنظر آراستگی و صفت کے روا ہے۔

غیرت گردن مینا کی جو دیکھی خوبی
خوب گردن کش عالم بھی ہٹے کھنچکر

صدر والا قدر کشادہ تھا سینہ بے کینہ دل سادہ تھا اشارت أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ بصد معنوی بھی ہے یہ عجب مقام عالی نسبی ہے کہ تمام کمالات باصفات ذات باہرکات سرور کائنات میں مخصوص ہیں اور تفضلات باکرامات سید السادات میں ثابت المنصوص ہیں البتہ اکمل اولیا کو باندازہ اتباع بھی حاصل ہیں اور افضل اصفیا کو باقدار اقتدار قلبی و اعمال ہیں سینہ حضور روشن شکم پرنور دونوں ہموار تھے پسندیدہ و خوش نگار تھے۔

سینۂ پاک تھا گنجینۂ اسرار حق
خواہش دل تھی اوس میں نہ برابر ذرہ

علم سینہ کے نہ کیوں دل کو دقیقے کھلتے
صدر حکمت کا خدا کی تو وہی تہا دفتر

دوش ہای مبارک آثار سے تہے قوی و سبکسار تہے خوشنمائی مین زیبا تہے صفائی مین باصفا تہے

دوش نازک سے تہے ہم آغوش جلائے مرآت
حق کے آئینہ قدرت مین تہے عکس خوشتر

بغلین شریف شفاف تہین سفید و صاف تہین طبری نے کہا کہ یہہ وصف بغلین نبی تہا کہ کبہی رنگ بغل کا متغیر ہوتا تہا مثل اوروں کے اون پر کوئی اثر ہوتا تہا رنگ بغلین دیگران مین تغیر آجاتا ہے رنگ بغل کا سیاہی لاتا ہے اور بغلین مبارک سے بوئے مشک آتی تہی اور وہ خوشبو دماغون مین بسجاتی تہی۔

رہبر دین کے مقابل کہان دلبر ہوتے
یاسمین بر کا نہ ہمسر تہا کوئی سیمین بر

پشت پاک صاف تہی سفید و ہموار و صاف تہی عجب نقشہ پشت مبارک ساختہ تہا گویا نقرہ گداختہ تہا۔

پشت ممدوح رہی پشت پناہ عالم
پشتبانی کو اوسے حق نے کیا تہا یاور

مابین کتفین شریف خاتم النبوت تہی اوسکی اشتیاق دیدار مین خاطر مشتاق پرحسرت تہی اوس مین اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ تحریر تہا بعض روایات مین نور درخشندہ پر تنویر تہا مہر نبوت خاتم النبوت بجا تہی اور ذات پاک نبی خاتم الانبیا تہی

پشت پر مہر نبوت تہی برائے اثبات
تہی یہ تکمیل رسالت کی بہ حکم داور

دست ہائے مبارک نرم تہے ہرگز نہ گرم تہے برف سی سرد زیادہ تر تہے خوشبوئی قدرتی سے معطر تہے بخاری مین انس بن مالک سے ہے یہہ خبر کہ پایا کف دست رسول خدا کو حریر و دیبا سے نرم تر طبرانی و بیہقی نے کہا کہ وائل بن حجر نے مصافحہ رسول کبریا سے کیا ہو گئے ہاتہ اونکے معطر مشک سی خوشبو کیا رسول پروردگار نے اپنا دست باصفا ہاتہ مین یزید بن اسود کے

ویا و برف سے زیادہ سرد و خوشگوار تہا مشک سے زیادہ خوشبودار تہا یہہ کیسی سردی تہی کہ جس سے صحت تہی یہہ سردی نہ بواسطہ مزاج کے تہی نہ یہہ خنکی برابطۂ طبیعت برودت امتزاج کے تہی اوس سے روح راحت پاتی تہی ذوق مین آتی تہی ۔

دست احمد سے ہوا ہے ید بیضا روشن
دسترس حسن پہ تہا دست نبی کا باہر

پاہائے مبارک صاف و ہموار نہو زیبا و خوشنگار تہے مسیح القدمین تہے ششن الکفین تہے حدیث شریف مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ میری قبر سناو گی اور قیامت مین بقدر تفاوت دو انگشت یعنی وسطی و سبابہ کے فرق ہے اور باریکی و خوبی و سپیدی مین ساق شریف مثل برق ہے ۔

عرش منزل ہے زمین چرخ برین ہین افلاک
ہین عجائب برکات قدم پیغمبر
ہے ثناخوان نبی ثاقب عاصی یارب
کیجیے اوسکو قدم بوس شفیع محشر

حسن خلق مجتبائی سے ہے خوبی خلق کی
ہر کمال مصطفائی مین صفا محصور ہے

خُلق سیرت باطنی ہے اور خَلق صورت ظاہری ہے یہہ خوب تمیز ہے کہ خُلق عزیز ہے حدیث ابن مسعود مین آیا رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے قسمت کیا اخلاق کو جیسا کہ قسمت کیا ارزاق کو خالق ذوالافضال نے اخلاق و خصال جمال و جلال کو ذات بابرکات عالی درجات سید کائنات مین مجتمع فرمایا اور احمد مرسل کو فخر انبیا بنایا موید اخلاق عمیم رسول علیہ التسلیم اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ہے سبحان اللہ شاہد خلق عظیم کتاب کریم ہے اور خدا نے یہہ بہی فرمایا کَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ذات پاک

سو مکارم اخلاق سے مہذب ہوتی کیونکہ معلم اوس کا رب علیم ہے اور مودب اوس کا قرآن عظیم ہے حدیث مین آیا حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خلقہ القرآن صفت خلق محمد ذی شان ہے اوسکے معنی ظاہری کا یہہ بیان ہے کہ جو مکارم اخلاق اور حمائد وفاق قرآن مین مذکور ہین اون سے حضرت فخر مرسلان موصوف ضرور ہین عوارف المعارف مین لکھا ہے کہ یہہ مراد عائشہ رضی اللہ عنہا ہے کہ قرآن مہذب اخلاق نبی ہے تہذیب نبی بہت قوی ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ ہے مدعا جیسے معنی قرآن غیر منتہا ہین ویسے ہی اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بے انتہا ہین ہرچند کہ عارفان نے سوچا مگر قیاس معرفت اساس حقیقت مقام اور کنہ حال خیر الانام پر نہ پہونچا ذات خدا کو بجز مصطفے کے کوئی نہین پہچانتا ہے اور صفات مصطفے کو سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے۔

تہذیب کل ہے تعلق مین خلق محمدی — رحمت فزا حضور کا خلق عظیم ہے
حق نے کیا مہذب اخلاق آپ کو — یہہ فیض و لطف و فضل خدائے کریم ہے

جیسے اخلاق نبوی اکمل ہین ویسے ہی اطلاق عقل کامل وعلم شامل مصطفوی اعظم وافضل ہین یہہ حق بیانی ہے کہ عقل نور روحانی ہے اوس سے علوم ضروریہ و نظریہ معلوم ہوتے ہین اور لزوم علیہ وخیریہ مفہوم ہوتے ہین ابتدا اوسکی ولدین وجود پاتی ہے اور رفتہ رفتہ نمو پاکر بلوغ تک کامل ہوجاتی ہے وہب بن منبہ اہل کتب واخبار نے لکھا کہ مین نے اکہتر کتاب قدما مین پڑہا کہ حق سبحانہ نے اپنے حبیب فاضل کو عقل کامل عطا فرمائی اور تمامی انسانون نے آغاز دنیا سے اوسکے انجام تک عقل مانند ذرہ ریگستان دنیا سے پائی ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین تحریر کیا ہے اور عوارف مین بعض علماء سے مسطور ہوا ہے کہ عقل کے کچھہ حصے ہین اوس کے سو حصے ہین ننانوے حصون کا

حق سبحانہ سے پیغمبران نے پایا اور ایک حصہ قسمت ہندوستان مین آیا ہندو مسکین کہتا ہے یہہ یقین دیتا ہے کہ اگر عقل کے ایکہزار حصے کئے جائین اور ان مین سے نوسو ننانوے حصے احمد مختار مین آئین اور ایک حصہ تمام دنیا مین جملہ مردمان دنیا مین پہونچا ہے اور بوجہہ اتصال بے انتہائے رسول خدا کے جو کچہہ کہا جائے روا ہے اور علم رسول خدا کی علم بے سابقہ تعلیم تہا اور بے مطالعہ کتب قدیم و جلوس با علماے تسلیم تہا علوم و اسرار مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ بے شائبہ شکوک و ظنون حاصل ہتے اور کمالات حضرت علم نبوت مین بقولہ تعالے وَعَلَّمَکَ اَلَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا واصل تہے

فیضان عقل شہ سے بشر کی عقول ہین — احمد ہے عقل کل کا حقیقت مین دستگیر
ظاہر مین گرچہ امّی لقب ہے رسول کا — لیکن وہی ہے علم لدنی مین بینظیر

صبر صفت اعظم ہے عفو رحمت اکرم ہے اور یہہ صفات اوصاف نبوت مین داخل ہین اور یہہ تعریفات اصناف صفوت مین شامل ہین صبر مصدر جمیع طاعات کا ہے اور عفو مظہر تمامی عبادات کا ہے اگر امر خیر مین اوسکی ضد پر صبر نکیا جائے تو وہ ہرگز وجود نہ پائے لہذا صبر تمام ایمان ہے اور نصف ایمان سے مراد صبر و اجتناب عصیان ہے صبر سید الانبیا بلا و ایذا مین سب سے زیادہ تہا چونکہ حضرت اصلاح امت کے زیادہ حریص تہے اسلئے ایذا ہی کافران سے بلا مین بالتخصیص تہے لطافت خاطر نزاکت مانند نازک تر تہی تہوڑی سی ایذا بہت موثر تہی حدیث شریف مین آیا کہ آپنے اپنی نفس کیلئے کبھی کسی سے انتقام نفرمایا البتہ جسنے حلال کو حرام کیا اوس سے برائے خدا انتقام لیا خوب صبر نبی تہا غزوۂ احد قوی تہا کفار آپ سے محاربہ کرتے تہے اور آپ عفو تقصیر سے مجادلہ کرتے تہے

حرف شکایت زبان مبارک پر نہ لاتے تھے بلکہ شفقت و رحم فرماتے تھے صابر رہتے تھے یہہ کہتے تھے کہ ظالمون کو کیا کہون اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اکثر روایات صبر بشیر و نذیر کتابون مین تحریر ہین اس مختصر مین بوجہ طوالت کثیرہ گنجایش پذیر نہین غرض یہہ ہے قول مبین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ۔

کیا خوب یہہ نتیجۂ صبر جمیل ہے　　اپنے ستم سے آپ ستمگر ذلیل ہے
عفو قصور مین کبھی ہوتی نہ تھی خطا　　یہہ حلم با صواب رسول جلیل ہے
شاہ رسل امام سبل اصل جزو کل　　نور ہدا حبیب خدا بے عدیل ہے
ادراک کیسے ہو سکے اونکی صفات کا　　حیران ہر بلیغ و فہیم و عقیل ہے
ہے ربط اتحاد خدا و رسول مین　　خوش ہے نبی سے حق نبی حق کا خلیل ہے
حامی ہے اپنی امت عاصی کا مصطفےٰ　　بخشش کا عاصیون کی وہی تو کفیل ہے

مداحی رسول کا ثاقب یہہ ہے اثر
شہرت مرے کلام کی بے قال و قیل ہے

تواضع فروتنی و نرم گردنی ہے اوسکے خلاف کبر و افرازی ہے عارفان نے کہا کہ حقیقت مین با تواضع وہ رہا کہ جس نے مشاہدہ لمعان نور کا دل مین کیا اور نفس کو عجب و غرور نہ ہونے دیا یہہ رتبہ حضور والا تھا کہ تواضع مین سب سے اعلےٰ تھا پروردگار عالم نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی ملک یا نبی عبد ہونے پر مخیر کیا آپ نے نبی عبد ہونا اختیار فرماکر خدا سے مرتبہ برگزیدہ و برتر لیا آپ نے یہہ فرمایا سبکو سنایا کہ مین بندۂ خدا ہون رسول کبریا ہون) میری صفت مین مبالغہ نکرو اور میری مدحت مین خدا سے زیادہ نہ بڑہو حضرت عائشہ نے کہا ہے کہ آپکا یہہ معمول رہا ہے کہ کبھی اپنے دست مبارک سے

کسیکو نہین مارا البتہ فی سبیل اللہ جہاد مین کفار کا سر اوتارا اور تواضع و حلم حضرت کا ایسا پایا کہ آپنے کسی پر زجر و قہر نفرمایا اور نہ کبھی حضرت نے درمیان اصحاب نشینان کے پاے اقدس دراز کئے بلکہ اون کے بہت اعزاز کئے اور آپنے حسن عشرت سے تالیف قلوب فرمائی اور سب سے آپنے محبت جتلائی اور آپ خوش خلق و نرم تھے باحیا و شرم تھے بلند آواز سخت گو نہ تھے زشت خو عیب جو نہ تھے انس نے کہا کہ مین دس برس تک حضرت کی خدمت بابرکت مین رہا آپنے کبھی مجکو اف نفرمایا اور نہ کوئی حرف شکایت زبان مبارک پر لائے

یا رسول اللہ رحمت ہے نشانی آپکی
یا نبی اللہ خوش ہے مہربانی آپ کی
آپ کی رسم تواضع شہرۂ آفاق ہے
قدردانی سے جہان نے قدر جانی آپکی
بات کو جس نے نہ مانا اوسکی بگڑی بات ہے
ہے بنی بات اوسکی جسنے بات مانی آپکی
آپ سا عالم مین کوئی بھی نہین معجز بیان
حق تعالے کو بھی خوش حق بیانی آپکی
بات دل پھرتا ہے سرگردان رہتا ہے فلک
پر نہین پاتا ہے کوئی چیز ثانی آپ کی
داستان غیر سے قصون مین پڑنا ہے عبث
خوب ہی دلچسپ کہنے کو کہانی آپ کی

کیون نہو مداح **ثاقب** ای حبیب کبریا
باعث عز و شرف ہے مدح خوانی آپ کی

ہر چند کہ جود و سخا بمعنی واحد ہین لغت شاہد ہین مگر اطلاق سخی ذات رزاق غنی پر جایز نہین کیونکہ سخا بلا مقابلہ بُخل کے فائز نہین البتہ جواد کہ بے غرض بے عوض ہو صفات ذات خلاق کائنات مین داخل ہے بعینہ **اَجْوَدُ الْاَجْوَدِیْن** اوصاف رسول الثقلین مین شامل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال سائل کو رد نفرماتے تھے اور جو آپ کے پاس کچھ موجود نہ ہوتا تھا تو یہہ بات زبان مبارک پر لاتے تھے کہ ای سائل میری پاس کچھ موجود

نہین قرض کر مجہپر اور رکہہ یقین کہ جب میرے پاس کچہہ آجاویگا تو ادا کیا جاویگا اور اگر سوال سائل کو خلاف مصلحت پاتے تہے تو البتہ منع فرماتے تہے تاکہ سائل حیطہ طمع مین نہ آئے اور ورطۂ حرص مین نہ ڈوب جائے اگرچہ جود و عطا رسول خدا بے انتہا تہی مگر آپ کی یہہ رائے باصفا تہی کہ سوال بیجا نہو کوئی ہوس مین مبتلا نہو ایکدن حکیم حزام مقبول درگاہ رسول خدا ہمشیرہ زادہ خدیجۃ الکبرا پاس سیّد انام کے آیا آپسے سائلانہ کچہہ چاہا حضرت نے اونکو نصیحت فرمائی کہ حتی الوسع نہ کرو سوال گدائی پہر حکیم کا حال یہہ رہا کہ اگر تازیانہ ہاتہہ سے زمین پر گرا تو واسطے اوٹہا دینے کے کسی سے نہ کہا ایسے ہی ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچہہ طلب کیا آپنے وہی جواب باصواب دیا کہ سوال نکرو ہوس سے دور رہو ترمذی نے کہا کہ نزد جناب مصطفے نوّے ہزار درہم کہین سے آئے آپنے مساکین کو سب تقسیم فرمائے ابی شیبہ سے مروی ہے یہہ جو نبی ہی کہ لاکہہ درہم جو علاے بن خضری نے خراج بحرین سے پاس سرور کونین کے بہیجے تہے خسرو دارین نے سب بانٹ دئے آپ کچہہ نہ لئے ظہور جود اتم اور فتح باب کرم شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روز حنین مین قیاس سے زیادہ تہا لوگون کو اوس سے بہت افادہ تہا۔

اوصاف نبی کی کوئی تعداد ہو نہین
کیونکر ہو شمار اونکا کہ اعداد نہین
قاصر ہے زبان کیا کہے بیحد ہی بیان
عاجز ہے قلم کیا لکہے افراد نہین

شجاعت دلیری و دلاوری ہے پردلی و یاوری ہے اور شدید القلب ہو جانا سختی و بار اوٹہانا یہہ صفات سرور کائنات مین تہین جملہ تعریفات ذات بابرکات مین تہین اکثر دلاوران و دلیران مقامات سخت آفت رسیدہ اور مواضعات شدیدہ سے بہاگ جاتے تہے اور آپ بہ دلاوری ثابت قدمی فرماتے تہے کبہی بمقابلہ قوی پیچہے کو نہ ہٹتے تہے

آگے کو بڑہکر نہ گہٹتے تہے ناگہان ایک رات مین غوغا ہوا آپکو یہہ گمان پیدا ہوا کہ شاید کہین چور ہین یا نقبزن ہین آپ نے فوراً تلوار کو حمایل فرمایا اور سواری کو اسپ ابی طلحہ پایا آپ سوار ہوکر اوس آواز کی طرف کو چلے راستہ مین لوگ ملے لوگون نے کہا کہ نہ کوئی فتنہ نہ کوئی حادثہ تہا آپ واپس آئے اپنے مکان جنت نشان مین تشریف لائے اگرچہ گہوڑا بہت سست قدم و ناتوان تہا مگر آپکی سواری مین ایسا توانا و دوان تہا کہ کوئی گہوڑا اوسکی برابر نہ چل سکتا تہا نہ اوسکے آگے سے نکلسکتا تہا آپکی شجاعت اکثر غزوات مین ایسی رہی کہ کسی نے دیکہی نہ سُنی آپ قوت و بازو مین ایسے تہے کہ آپکے مقابل کشتی گیران عالم لاشئے تہے محمد اسحاق نے لکہا ہے اور وہ مشہور ہوا ہے کہ ایک مرد ناکام رکانہ نام بڑا پہلوان تہا اور فن کشتی مین یگانہ دوران تہا اکثر پہلوان کشتی کو شہرون سے آتے تہے اوس سے پچہاڑین کہاتے تہے یکروز وہ پیش حضور آیا آپ نے فرمایا کہ ای رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا کسلیئے میری دعوت قبول نہین کرتا اوسنے کہا کہ اے بندہ خدا کوئی چیز ایسی لا اور مجکو دکہلا کہ وہ تیرے صدق کی گواہی دے مجکو آگاہی دے آپنے فرمایا کہ اگر مین تجکو پچہاڑون تو ایمان لائیگا اوسنے کہا کہ اگر ایسا دکہلائیگا تو ہان ایمان لاؤنگا اپنے عہد سے نہ ٹلونگا بس آپنے اوسکو کشتی مین سخت پکڑکر زمین پر گرایا اوسکو بہت تعجب آیا آپنے اوسکی درخواست پر اوسکو چہوڑدیا پہر اوسنے کشتی کو جوڑدیا آپنے اوسکو دوبارہ سہ بارہ پچہاڑا وہ نہایت متعجب و متحیر ہوکر دوڑا اور بولا کہ ای پہلوان یکتا آپکی شان عجیب ہے حدیث سے یہان تک ثبوت غریب ہے اور آپ اکثر پہلوانان سے کشتی فرماتے تہے سب پر غالب آتے تہے ابو الاسد جمحی نوجوان تہا پرزور پہلوان تہا جب گائی کی کہال پر کہڑا ہوجاتا تہا تو دس آدمیون کے کہینچے سے بہی جنبش نہ پاتا تہا کہال پارہ پارہ ہوجاتی تہی اوسکے پیرونکو لغزش نہ آتی تہی ایکدن اوسنے حضرت سے کشتی چاہی اپنے ایمان

لانے کی شرط پر منظور فرمائی آپنے کُشتی مین اوسکو زمین پردے مارا اور اوس کا جسم سارا ہرچند کہ آپنے بہہ زور دکھلایا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

ہمی خدا داد شجاعت شدید کو حاصل
اشجع الناس شجاعان عرب کہتے تھے
قوت حق کا نہ رکھتے تھے زور بازو
زبردست اون سے تو مغلوب سدا رہتے تھے

حیا شرم کا رکھنا ہے لذت حیات کا چکھنا ہے اور شرم حیات قلب سے ہی ہوتی ہے مردہ دلی اوسکو کھوتی ہے جناب رسالت مآب کو دونون قسم کی حیا کا کمال حاصل تھا اور قلب شریف آپ کا حیات مین اور اجتناب مکروہات مین زیادہ تر قوی و کامل تھا یحییٰ ابن معاذ رازی نے کہا کہ یہہ امر یقینی رہا کہ جو طاعت مین خدا سے شرماتا ہے خدا معصیت مین اوس سے شرم فرماتا ہے ایمان سے ہی حیا کی شان اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ جو شخص اپنی نفس سے مستحی ہیگا وہ غیر سے بطریق اولے مستحیا رہیگا نہی حیا رسول خدا کہ سید الانام علیہ السلام نے اپنی نظر فیض اثر کسیکی رو پر ثابت نہ کی اور نہ کبھی کسی سے آپ نے برائی کی بات سنی۔

جو خود بینی مین دیکھی سب بے حیائی
حیا نے خود نمائی مین حیا کی
حیا کو ہے شرف وصف نبی سے
حیا داروں پہ ہے رحمت الٰہی

شفقت مجازاً بمعنی مہربانی ہے مگر معناً ڈرانی ہے یعنی رفیق شفیق اپنے دوست کو آفات و بلیات سے ڈراتا ہے گویا مہربانی فرماتا ہے چنانچہ یہہ شفقت و رحمت شاہ رسالت کی امت پر ہی اور اللہ جل شانہ نے یہہ بات کہی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ ہی قول مبین او جناب رسالت پناہ صداقت دستگاہ حسن عہد و وفا صلہ رحم و مواسی سے موصوف تھے اور جمیع اوصاف شفقت مجمع اعطاف سے

معطوف تہی اور آپ اعدل و اعطف و اصدق ناس تہے امانت اساس تہے دشمنان و بیگانگان کو بہی آپکا اعتراف تہا پہلے نبوّت سے نام نامی جناب کا محمدؐ امین مشہور اطراف تہا او حضرت بہت باوقار و عالی تبار تہے سردار ذی اقتدار و افتخار صغار و کبار تہے جس نے آپکو دوست رکہا وہ خدا کا دوست رہا اور جو آپکا دشمن ہوا اوسکو خدا کا دشمن کہا۔

ای دل جو محو عشق حبیب خدا نہین
اوسکو نصیب ذوق تعشق ذرا نہین

دل سے نہین جو طالب محبوب کبریا
وہ قابل طریقت اہل صفا نہین

واقف نہین جو رمز فنا فی الرسول سے
اوسکو وقوف معرفت کبریا نہین

اے عارفو بہ شکل حقیقت سے ہے عیان
شان خدا رسول خدا ہین خدا نہین

تم فخر انبیا ہو شہنشاہ دوسرا
سچ ہے جہان مین ہمسا کوئی دوسرا نہین

بیشک نبی کے نور سے ہر شئے کا ہی ظہور
ایسا کوئی نہوگا نہین ہے ہوا نہین

عالم مین کیا وقار ہوا اوس بوفار کا
جو مورد عنایت خیر الورا نہین

حاصل ہے مجکو دولت دین محمدّی
بخت رسا ہے میرا رسا نارسا نہین

ثاقب ہمارے شافع عصیان ہین مصطفےٰ
ہم عاصیون کو دہشت روز جزا نہین

صفت کمال زہد و ورع سیرت خصال صبر و قنع ذات مجمع صفات فخر عالم محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین بہت خوب تہی معرفت عبادت و طاعت فضیلت رحمت و منزلت حضرت مین نہایت اسلوب تہی ہرچند کہ آپ کبہی حیات مین نان گندم سے سیر نہین ہوئی مگر اعزاز و وقار مین کبہی کسی سے زیر نہین ہوئی اگرچہ حضور صعوبتین اوٹہاتی تہی مگر دنیا کو خیال مین نہ لاتے تہے ایکروز جبرائیل آئے پیام رب جلیل لائے کہ ای محمدؐ اگر چاہتے ہے تو پہاڑ سونے کے ہو جائین

اور تیرے ساتھ قیام پائین آپنے کہا کہ اے جبرائیل دنیا اوس کا گھر ہے جو گھر نہین رکھتا اور مال وزر اوس کا ہے جو مال وزر نہین رکھتا اگر مجکو خدا دی تو مین اوسکی ثنا پڑہوں اور جو نہ دے تو بتضرع دعا کرون ۔

ہین کمالات وفضائل آپکے بے انتہا
کچھ بیان اونکا بطور مختصر مسطور ہے

تمامی صفات سرور کائنات بے حصر واحصا ہین اور اقدار مراتب عالیہ درجات بیحد وانتہا ہین علو مرتبت وعظم شان حفظ ادب وحسن بیان اس پر اشارت کرتا ہے اور دلالت ہے کہ کسی کا وقار نبی کے وقار کی برابر حاوی نہین اور کوئی قدر اونکی قدر کی مساوی نہین آپ اشرف واکمل ہین حسب نسب مین برتر وافضل ہین مادران وپدران بابرکات سیّد السادات سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے اپنی شرافت ونجابت سے محفوظ رہی سب طاہر و مطہر تھے فاخر ومفتخر تھے چنانچہ آپنے فرمائی یہہ بات مِنْ اَخْرَجْتُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ خدا نے آپکی شان مین چند مقامات مین فرمایا قرآن مین لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ الآیات غرضکہ آپ ہین موصوف بہہ صفات فضائل وکمالات سرور کائنات کلمہ جوامع الکلمات اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ سے ظاہر ہین اور مرادات خیر وبرکت دنیا وآخرت باشارات فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے ظاہر ہین یہہ عطا محض لعنایت خداہی قبل وجود عنصری مصطفے تہی تمام علما ئے عالم شرح اوسکی نہین کر سکتے اور جمیع عرفائے بنی آدم اوسکے اظہار راز

مین وہم نہین بہر سکتی اَلْمُقْصَدُ کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی یہہ کہا کہ ای محمدؐ خاتم الانبیا تیری جو دی پہلے ہمنے طیار کیا اسباب تیری سعادت کا اور یہہ فضل عمیم بدل نہین تیری عبادت کا بلکہ بمجرد احسان ہی محض بغرض امتنان ہے بعض نے کہا کہ کوثر سے بالمدعا مراد اولاد طیبہ نبی ہے اور اس سورت سے شان طعن لاولدی کی دفع ہے یعنی دی ہمنے تجکو اولاد وہ باقی رہیگی تا یوم التناد اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ جو تجکو بے نسل کہتے ہین وہی آخر کو بے نسل رہتے ہین تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ سے مراتب انبیا و رسل مین تفاوت ثابت ہی مگر اس مین زیادہ بحث کی نہ حاجت ہی سید المرسلین خاتم النبیین محمدؐ مصطفی علیہ التحیۃ والثنا باتفاق جمہور جمیع انبیا و رسل سے افضل ہین اعظم اکمل ہین اگرچہ اعداد انبیا و رسل مین اختلاف ہی مگر حسب الارشاد محمدؐ عربی یہہ تعداد صاف ہی انبیا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسل تین ہزار تیرہ ہین ازروئے شمار بہت تعریفین اونکی شان مین ہین یہہ انبیا مذکور قرآن مین ہین

آدم - ادریس - نوح - ہود - صالح - ابراہیم - لوط - اسمٰعیل - اسحاق - یعقوب - یوسف - ایوب - شعیب - موسیٰ - ہارون - یونس - داؤد - سلیمان - الیاس - الیسع - ذکریا - یحییٰ - عیسیٰ - ذوالکفل -

ہے شان الہی کہ بڑی شان نبی ہے
تعریف و ثنا خلق مین شایان نبی ہے
صدقے سے محمدؐ کے جہان ہوگیا ممکن
امکان خلایق مین بہی فیضان نبی ہے
ہے طاعت اللہ شہ دین کی اطاعت
مقبول خدا تابع فرمان نبی ہے
فردوس برین کوئی نبی کا ہے نمونہ
رضوان جنان خادم دربان نبی ہے
وہ معرفت حق کی حقیقت کو ہی سمجھا
اے عارفو جو واقف عرفان نبی ہے

بخشایش امت کے رہے ملتجی حق سے　　یہہ منت پیغمبر و احسان نبی ہے
محبوب خدا پر ہے فدا ہر دل شیدا　　ہر عاشق جان باز ہی قربان نبی ہے
گو مین ہون برا پر نہ برائی کا خطر ہے　　آخر مین مرا ہاتھہ ہے دامان نبی ہے

عالم مین چمکتا ہے سخن نعت نبی کا
کیا ثاقب مدّاح ثناخوان نبی ہے

حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی آبائہ الاکرام و اولادہ العظام نے فرمایا صحیح سنایا جب خالق اکبر نے پایا خلق کو اپنی طاعت مین عاجز و ناتوان تو چاہا کہ کیا جاوے تعلیم کا سامان چنانچہ خلاق کونین نے اوس مین اک ہمجنس پیدا کیا اور اوسکو مستعذب رحمت و رافت دیا پیغمبر صادق بنایا حق کہنے کو ناطق فرمایا اور اوسکی اطاعت کو اپنی اطاعت بتلائی اور اپنی موافقت کو اوسکی موافقت جتلائی اور یہہ باتین کہین اَطِیعُ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ انتہی کلام الامام علیہ السلام پس وجود ذات نبی اور شمائل صفات صفی رحمت ہی مومنون کو بالفعل جملہ انسانون کو بالقوت ہے اگر کوئی بوجہہ انکار یا استکبار کے بند شقاوت و ضلالت و حرمان و خذلان مین پہنس جائے تو اوس سے رحمت زیان نہ اوٹہائے جیسے کہ کوئی اپنے موہنہ پر پردہ ظلمت ڈالے اور اوس سے موہنہ کو نہ نکالے تو آفتاب عالمتاب سے نور نہ پائے نور آفتاب جہانتاب مین کچھہ خلل نہ آئے بعضے رحمت کو بالفعل کہتے ہین اور اس صراحت مین رہتے ہین کہ مومن کو رحمت ہدایت ہی منافق کو امان قتل اور کافر کو تاخیر عذاب و رحمت ہی سبحان اللہ آپکا کیسا رتبہ اعلے ہے کہ وہ سب سے نرالا ہے آپکی کیسی برتری ہے کہ ہر سو اوسکی جلوہ گری ہے۔

ہمیشہ ہر طرف جلوہ رہیگا نور احمد کا　　بنایا اوسکو مظہر حق نے اپنی ذات سرمد کا

محیط حسن قدرت ہوگئی جلوہ گری اوسکی
ظہور کن ہوا محدود اوسکے نور بیحد کا
نہ کرتا گر شہ لولاک رنگین قصر عالم کو
نہوتا آسمانی رنگ اس سقف زبرجد کا
ہوا ایجاد کل خوش آمد امداد احمدؐ سے
خوش آمد آفرینش مین نشان اوسکی خوشامد کا
حواس خمسہ کو بتلائی اوسنی چال حکمت کی
عقول عشرہ نے اوس سے ہی پہلین سیکھا ہی ابجد کا
وہ جزبندی مین کرتا ہی غلط ارکان کی صحت
بکھر جاتا ہے شیرازہ جو اجزائے مجلد کا
ہوا ثابت کہ در پردہ احد ہی شان احمدؐ مین
عجب رتبہ صفات حق مین ہے ذات محمدؐ کا
کہان نقش احد مین دیکھتے موسی تجلی کو
نہ بنتا نقطہ بیضا اگر یہہ میم احمدؐ کا
جہان مین اوسکی یکتائی عزیز جان نہ کیون ہوتی
کہ رہتا ہے تعلق جسم مین روح مجرد کا
ملائک التجا سے اوسکی کرتے تھے قدمبوسی
نہ بیٹھے بیٹھی لجاجت ڈھنگ تھا طرفہ خوشامد کا
یہہ مضمون قامت بیسایہ کا موزون ہوا الاہی
وہ جو ظل خدا تھا اسلیے سایہ نہ تھا قد کا
خدا کیونکر نہ رہتا سایہ جسم پاک سے اوسکو
کہ تھا ہمسایہ ذات خدا سایہ محمدؐ کا
کیے اللہ نے مہمان نوازی کی بہت سامان
ہوا جب عرش پر غل شاہ دین کی آمد آمد کا
ہوئے زیبا منقش بیل بوٹے چرخ اخضر کے
ہمیشہ صانع مطلق نے چھاپا اوسکی مسند کا
شفاعت اوسکی امت پائیگی بے کسر محشر مین
نہ اوسمین عدول کچھہ ہوگا نہوگا مسئلہ رد کا
حصار حفظ نام پاک ہی امن خلایق کو
وہی رہتا ہے پشتیبان سکندر کی حصین سد کا
دل مہجور مین ہجرت کا اوسکی داغ رہتا ہے
نہین بیجا ہوا کعبہ مین رہنا سنگ اسود کا
ترا بحر کرم ای سید عالم ہے پر گوہر
کہ ہر غواص کو ملتا ہے موتی اوسکی مقصد کا
نہین کوئی ترا ثانی تو ہے محبوب لاثانی
حسینون مین تو یکتا ہی حسین ہی حسن بیحد کا
رخ زیبا کے پرتو سے ہی خورشید فلک روشن
شعاع شمس بھی عکس شعاعی ہی تری خد کا

کہان خال سیہ تہا مصحفِ روئے مبارک پر
بلالِ مدح خوان ناظر تہا قرآن مجلد کا

ستارون ہی تری پاپوش کے تارے چمکتی تہی
فلک پابوس تہا تیرے قدم تہا فرق فرقد کا

نکالا محبس سینہ سے دل کو عشق نے تیرے
مبارک ہو رہا ہونا مری قلب مقیّد کا

نہین باقی رہی اب انتہا جوش تعشق کی
نہ ہوگا جذبۂ بیحد مین مستوجب کسی حد کا

شہنشاہِ دو عالم افتخار خاندان ہی تو
دوبارا رتبۂ اعلا ہوا تیرے اب وجد کا

ترے ہی نام نامی سے گرامی اسم آدم ہی
ہوا تو باعث اعزاز اپنے جدّا مجد کا

اگر اکدم کو ہو جائے تلطف بذل کا تیری
اوٹہائین پہر تو ہم لطف ابد عیشِ مخلّد کا

مخالف تیری ہر فرمان کا نافرمان یزدان ہی
موافق امر قادر ہی ترے حکم مؤکّد کا

اعانت سی ترے پہونچیگا گرگ نفس پر قابو
بہت دشوار مجکو پہانسنا ہے دام مین دد کا

ترا دین متین ایمن ہے بیدینونکی حجت سے
نہ خوف فتنۂ ملحد نہ خطرہ شرِّ مرتد کا

مرے اعمالنامہ مین عبارت ہی گناہون کی
تری اصلاح سے اوسپر کہنچیگا خط قلمزد کا

حسابِ عاصیان تیری شفاعت سی جو طے ہوگا
تو پہر کیا خوف مجکو فرد عصیان کی کسی مد کا

ترحم کیجیئے یا رحمۃ العالمین مجہ پر
پریشان حالی و درماندگی مین ہی الم حد کا

اگر بخت رسا پہونچائیگا مجکو مدینہ مین
تو مین ممنون ہونگا اوسکی اک احسان بیحد کا

تمنا ہے کہ تیری آستانے پر جبین رگڑون
رہون جاروب کش آنکہونسی اپنی تیری مرقد کا

مزار پاک تیرا ہی علیلون کا شفاخانہ
جہان مین نام ہی اکسیر اعظم خاکِ مرقد کا

در اقدس تری روضہ کا محراب عبادت ہی
نہین ہی گنبد چرخ برین ہمشان گنبد کا

تری روضہ کا برج خوشنما ملجا و ماوا ہے
سوا اوسکی بہلا کیا کسی برج مشید کا

اوڑائیگی صبا گر خاک میری دشت یثرب مین
مرکب نور سی ہوگا غبارہ خاک مفرد کا

بسان نجم ثاقب ہوگیا ثاقب دل ثاقب
عجب پرتو فزا لمحہ ہوا اوصاف احمدؐ کا

حق سبحانہ نے نام پاک صاحب لولاک کو نُورٌ و سِرَاجٌ مُّنِیْرٌ فرمایا اور اوس کے قرب اصول نے رخ پر تنویر پایا اور حضور کے جمال جہان آرا اور کمال جان افزا سے سائر بصائر نورانی ہوئین اور اونکی تصدیقات بہ ارشاد ربانی ہوئین قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۔ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا خدا بوقت ندا کس محبت و پیار سے اور کس عطوفت و اسرار سے حضرت کو يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ۔ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فرماتا ہے اور نبیون کا نام یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ ذکر مین لاتا ہے اس لطف و مہربانی فیضان و قدردانی کو اصحاب ذوق و ارباب شوق خوب جانتے ہین اور سرشاران بادۂ محبت و دانایان افادۂ شفقت پہچانتے ہین۔

اے دوست ہی جو مرتبہ اوس باوقار کا
رتبہ کہان ہے وہ کسی عالی تبار کا

اللہ جل علیٰ قرآن مین نہایت تعظیم سے لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۔ فرماتا ہے یعنی باتفاق جمہور مفسرین غایت تکریم سے جناب نبی کریم کی قسم کہاتا ہے اس لیے ہمکو جایز ہے اور صریح یہہ امر فایز ہے کہ ہم حیات نبی کا حلف اوٹہائین اور اونکی البقا کی قسم کہائین اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالے نے کہا ہے یہہ بجا کہ جو کوئی جھوٹی قسم حیات شفیع امم کی کہائے تو اوس پر کفارہ واجب آئے اللہ تعالے نے اور کسی نبی کی قسم اپنی کسی کتاب معظم مین نہین کہائی مگر آپکی یہہ تعظیم فرمائی کہ سورہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ فرمایا اور آپکا مرتبہ بڑہایا اسکے سوا خدا نے ایسی قسمین کہائین کہ جن مین آپ کی

فضیلتیں پائیں کلام مبین یعنی سورۂ یٰسین مصداق صراط مستقیم رسول رب العالمین کا ہے اور علی الاطلاق وثوق دین سید المرسلین کا ہے یہہ محبت و شفقت خداوندی ہے کہ سورۂ طٰہٰ مین اعزاز و اکرام نبی ہے جبکہ حضرت نے طاعت و عبادت مین بہت تکلیفین پائین اور سختیان اوٹہائین کہ عبادت مین کہڑے رہنے سے پاہاے مبارک ورم لاتے تہے اور کبھی آپ ایک پانو سے کہڑے رہجاتے تہے تب سورہ طٰہٰ پہر تشفی رسول خدا نازل ہوئی انکو اوس سے تسکین حاصل ہوئی یٰسین و طٰہٰ اسماے شریف نبی کبریا سے ہین یہہ افضال غیر الوار الطاف خداے ذو العلی سے ہین منشور تعظیم و تکریم رسالت پناہی بشان عظیم یہہ آیت کریمہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہے تحقیق خدا اور فرشتگان کبریا درود بہیجتے ہین نبی پا صفا پر اے لوگو جو ایمان لاے ہو درود بہیجو رسول رب العلی پر اور سلام کہو سلام کہنا غرض یہہ ہے مدعا کہ خدا سے دعا کرو اور پروردگار سے چاہو کہ درود بہیج اور وہ رحمت بہیجتا ہے اپنی نبی پر المختصر تم قدرت و طاقت ایسی نہین رکہتے کہ اونپر درود بہیج سکو تم اوسکے مرتبہ اور منزلت کو نہین جانتے اور اوسکی قدر اور رفعت کو نہین پہچانتے خدا جانتا ہے خوب پہچانتا ہے

عجب رتبہ کیا اللہ نے شاہ رسالت کا
سوائی حق نہین واقف کوئی اوسکی جلالت کا

ذکر شریف محبوب خدا اشرف انبیا محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا کا کتب معظمہ سابقہ مین بسیاری اور بیان لطیف محبت پروردگار نسبت احمد مختار بمصداق مَنْ اَحَبَّ اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے صحایف محتشمہ ماضیہ مین بیشمار ہین ہرچند کہ یہود و نصاری شناسائی حالات نبی الوری بخوبی ستہے اور بمطالعہ توریت و انجیل دانا ہے صفات سید الانبیا باسلوبی ستہے اور ہمیشہ بامید سعادت ملازمت حضرت علیہ التحیۃ کے مقیم مدینہ

رکہہ سب حال لکہتے تہے اور منتظر طلوع کوکب دولت خدمت پیغمبر آخر الزمان کے رہتے تہے
اور اپنے بیٹون کو یہہ وصیت کرتے تہے کہ ہمارا اسلام پیغمبر نیکنام کو پہونچانا اور یہہ سنانا
کہ ہم تیرے اشتیاق مین جان سے جاتے ہین اور تجہپر ایمان لاتے ہین اور حضرت
فخر رسالت کو علم الیقینی سے جانتے تہے اور بقوله تعالے یعرفونہ کما یعرفون
ابناءھم کے آپکو پہچانتے تہے مگر بزمانۂ ظہور حضور شقاوت ازلی سے مبتلائے فساد ہو
کر غبار بلا سے حسد و عناد ہوئے تکذیب رسالت کی تحریف و تغییر کتابت کی بالآخرہ محبت
دنیا و الفت ریاست مین پہنسے ظلمت کفر و ضلالت مین دہنسے اگرچہ تحریف ثبوت نبوت
پیغمبر کی لیکن رسالت نبی رہبر اونکی کتاب سے لائح و فائح تہی نام نامی رسول گرامی
کا زبان عبرانی مین مشفح تہا جسکو عربی مین معنا محمدؐ کہا عبد اللہ بن سلام اشراف و احبار
یہود مین سے بہت نیکنام تہے اور وہ اولاد حضرت یوسف علیہ السلام تہے وہ مدینہ
مین مشتاق لقائے محبوب خدا رہتے تہے اور حالات توریت کے سبب سے کہتے
تہے جب حضور داخل مدینہ ہوئے تو وہ مشرف ملازمت حضرت باقرینہ ہوئے اونسے
حضرت نے یہہ کہا کہ تو ہے ابن سلام عالم یثرب کا اونہون نے کہا کہ ہان آپنے اونکو دی
قسم یزدان اور یہہ فرمایا کہ آیا تو نے توریت مین میری صفت کو پایا کہا نعم گواہی دیتا ہون
کہ تو ہے رسول خداوند عالم تو بحکم خدا سب پر غالب بقدرت رفیع رہیگا اور دین تیرا سب ادیان کا
ناسخ رہیگا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ یہہ بات سرور کائنات سے سنی ہے کہ جب خدائے
عزوعلا نے حضرت موسی پر توریت کو نازل فرمایا تو اونہون نے اوس مین اس امت کے
اوصاف کو پایا عرض کیا کہ ای بار خدایا یہہ امت مجکو عطا فرما حکم ہوا کہ تو اس امت کو نہین
پا سکتا ہے یہہ امت محمد مصطفے کی ہے پہر یہہ گذارش کی کہ یا الہی مجکو اس امت مین

داخل کرنا کہ مین ہون اس امت کی صفتون سے بہرہ ور خدا نے کہا کہ ای موسیٰ مین نے تجکو رسالت دی اپنی ہم کلامی کی اجازت دی حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین راضی ہوا یوحنا حواری انجیل مین مسیح سے راوی ہے اور اوسپر حاوی ہے کہ مسیح نے کہا کہ مین اپنے باپ سے طلب کرتا ہون تمہارے لئے فارقلیط دوسرا تاکہ تمہارے ساتھ ثابت رہے ہمیشہ تک اور وہ روح حق ہے بیشک اور وہ گواہی دیتا ہے میری اور مین گواہی دیتا ہون اوسکی صفات کی اگر تم مجکو دوست رکھتے ہو تو قبول کرو اور پابند میری وصیت کے رہو بعض نصاری نے فارقلیط کو بمعنی مخلص کے تفسیر کیا ہے اور بعض نے بمعنی حامد کے تحریر کیا ہے اگر معنی مخلص پر اتفاق کیا جاتا ہے تو رسول ہونا لازم آتا ہے کسلیئے کہ وہ واسطے خلاصی عالم کے بہیجا جاتا ہے اگر معنی حامد پر تنزل کیا جائے تو کون لفظ قریب ترجمہ کے اس سے مناسب آئے پس ہر آئینہ فارقلیط رسول کبریا ہے نہ ذات خدا ہے ایک فارقلیط کا جانا اور دوسرے کا آنا صریح شہادت رسالت مصطفیٰ ہے اور صحیح اشارت نبوت نبی الوریٰ ہے اللہ تعالے نے حضرت علیہ التحیتہ کو انجیل مین وحی فرمایا یعنی یہہ حکم تاکیدی تہا کہ ای عیسیٰ محمد کی تصدیق کر اور ایمان لا اوسپر اپنی امت سے کہو کہ جو زمانہ محمدؐ مین ہو وہ اوسپر ایمان لائے تاکہ نجات پائے اگر محمد عربی پیدا نہ ہوتا تو آدم ہویدا نہوتا جبکہ خدا نے عرش کو بنایا اوس نے قرار نپایا اوس پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ رقم فرمایا وہ اپنے اضطراب سے تسکین مین آیا ابو امامہ باہلی اور ہشام بن العاص اموی سے روایت مین آیا کہ ہرقل قیصر روم نے رات مین ہمکو اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق کلان زرین منگایا اوس مین خانہای صغیر تھے اور اون خانون کے دروازے اصغر لپذیر تھے ہرقل نے اوس صندوق کو

کہولا اور ایک خانہ سے پارچہ حریر سیاہ نکالکر بولا کہ یہہ ہیکل نیک پیغمبر خوش چشم بزرگ سرین دراز گردن گیسوہائے بافتہ آدم علیہ السلام بہترین زمین کی ہے اور دوسرا خانہ کہولکر حریر سیاہ پر ہیکل سفید رخ چشم خوش سطبر سر نکالی اور کہا کہ یہہ نقشہ حضرت نوح پیغمبر والی اچہی چلن کی ہی پہر اور در خانہ وا کیا اور پارچہ حریر پر ہیکل سفید رو کا نشان دیا اور پوچہا کہ یہہ کسکی شبیہ ہی ہم نے کہا کہ یہہ ہیکل خوشتر محمد نبی آخر الزمان احمد فخر مرسلان کی ہے تشبیہ ہی جبن اس شبیہ با صفا کو دیکہا اوسنی شبیہ محمد مصطفےٰ کو دیکہا اس صندوق مین نقشہ دیگر پیغمبران کی ہین یعنی ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان وغیرہم عالیشانکی ہین ہم نی پوچہا کہ یہہ کہان سی آئین کیونکر پائین اوسنی کہا کہ آدم علیہ السلام نے خدا سے دیکہنی چاہین خدا نی یہہ صورتین انبیا علیہ السلام اولاد آدم کی دکہلائین جب پاس آدم کے آئین تو آدم نے اپنے خزانہ مین محفوظ فرمائین ذوالقرنین نے مغرب شمس سے پائین اونہون نے سپرد دانیال فرمائین زبور مین آیا اوسکو صحیح پایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام بحضور پروردگار تمام گریان ہوئی اور خدای جل وعلے اسی خواہان ہوئے کہ یارب بہیجدے آفرینندہ سنت کو دفع کنندہ بدعت کو تاکہ لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے نہ خدا کا پسر ہے یہہ واقعہ قبل وقوع حالات مسیح اور پیشتر ظہور ذات نبی فصیح واقع ہوا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو یہہ ساطع ہوا کہ لوگ الوہیت کا دعوے کرینگے کفر مین مرینگے پس اس دعا سے نہ اور مراد داؤد سے حرف ذات محمدی مقصود ہے اور یہہ بہی ذکر داؤد علیہ السلام مین آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو راستی و درستی کردار و گفتار مین برگزیدہ پایا اور خدا نے اوس کی امت کو برگزیدہ کیا اور علم نصرت دیا وہ تسبیح کرتے ہین خواب گاہون مین اور تکبیر کہتے ہین بآواز بلند ترا ہوتے ہین اور اون کے ہاتون مین تلوارین

تیز ہین خون ریز ہین تاکہ خدا کے لیئے اون اشقون سے جو عبادت نہین کرتے اور اطاعت مین قدم نہین دہرتے انتقام لین تاکہ وہ نہ پہر نافرمانی کا نام لین جیسے کہ کتب ثلاثہ توریت و انجیل و زبور مین اوصاف محمدؐ عربی مذکور ہین ویسی ہی صحف دیگر انبیا مین صفات احمدؐ ہاشمی مسطور ہین صحیفہ حضرت آدمؑ ابو الانبیا مین خدا نے کہا کہ مین خداوند مکہ ہون مالک خانہ کعبہ ہون وہان کے لوگ میرے ہمسایہ ہین اور اوس مین داخل ہونیوالے میرے مہمان بلند پایہ ہین جس نے کعبہ کی نظارت کی اوس نے گویا میری زیارت کی مین اوسکو سپرد ابراہیمؑ تیرے فرزند ارجمند کے کرونگا اور یہہ کام اوسکی ذمہ دہرونگا کہ وہ تعمیر اوسکی کرے اور آب چشمۂ زمزم سے بہرے اوسکو بہت نامی فرماؤن گا اور تیری پسر نیک سیر محمدؐ سرور مرسلان خاتم پیغمبران کو سب سی زیادہ گرامی بناؤنگا خداوند کریم نے صحیفہ ابراہیمؑ مین فرمایا کہ اے خلیل خدا تیری دعا کو بحق اسمٰعیل قبولیت مین لایا مستجاب الدعوات اوس کی نسل کو فایز برکات کریگا اور اوسکے پسر معظم باصفات یعنی محمدؐ مکرم سید السادات سی تیری دل اکمل مین خوشی بہریگا ذات احمدؐی محتشم ہوگی امت محمدؐی بہترین امم ہوگی اوسکی موافقت سے خوش پروردگار ہوگا اور اوسکی مخالفت سی خدا بیزار ہوگا جو اوسپر ایمان لائیگا نجات پائیگا ورنہ وہ دوزخ پر عتاب مین جائیگا سخت عذاب اوٹہائیگا خدا صحف شعیا پیغمبر علیہ السلام مین ذکر محمدؐ خیر الانام کا فرماتا ہے کہ مجکو اپنا بندہ سرافگندہ بہاتا ہے مین اپنی روح کا اوسپر افاضہ کرتا ہون اور نزول وحی کا اوس مین افادہ بہرتا ہون مین اوسکو وہ چیز عطا فرماؤن گا کہ جو کسیکو نہ بتلاؤنگا احمدؐ حمد احد تازہ کرتا ہے اور وہ اللہ سے بے اندازہ ڈرتا ہے وہ نور الہٰی ہے شان کبریائی ہے۔

شان یزدان نہ اگر احمد ذیشان ہوتا		مظہر جلوۂ اللہ نہ انسان ہوتا

حسن انصاف سی پاتا نہ تجمل خوبی
گر جہاں مین نہ جلوس شہ خوبان ہوتا

مجھکو کر دیتے اگر جلد فنا فی المعشوق
حضرت عشق بہت آپ کا احسان ہوتا

حیف نکلا نہین ادمان وخیال محبوب
خوب ہوتا جو بر آمد مرا ارمان ہوتا

لوگ کہتے ہے مجھے شوریدۂ وحشت انگیز
جذبۂ شوق مین گر چاک گریبان ہوتا

گر نہ سامان کرم رحمت عالم کرتا
پھر کہین بے سر و سامان کا سامان ہوتا

آپ گر دعوت اسلام نہ کرتے مولے
کن فکان مین کوئی کافر نہ مسلمان ہوتا

مین اگر امت احمدؐ مین نہ ہوتا ثاقب
حشر مین کون مرا شافع عصیان ہوتا

معجزات مصطفے تحریر ہوتے ہین یہان
خامۂ معجز رقم تسطیر کو مامور ہے

معجزہ بمعنی عاجز کنندہ لغوی ہے خرق عادت نبی ہے اور جو غیر نبی خرق عادت دکہلاوے وہ کرامت ہے اور جو عوام مومنان صالحان سے ظاہر ہو وہ معونت ہے اور جو فاسقان و کافران سے وقوع مین آئے اوسکو استدراج کہتے ہین اور طلبا اوسکے محتاج مایحتاج رہتے ہین جمیع انبیا علیہ السلام والا مقام کے معجزات ہین مگر سید السادات کے بہت معجزات بابرکات ہین حدیثون مین آیا بہت راویون نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب نے انگشت ہائے مبارک کو ظرف آب مین رکہا اوسنے پانی مثل چشمہ ہائے بارانی کے جاری ہوا لوگون نے پیا اوس سے سیکڑون نے وضو کیا جانورون کو پلایا حضرت نے یہہ معجزہ دکہلایا آپ جیسے روحانیت مین تکمیل کنندہ ارواح ہین ویسے ہی جسمانیت مین پرورندہ اشباح ہین —

بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جابر نے بزمانہ غزوہ خندق اپنی بی بی سے یہ حکایت کی کہ سخت آثار گرسنگی کے روئے مبارک محمدؐ ہاشمی سے پیدا ہین طول اونکے شکم پہ ہین آیا تیرے پاس کچھ کہانیکو ہے دولت دین پانے کو ہے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ نہین رہا اک صاع جو کے سوا جابر نے بزغالہ ذبح کیا اوس نے آرد جو پیس دیا جابر نے گوشت بزغالہ پکایا اور اوس سے آرد جو چہنوایا اور حضرت سے جا کر کہا کہ اے شمس دوسرا شمس عرب آپ کے کہانیکو گوشت بزغالہ پکا ہے اور میری بی بی نے آرد جو پکایا ہے آپ میری غریب خانہ پر تشریف شریف ارزانی فرمائین شرف مہمانی سے فخر میرا بڑہائین آپ بخانہ جابر تشریف لائے ہزار آدمی آپکے ساتھ آئے جابر نے دیگ و خمیر پیش رسول قدیر پیش کیا آپنے آب دہن اپنا اوس مین ڈالدیا دعائے خیر فرمائی اوس مین ایسی برکت آئی کہ سب نے سیر ہوکر کہایا او جوش دیگ بدستور پایا جیسے انسانات مسخر و منقاد دین و شریعت رسول حق ہین ویسے ہی تسخیر و انقیاد و طاعت مین حیوانات مطلق ہین خداوند بے نیاز نے بطریق اعجاز حیوانات کو مطیع سرور کائنات کیا اور اصحاب تحقیق و ارباب تدقیق نے کہا کہ سید السادات علیہ التحیات مبعوث بکافہ مخلوقات حیوانات و نباتات و جمادات سے ہین مگر وہ حیوانات لایعقل ہونیکے ہونے و لاشعوری و امر و نہی کے خارج دائرہ تکلیفات سے ہین پس حضرت حیوانات پر حاوی ہین۔ انس بن مالک راوی ہین کہ اہل بیت انصار مین اک شتر بار بردار آب تہا مگر سرکشی سے خراب تہا لوگ حضرت کے پاس آئے آپنے بہت اوداس پائے اونہون نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا اونٹ ہمارا بار آب نہین اوٹہاتا کوئی اوسکی پشت پر

بوجہ رکھنے نہین پاتا وہ سرکشی کرتا ہے نہایت سختی سے قدم دہرتا ہے ہم پیاس سے مرجاتے
ہین پانی نہین پاسکتے ہین درختان ہمارے محتاج آب ہین خشکی سے خراب ہین آپ معہ اپنے
اصحاب کے باغ مین قدم رنجہ فرمایا شتر کو گوشہ مین بیٹھا پایا آپنے اوسکے پاس جانے کا ارادہ
کیا لوگون نے بہیرا اصرار زیادہ کیا کہ آپ اوسکے پاس نجائین ہم ڈرتے ہین کہ شاید
آپ اوس سے گزند اوٹھائین وہ مانند سگ گزندہ کے ہے ہمکو نہ اوس سے امید خیر بندہ
کی ہے آپنے فرمایا کہ بعنایت کبریا وہ مجکو ضرر نہ پہونچا سکیگا بلکہ وہ مطیع ہوجائیگا شتر آپکو دیکھتے
ہی کھڑا ہوگیا سر بسجدہ ہوکر رتبہ مین بڑا ہوگیا حضرت نے اوسکو موے پیشانی اوسکی پکڑ لیا ہاتہ بہت
خوب جکڑا اصحاب با صفا نے کہا کہ اے رسول خدا یہہ حیوان نادان آپکو سجدہ کرتا ہے
ہمکو روا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین نہ کسی سے ڈرین حضرت نے کہا کہ اگر روا ہوتا کہ سجدہ
بشر بشر کو سزاوار ہوتا تو ضرور یہہ امر میرا اصرار ہوتا کہ زوجہ اپنے شوہر کے آگے سجدہ مین
پڑے کہ حقوق شوہر زوجہ پر بہت بڑے ہین اک شتر آپکے پاس آیا اوس نے پیش سرور
زمین پر اپنا سر جھکایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا مین شکایتاً یہہ کہتا ہون کہ مین جس
قوم مین رہتا ہون اوسکے لوگ بلا نماز پڑہے سو رہتے ہین باہم نہ کچھہ کہتے ہین مین ڈرتا
ہون خوف مین مرتا ہون کہ خدا عذاب فرمائے وہ بلا مجھپر بھی آجائے آپ نے
اوس قوم کو بلا کر ڈرایا اوسکو خوف خدا آیا — انس نے یہہ صاف کہدیا کہ باغ مین
آپکو بکری نے سجدہ کیا حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے رسول خدا جب
حیوان کو سجدہ کرنا روا ہے تو ہم کو زیادہ تر زیبا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین
آپنے فرمایا کہ یہہ حکم خدا آیا کہ بشر پیش بشر سر دہرین — احادیث صحیح مین وارد
ہے یہہ حدیث ابی سعید خدری شاہد ہے کہ ایک بہڑہ نے بکری کو پکڑا خوشی

مین اکڑا چرواہے نے اوس سے بکرے کو چھوڑایا اوسکو نہایت طیش آیا اور وہ بعادت سباعی و بقاعدہ افعائی اپنے دم پر بیٹھا اور راعی سے بہت اینٹھا اور یہہ کہا اے بندۂ خدا او نادان مطلق سے نہ ڈرا جو رزاق نے مجکو دیا وہ تو نے مجھسے چھین لیا راعی متعجب ہوا اور یہہ کہا کہ تو مثل انسانون کے کلام کرتا ہے مجھکو باستعجاب عام دہرتا ہے وہ بولا اور اس بھید کو اوسنے کھولا کہ مین اسلیئے کلام کرتا ہون اور اس خبر سے لوگون کے کان بھرتا ہون کہ یثرب مین محمدؐ باشرف باخبار سلف خبر دیتے ہین مگر لوگ نہین لیتے ہین راعی مشتاق لقائے رسالت پناہی ہوا اور اوس بکری کو ساتھ لیکر بسوئے مدینہ راہی ہوا جب سفر تمام ہوا تو مدینہ اوس کا مقام ہوا اوس نے بکری کو ایک گوشہ مین چھوڑا اور منہ اپنا بجانب حضرت موڑا جب مستفیض خدمت بابرکت ہوا تب اوسنے سب حال کہا جسوقت حضرت نے لوگون کا مجمع پایا تب راعی سے فرمایا کہ جو تو نے دیکھا ہے اوسکو بتلا دے اور جو سنا ہے وہی سنا دے اوس نے سب حال کہا لوگون کو باور ہوا

ایک اعرابی بنی سلیم بحضور نبی کریم حاضر آیا اور ایک سوسمار خوش گفتار اپنی آستین مین لایا اور اوسنے کہا کہ قسم ہے لات وعزّیٰ کی جبتک یہہ سوسمار اسلام نہ پائیگا تب تک یہہ اعرابی ایمان نہ لائیگا آپنے فرمایا یَا ضَبُّ اوسنے بزبان فصیح و بلسان بلیغ یہہ سنایا کہ یا حبیب رب لبیک وسعدیک پھر حضرت نے یہہ ارشاد کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ جو عالم کو مخلوقات سے بھرتا ہے خالق زمین و آسمان ہے رزّاق دو جہان ہے جنت مین اوسکی رحمت ہے دوزخ مین اوسکے عذاب کی زحمت ہے پھر آپنے پوچھا مین کون ہون اوسنے کہا کہ مین شاہد نبوت صاحب المعون ہون کہ آپ سید المرسلین خاتم النبیین ہین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ہین ہیں

وہ اعرابی ایمان لایا اوسنے مرتبۂ اسلامی پایا۔ ابونعیم نے ام سلیم سے روایت کی یعنی یہہ شرح حکایت کی کہ حضرت نے ایک روز صحرا مین گشت فرمائی آپکو تین بار آواز ہاتف آئی آپنے نظر فیض اثر کو دوڑایا یہہ قضیہ پایا کہ ایک ہرنی دل شکستہ ہو پارچہ مین بستہ ہے آپنے کہا کیا ہے تیرا مدعا اوس نے عرض کیا کہ یا رسول کبریا کہ اس اعرابی نے مجھکو پکڑا ہے کپڑے مین خوب جکڑا ہے میرے دو بچے بھوکے ہین پیاس سے اونکے لب سوکھے ہین اگر مین رہائی پاؤن تو مین اپنے بچون کو دودھ پلاکر واپس آؤن حضرت نے فرمایا کہ یہہ آیا تیرے دل مین سچ آیا اوسنے بہت نیایش کی اور یہہ گذارش کی کہ اگر مین واپس نہ آؤن تو عذاب پاؤن پس آپنے اوس سے عہد لیا پھر اوسکو رہا کیا وہ وہان سے چلی گئی اور اپنے بچون کو دودھ پلاتی رہی جب اوس نے فراغت پائی تو فوراً بخدمت حضرت واپس بعجلت آئی جب حضرت نے اوسکو باندہ کر اطمینان پایا تو وہ اعرابی خواب سے بیدار ہو کر ہوش مین آیا اوس نے حضرت سے التماس کی کہ ہمتنے مجھسے کس چیز کی آس کی آپ نے کہا کہ اس ہرنی کو کر رہا اوسنے ہرنی چھوڑی وہ چھوٹتے ہی صحرا مین دوڑی بد فالی سے نہ مردہ ہوئی خوشحالی سے رم خوردہ ہوئی جولانیون مین رہتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتی تھی۔ ابن عساکر نے کہا کہ جب رسول خدا خیبر مین فتحیاب ہوئے تو ایک خر سے یہہ سوال و جواب ہوئی آپنے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اوس نے عرض کیا کہ یزید بن شہاب مشہور نام ہے نسل جد سے ساٹھ حمار تھے انبیا اون کے سوار تھے سوائے نبی کوئی سوار نہ ہوا اور کسیکو برائے سواری حکم پروردگار نہوا یہہ امر اتفاقی ہے

کہ سوا اس عاجز کے نہ کوئی باقی ہے اب سوا آپ کے نہ کوئی نبی ہے مجھکو امید قوی ہے کہ آپ سوار ہوں باعث افتخار ہوں پہلے آپ سے ایک یہودی کے پاس تہا گرسنگی سے ہراس تہا وہ لغزش سے ڈرتا تہا سواری نکرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ مین نے یہہ مناسب پایا کہ تیرا نام یعفور رکہا جائے تجکو مفخر یعفور رکہا جائے جب باوجود طلب احضار مین تاخیر کرتا تہا تو یہہ گدہا اوسکے دروازہ پر جاکر یہہ تدبیر کرتا تہا کہ اپنے سر کو در پر ٹکراتا تہا گویا یون شور مچاتا تہا جب مالک خانہ باہر آتا تہا تو اوسکو اشارۃً یہہ سمجہاتا تہا کہ رسول خدا تجھکو بلاتے ہین تیرے احضار کی تاکید فرماتے ہین جب نبی الورا نے بظاہر دنیا سے انتقال فرمایا تو یعفور چاہ ابی اسلم پر آیا بجوش جزع و فزع اوس مین گرا پہر نہ پہرا — شیر مسخر سرور تہا مطیع پیغمبر تہا اک شخص لشکر سے جدا ہوا بیابان مین رسا ہوا جب اوسنے راہ نپایا تو اوسکی زبان پر ان مولا رسول اللہ آیا شیر نے اوسکو راستہ بتلادیا فوراً لشکر مین پہونچایا یہہ اعجاز نبی ہے نبی باعث اعزاز دلی ہے ایک اعرابی پاس حضرت کے آیا آپنے اوس سے فرمایا کہ تجکو کیا بہاتا ہے آیا اپنے لئے سعادت چاہتا ہے اوسنے عرض کیا کہ ای بندۂ کبریا مین کاروبار ال خود بجالاتا ہون وہ کیا نیکی ہے اوسکو مین سنا چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ یہہ شہادت ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وأن محمداً عبدہٗ ورسولہٗ تیرے لئے یہہ ہی سعادت ہے اوسنے کہا کہ اس کا کوئی گواہ ہے آپنے فرمایا کہ یہہ درخت شاہد وآگاہ ہے حضرت نے اوس درخت کو بلایا وہ بشگاف زمین پیش حضور آیا حضرت نے اوس سے تین بار شہادت چاہی اوسنے بخوبی دی گواہی پہر وہ بجاے خود مقیم مقام ہوا یہان مطلب حدیث تمام ہوا- ایک اعرابی نے

حضرت سے معجزہ چاہا آپنے اوس سے کہا کہ درخت سے کہو کہ پیش رسول خدا حاضر ہو چنانچہ درخت نے اعرابی کے کہتے ہی جنبش کی اور اوسکی رگون نے اوس سے علحدگی کی وہ درخت حضرت کے سامنے آیا اور **السلام علیک یا رسول اللہ** زبان پر لایا اعرابی بولا کہ اے مولا اس درخت کو حکم دو کہ بجائے خود قایم ہو وہ شجر بحکم پیغمبر وہان سے ٹلا بخوبی چلا اوسکو اپنی جگہہ پر قرار ہوگیا اور وہ بہ پیوستگی رہگیا بدستور ہموار ہوگیا اوس اعرابی نے حضرت کو سجدہ کرنے کا قصد کیا آپنے اوسکو اذن سجدہ کا نہ دیا وہ باذن رسول خدا آپکے دست و پا کو چومتا تہا فرط خوشی مین جہومتا تہا ایمان لایا مسلمان کہلایا۔ معتمدین نے کہا متقدمین کو معتبر رہا کہ جناب پیغمبر برائے سفر ایک شتر خوش رفتار پر شب تار مین سوار ہوئے غنودگی مین سدرہ سے دوچار ہوئے سدرہ دو نیمہ ہوا اعجاز کا خیمہ ہوا اوسکے درمیان سے بسلامتی حضور کا گذر ہوا وہ سدرۃ النبی مشتہر ہوا۔ ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور یہہ بات زبان پر لایا کہ اے حضرت مدعی رسالت ہین کیونکر جانون کہ تم رسول خدا ہو اور کیسے پہچانون کہ نبی کبریا ہو آپ نے کہا کہ اے بندہ خدا شاخ درخت خرما گواہ ہے اوس سے اطمینان حسب دلخواہ ہے جب آپنے اوس شاخ کو بولایا تو اوسکو درخت سے جدا پایا وہ زمین پر گری اوسنے شہادت دی پہر بارشاد پیغمبر اپنی جگہہ پر گئی درخت سے پیوستہ رہی اعرابی اسلام مین آیا معجزہ خیرالانام سے اوسنے ایمان پایا۔

جاءت لدعوته اشجار ساجدة   تمشی الیه علی ساق بلا قدم
کانما سطرت سطرا لما کتبت   فروعها من بدیع الخط والقلم

جب بلائے مصطفیٰ اشجار کو   سرنگون آئے بہ ساق بے قدم
راہ مین از روے تسطیر سطور   ہین بدیع الخط سے شاخین ہی قلم

جمادات مانند نباتات منقاد سرور کائنات رہے شجر و حجر مطیع
باعتقاد سید السادات رہے حجرون سے آپسے کلام کئے شجرون
نے جناب کو سلام کئے ۔
کوئی شجر و حجر ایسا نہ تہا کہ **السلام علیك یارسول الله** نہ کہتا تہا معجزات
نبی بیشمار ہین نہ قابل انحصار ہین ۔ انس سے یہہ روایت صحیح ہے کہ سنگریزون نے
دست حق پرست پر تسبیح کہی ۔ حضرت امام جعفر ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین
سلام الله علیہ اجمعین فرماتے ہین یہہ معجزہ سناتے ہین کہ ایک بار احمد مختار بیمار ہوئے
فوراً حضرت جبرئیل نمودار ہوئے طبق انگور و انار لائے رسول پروردگار کو کہلائے
اون ثمرات طیبات نے دست پاک صاحب لولاک پر تسبیح کی الله تعالے نے
اونکو برکت صریح دی ابن عباس نے کہا کہ گرد مکہ معظمہ تین ہزار ساٹہہ سو بتون کالتعداد
مثبتہ تہا جب رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے مسجد عام الفتح مین نزول اجلال فرمایا تو زبان
فیض ترجمان پر **جاء الحق وزهق الباطل** آیا اگرچہ ہنوز اشارے آپ کے اوس طرف کو
نہ پہرے مگر بتان سنگدلان خود بخود اوندہے گرے معیقیب یمانی راوی ہین عجیب
واقعہ صبئی کلامی کے حاوی ہین کہ مین نے حجۃ الوداع مین حج کیا اور خانہ نبوت کاشانہ
مین حاضر ہوکر فیضان لیا ایک شخص قبیلہ یمامہ کا آیا اور ولد زائیدہ یکروزہ کو لایا آپنے
فرمایا **من انا** اوس ولد نے بتلایا **انت محمد رسول الله علیه
التحیة والثنا** حضرت نے **صدقت بارك الله فیك** کہا وہ خاموش
رہا پہر اپنی جوانی تک کلام نہ کرسکا آپنے اوسکا نام مبارک الیمامہ کہا بیان شفائے
علیل واحیائے موتے بے قال وقیل ہی یہہ دلیل معجزۂ نبی جلیل ہی کہ اکثر بیماران طبع نارسا

باعجاز مصطفے شفا پاتے تھے اور مردگان جانبازہ باذن سبحان بے بنارہ زندہ ہوجاتے
تھے - ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نے حضرت سے یہہ شکایت کی
کہ میرا پسر مرض جنون مین مبتلا ہے سخت گرفتار بلا ہی کوئی چیز اوسکو کاٹتی ہی ہر دم چپاٹتی ہی آپنے
اوس مریض کے سینہ پر مسح فرمایا اوسکے شکم سے قے مین ایک سگ بچہ سیاہ باہر
آیا - جنگ احدمین قتادہ بن النعمان کی آنکھہ پر زخم آیا اونہون نے اوس آنکھہ کو اپنی
رخسار پر لٹکتا پایا قتادہ حضرت ختم الرسالت کی خدمت بابرکت مین حاضر آئے اور
یہہ عرضداشت لائے کہ یا رسول اللہ مین اپنی بی بی کو بہت چاہتا ہون اور اپنی
یہہ حالت پاتا ہون ڈرتا ہون کہ شاید مین اوسکو مکروہ نظر آؤن اپنی قدر سے جاؤن
حضرت نے اوس آنکھہ کو اپنے دست حق پرست مین لیا اور اوسکو حلقہ چشم مین
رکھدیا اور یہہ دعا کی کہ یارب اس چشم کو مجلی فرما خدا نے قبول فرمائی دعا وہ دیدہ
پسندیدہ بہترین و بینا ہوگیا خوشترین و زیبا ہوگیا احیائے موتے آپکی معجزات فضائل
مین ہے - بیہقی سے یہہ روایت دلائل مین ہے کہ آپنے ایک شخص سے ایمان
لانے کو کہا اوسکا یہہ جواب رہا کہ جبتک دخترک مردہ کو زندہ نکردوگے اور میرے
دلکو نور معجزے سے نہ بہردوگے تب تک ایمان نہ لاؤنگا اسلام مین نہ آؤنگا آپنے فرمایا
کہ اوسکی قبر کہان ہے اوسنے بتلایا کہ اوسکا وادی مین نشان ہے جناب نبوت انتساب
نے وہان جا کر دعا کی اور لڑکیکو ندا دی اوسنے کہا لبیک وسعدیک یا نبی
الورا آپ نے اوس لڑکی سے فرمایا کہ اباتو دنیا مین رہنا چاہتی ہے اوسنے
کہا کہ لا واللہ مجکو دنیا نہین بہاتی ہے مین نے دنیا سے آخرت کو بہتر پایا مجھکو
آخرت مین رہنا خوشتر آیا - ایکروز سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جابر کے مہمان ہوئے

اور عجب سامان ہوئے کہ جابر نے برائے طعام رسول خیر الانام ایک برہ ذبح کیا اونکے بڑے بیٹے نے یہہ دیکھکر اپنے چھوٹے بھائی کا گلا کاٹا اوسکی ماں نے دوڑکر اوسکو ڈانٹا وہ کوٹھے پر چڑھا وہان زمین پر گر پڑا دونون پسر جابر کے مر گئے جابر کو مغموم کر گئے جب رسول اللہ نے یہہ حادثہ جانکاہ ملاحظہ فرمایا تو حضرت کو بہت افسوس آیا مستجاب الدعوات نے جناب قاضی الحاجات مین دعا کی قادر مطلق نے اون دونون مردون کو حیات تازہ دی دونون پسر جابر کے زندہ ہو گئے حضرت خوشی کنندہ ہو گئے۔ روایت ابو نعیم مین آیا کہ جابر نے ایک بکری کو ذبح کرکے گوشت اوسکا پکایا اوسکو آگے روبرو پیش کیا حضرت نے سبکو یہہ حکم دیا کہ جو کوئی کہاوے وہ استخوان کو جمع کرتا جائے ہڈی کو توڑے نہ مروڑے جب سب لوگ کہا چکے اور استخوان حضرت کے پاس آچکے تو آپنے اونپر اپنا دست مبارک رکہا اور کچھہ پڑہا ہیولا اوس بکری کا یہہ ہیئت مجموعی بدستور طیار ہو گیا قابل پرواز و رفتار ہو گیا اور ایسے ہی پرتوے خوارق اکمل اولیا افضل الاتقیا نور دیدۂ رسول جگر گوشۂ علی و بتول علیہم السلام سید الانام غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سید محمد عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کا بمتابعت خاتم الرسالت جلوہ نما ہوا لمعہ فزا ہوا کہ اونہون نے گوشت مرغ کہایا اور استخوان مجموعی پر بنام خدا و بیاد مصطفے دست حق پرست اپنا مس فرمایا وہ مرغ خوش الحان باذن خالق دوجہان حالت حیات مین آیا اور اوسنے اپنا ہیولا پایا اگرچہ بظاہر یہہ خرق ولی ہے مگر حقیقت مین معجزۂ نبی ہے جبکہ منا مین ابوجہل وغیرہ کفار مکہ نے جناب پیغمبر سے شق القمر کو کہا اور اونکو اسپر اصرار زیادہ تر رہا تو خیر الورا اعجاز نما نے بسوئے قمر بے خطر ایک اشارہ کیا فوراً چاند کو دو پارہ کیا ہر چند کہ شق ہونا قمر کا سبکے مشاہدہ

مین آیا اور جبل حرا کو درمیان ٹکڑون کے معائنہ مین پایا لیکن کفار غوی بوجہ شقاوت ازلی ایمان نہ لائے قیاسی فقرے اوڑاے جادو بتلایا نظربندی پر قابو جتلایا خدا نے **اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر** قرآن مین فرمایا اور روایات متواترہ احادیث معتبرہ سے اسکو ثابت پایا کافرون نے آپس مین یہہ بات کہی کہ اگر ہماری نظربندی رہی تو اشخاص بیرونجات کو اس کا علم ہوگا اونہون نے اکثر آیندگان شہر و دیہات سے پوچھا سبنے بیان کیا بخوبی یہہ نشان دیا کہ ہمکو چاند کے دو ٹکڑے نظر آئے ہم نے علحدہ علحدہ فرق سے وہ ٹکڑے روشن تر پائے اس معجزہ پر مخالفین کے دو اعتراض ہین اور وہ اعتراض بالاغراض ہین اول یہہ کہ اجرام علویہ مین خرق والتیام نہین ہوتا ہے یہہ اعتراض بیہودہ و ناپسندیدہ ذی عقل کو ہوتا ہے اگرچہ مشائین اسپر نہ مائل ہوئے مگر اہل اسلام و یہود و نصاریٰ اسکے قایل ہوئے چنانچہ حکمائے انگلستان نے اسکو ثابت بیان کیا ہے اور خرق والتیام نجوم کا مثل زمین کے نشان دیا ہے — دوم یہہ کہ اگر شق القمر ہوتا تو ضرور تواریخ مین مشتہر ہوتا واضح رہے کہ تواریخ فضلی مین مشاہدہ راجہ شہر دہار واقع ممالک ہند کا تحریر ہے اور شق ہونا چاند کا اوس مین بالتفسیر ہے پنڈتون نے اوسکو معجزہ پیغمبر آخر الزمان بتلایا راجہ نے مسلمان ہو کر اپنا نام عبد اللہ جتلایا اور اکثر مقامون مین اوسوقت دن ہوگا اور دن کا ہونا قواعد ہیئات سے ممکن ہوگا اور بہت جگہہ چاند ابر و برف مین چھپا ہوگا اکثر کی نظرون سے خفا ہوگا اور نہ مثل کسوف و خسوف کے اوسکا انتظار رہتا اوسوقت مین خیال خلایق بلا علایق بیکار رہتا پس بعض کا اوس سے بیخبر رہنا اور اوس کا حال نہ کہنا موجب حجت نہین اور اکثر

تواریخ مین اوس کا نہ لکھا جانا اور لوگون کے علم مین نہ آنا باعث خفت نہین توریت مین حضرت یوشع کیلئے آفتاب کا ٹھہرایا گیا اور تواریخ مین اوس کا ذکر نہ لایا گیا اس سے قصہ روز روشن کی تکذیب لازم نہ آئی اور اوس مین کوئی تخریب قایم نہ پائی پس معجزہ محمدی پر یہ طریق اوسلے اعتراض نہین آسکتے اور خلاف اوسکے مخالفین اپنے اغراض نہین پا سکتے اور حضرت نے پیشین گوئی مین جو فرمایا لوگون نے وہی پایا حضرت نے زمانہ ہجرت مین موافق کلام اللہ کہا اوسکے مطابق لڑائی مین فارسیون کا رومیون پر غلبہ رہا کفار قریش شاد ہوکر اسپر دل نہاد ہوئے کہ فارسیان ناصواب رومیان اہل کتاب پر غالب آئے فتح و نصرت پر راغب پائے ایسے ہی ہم محمدیون پر غالب آئینگے ہرگز شکست نہ پائینگے جس روز حضرت نے بدر مین فتح پائی اوسی دن آپکے پاس وحی آئی خدا نے ابتدائے سورہ روم مین فرمایا اوسکے مطابق بعد نو سال کے رومیون نے فارسیون پر غلبہ پایا ارحم الراحمین نے کلام متین مین فرمایا اور مفسرین نے اوسکو تفاسیر مین بتلایا کہ یہودی مسلمانون پر غالب نہ آئینگے یعنی اپنے دل کے مطالب نہ پائینگے چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا خدا نے سبکو دکھلایا کہ یہودیان بنی قریظہ و بنی نضیر اور بنی قینقاع و خیبری مسلمانون سے مغلوب ہوئے نہایت محجوب ہوئے بخاری و مسلم مین آیا رسول کبریا نے فرمایا کہ ملک حجاز مین آتش پر شرر قبل محشر پیدا ہوگی اور اعناق الابل یعنی پہاڑیون مین بصریکے ہویدا ہوگی چنانچہ سنہ ۶۵۴ ہجری مین وہ آگ زمین متصلہ مدینہ مین معلوم ہوئی اور وہ آگ مدت تک روشن رہکر معدوم ہوئی اسیوقت مین قطب الدین قسطلانی نے جمل الایجاز مین اوسکو بصراحت تحریر کیا ہے اور تاریخ خلاصۃ الوفا مین سید سمہودی با صفا و شیخ عبد الحق دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب

ہین بوضاحت تسطیر کیا ہے۔

ذکر اثبات نبوت حال تنزیل وحی ہجرت اصحاب و جور کافران مزبوری

جب سن شریف رسول خدا چالیس برس کا ہوا تو ظہور تباشیر صبح وحی نے آفاق عالم کو منور کیا اور آفتاب نبوت رسالت مآب نے مطلع عظمت سے جلوہ دیا اور بقول صحیح اس نور صریح نے اکتالیسوین سال عام الفیل سے تیسری یا آٹھوین ربیع الاول کو بروز دوشنبہ ظہور فرمایا اور باستدلال آیۂ کریمہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ؕ اور نیز بارشاد سبحان انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر اکثر گمان ہین آیا اور خود ایزد منان نے ابتدائے نزول قرآن کو ماہ رمضان مین پایۂ ثبوت کو پہونچایا اولاً اکرام خالق انام نبوت محمد علیہ السلام نے نزول قرآن سے پایا ابتدائے نزول قرآن ماہ رمضان مین ثابت بالارشاد ہے اور نزد اکثر مفسران نزول قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر مراد ہے چنانچہ بروایت قابل اشاعت لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر رمضان مین جملہ ایک بار نازل ہوا اور اکیس سال مین دفعات حسب واقعات بلا ترتیب خدا کے حبیب کو حاصل ہوا اب قرآن مرتب بہ تہذیب ہر واقعہ ہے اور مقدم و موخر بلحاظ ہر حادثہ ہے جب وقت ظہور نبوت آیا تو حضرت نے گوشۂ خلوت کو پسند فرمایا اور آپ اکثر کوہ حرا یعنی جبل نور پر عبادت کرتے تھے اور توجہ الی اللہ استغراق ذکر قلبی و لسانی مین بہ ریاضت دہر رہتے تھے اور آپکا عمل بموجب شریعت حضرت ابراہیم علیہ التسلیم تھا یا جو مستحسن بہ شریعت دیگر انبیاء و باستحسان

عقل و ذکا حسب رضائے خداوند کریم تہا ہرگاہ ساعت سعید کامل ہوئی تو ناگہان وحی وحید نازل ہوئی یہہ نسمجہا جائے کہ معارج نبوت و مدارج عصمت بذریعہ مجاہدہ و عبادت و ریاضت کے پائے یہہ محض موہبت الہی ہے عنایت نامتناہی ہے —

افضال کردگار کی کچھ انتہا نہین		احصائے فیض بخشش و لطف و عطا نہین
کرتا ہے جس پہ اپنا کرم رب بے نیاز		حاصل بلا طلب بہلا پہر اوسکو کیا نہین

حضرت جبریل حامل وحی آئے اور آپکو مژدے رسالت و نبوت کے سنائے اور کہا کہ اے سید الورا تمکو خدا نے نبی کیا آپ ہین رسالت پناہ بقول لا الہ الا اللہ دعوت کرو اور پڑہو آپنے فرمایا کہ مجکو لکہنا پڑہنا کسی نے نہین سکہلایا مین کیا پڑہوں محض امی ہوں جب دوسری بار بہی یہی جواب پایا تو جبریل نے اقرا باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق ۝ اقرا و ربك الاكرم ۝ الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم کو پڑہایا اور روایت مین آیا کہ جبریل نے یہہ بتلایا یا محمد شر شیطان سے استعاذہ فرما حضرت نے استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا پہر جبریل نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بتلائی پہر اقرا ما لم یعلم تک پڑہائی اگرچہ آپ بظاہر امی لقب تہے مگر بلاغت و فصاحت مین سب سے افضل و اعلی تہے جبریل نے عروج آسمان کا پایا اور حضرت نے بجانب مکہ معظمہ رجوع فرمایا در و شجر سے صدا السلام علیك یا رسول اللہ آتی تہی اور آپکے قلب شریف کو دہشت و ہیبت تہرتہراتی تہی جب حضرت کو بہت لرزہ آیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپکو کمبل اوڑہایا اور آب سرد آپکے روئے مبارک پر چہڑکا پہر دل پاک صاحب لولاک

نہ بہڑکا حضرت خدیجہ نے بہت باتون سے آپکی تسلی کی اور آپکو نہایت تشفی دی کہین
خاطر عاطر ہوئی اور حالت حضرت بجا ہوئے خود طمانیت حاصل ہوئی۔ ایک روایت مین
آیا اپنا حال خدیجہ کو سنایا خدیجہ سنکر خاموش ہوگئین بہت خوشی سے بیہوش ہوگئین
جب تحسس مین آئین تو پہر تائید حال یہہ عمل مین لائین کہ حضرت کو ورقہ بن نوفل اپنے
برادر عمزاد کے پاس لیگئین مگر اسکی خبر کسی کو نہ دیگئین ورقہ دین قریش اور رسوم جاہلیت
بداندیش کو چہوڑکر دین نصارا بہی مین موحد بنا تہا اوس نے انجیل کو پڑہا تہا زبان
عبرانی جانتا تہا انجیل کو مانتا تہا بہت بوڑہا اور نابینا تہا دشوار اوس کا جینا تہا حضرت
نے اپنا حال اوس سے بیان کیا اوس نے یہہ نشان دیا کہ وہ جبرئیل ہے پیک
رب جلیل ہے جو پاس موسیٰ کے آتا تہا وحی لاتا تہا بشارت ہو تجکو اے محمدؐ کہ بعنایت
احد تو رسول خدا ہے پیغمبر جناب کبریا ہے عیسیٰ مسیح نے یہہ خبر دی کہ بعد میرے مبعوث
ہوگا ایک نبی کہ نام اوس کا احمدؐ ہوگا ممدوح ذات صمد ہوگا مین گواہی دیتا ہون
اور بدل کہتا ہون کہ تو پیغمبر ہے عالم کا سرور ہے تو جہاد کریگا قتل کفار بدنہاد
کریگا کافر تیرے دشمن ہونگے اور تجہسے بدظن ہونگے تجکو یہان سے نکالینگے ایذا مین ڈالینگے
اے کاش مین اوس وقت مین ہوتا تو اپنی مددگاری سے تیری تکالیف کو کہوتا
بعد چند عرصہ ورقہ مرگیا آپکی نبوت کو تصدیق کرگیا اسرافیل نے گیارہ سال تک
حضرت کی خدمت کی اور ایسے ہی میکائیل نے آپکی ملازمت کی جبرئیل علیہ السلام تو ہمیشہ
بہی ملازم حضور رہے خدمت فیضدرجت مین مامور رہے بعض علما نے کہا اور
یہہ تصدیق کیا کہ حضرت جبرئیل امین آئے نزد احمدؐ مختار چار ہزار بیس بار اور
نزد آدم دوازدہ بار اور نزد ادریس چار بار اور نزد نوح پچاس بار اور نزد ابراہیم

بیالیس بار اور نزد موسیٰ ایک سو چار بار اور نزد عیسیٰ دس بار صلواۃ اللہ وسلامہ
علی انبینا وعلیہم اجمعین اول عورات عالیہ درجات میں سے ام المومنین حضرت
خدیجہ اہل الیقین ایمان لائیں اور حضرت سے جو خبریں اپنی نبوت کی سنائیں تو اونہوں نے
وہ تصدیق فرمائیں اور اتباع دین متین میں آئیں اور حضرت نبی صلواۃ اللہ وسلامہ
سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی تربیت میں عہد طفولیت سے مراتب علیا پر پہونچایا
اور اونہون نے بعمر دہ سالہ ایمان پایا اور مردان اہل ایمان الیقان میں سے
حضرت صدیق اکبر یعنی ابوبکر اور موالی میں سے زید بن حارثہ اور غلامون میں
سے بلال باکمال ایمان لائے اور حضرت ابن عباس وحسان بن ثابت و
اسمائے بنت ابوبکر وتیمی وعثمان بن عفان وزبیر بن العوام وعبدالرحمان بن عوف
وسعد بن ابی وقاص وطلحہ بن عبداللہ وابو عبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح وابو سلمہ بن
عبداللہ بن الاسد وارقم مخزومی وعثمان بن مظعون وعبداللہ بن مسعود وسعید بن
زید وغیرہم رضی اللہ عنہم اسلام میں آئے۔ ۔ اور بیبیون میں سے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا
ام الفضل زوجہ عباس واسمائے بنت ابوبکر ایمان لائیں فضیلتیں اسلام کی پائیں
تین سال یہہ حال رہا کہ خفی قیل وقال رہا آپ خفیہ دعوت فرماتے تھے اور لوگ
پوشیدہ ایمان لاتے تھے جب حالت اخفا کمال ہوئی تو یہہ آیت کریمہ نازل ہوئی
فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین ط یہہ ہوا فرمان رب العالمین
کہ ظاہر کر اوسکو جسکا حکم ہوا اور دعوت کر آشکارا اور رو گردانی کر مشرکین سے
یعنی بیدینون سے پس حضرت پیغمبر دعوت اسلام پر آمادہ ومستعد ہوئے اور
واسطے ہدایت کے زیادہ مجتہد ہوئے پھر آپنے امور دعوت کو نہ چھپایا علانیہ فرمایا

کہ بتان اور اونکے پرستش کنندگان فی النار ہونگے عذاب الٰہی مین گرفتار ہونگے جب کفار نے یہہ سنا تو اپنا سر دہنا اور متوحش اور متحیر ہوئے ہر چند کہ حضرت متحیر ہوئے مگر کافرون نے آپ سے عداوت کی نیت شقاوت کی آپکو آزار دیئے اور اکثر اضرار کئے ابو طالب عم رسول غالب نے آپکی حمایت کی اہل قریش سے شکایت کی اور ایذا دہی سے مانع ہوئے حضرت فضل خدا پر قانع ہوئے اگرچہ منجانب کفار بسوئے سید ابرار پتہر گرتے تہے مگر آپ ہر طرف پہرتے تہے آپ کچہہ خوف نفرماتے تہے پیغام خدا پہونچاتے تہے کہ اے لوگو خدا سے ڈرو اب وہ تمہاری خبر لیتا ہے تمکو یہہ حکم دیتا ہے کہ میری عبادت مین تحریک کرو نہ کسیکو میرا شریک کرو ابو لہب بدطینت حضرت کی غیبت مین مردمان قریش سے کہتا تہا اور اونکو اغوا کرتا تہا تہا کہ محمدؐ تمہارے دین آبائی کو تم سے چہوڑانا چاہتا ہے اور اپنا دین بنانا چاہتا ہے اور بعض کفار قریش غیر و خویش حضرت کو ساحر کہتے تہے اور بعض آپکو شاعر کہتے تہے اور بعض سرور کو کاہن بتلاتے تہے اور بعض پیغمبر کو مجنون جتلاتے تہے ولید بن مغیرہ قریش مین نہایت عاقل تہا عالم و فاضل تہا اوسنے کہا کہ اے صاحبان فہم نارسا ساحر نجاست سے کثیف ہو جاتا ہے اور محمدؐ طہارت سے لطیف نظر آتا ہے اوسکو ساحرون سے نہ کچہہ مناسبت ہے اور نہ کوئی دلیل مجانست ہے مین شاعرون کو خوب جانتا ہون اور اون کے اقسام کو پہچانتا ہون کلام اوسکا سخن شاعر سے تطبیق نہین پاتا اوسکی نسبت گمان شاعریت تصدیق مین نہین آتا اور مین نے اکثر کاہنون کو دیکہا ہے اور مجکو اونکا خوب پرکہا ہے کلمہ محمدؐ فصیح البیان کو زمرہ کاہنان فصیح لسان سے نسبت نہین اور تشخیص حکمت سے

اوسکو وسوسہ مجنونیت کی کوئی علت نہین کفار ناہنجار بدکیش قریش مین سے اور اشرار نابکار خویش بداندیش مین سے کبہی کوئی سر اقدس سرور پر خاک اوڑاتا تہا کبہی کوئی در مقدس پیغمبر پر خون بہاتا تہا کبہی کوئی براے ایذا انہی راستون پر کانٹے ڈالتا تہا کبہی کوئی بدن مبارک پر پتہر مار کر اپنی حسرت نکالتا تہا

کانٹون کو تہا ڈر پہول کی نازک بدنی کا | تہا پتہرون کو خوف و خطر سیم تنی کا
لیکن نہ دل آہنی ظالم کا ہوا نرم | ہے سخت نتیجہ ہوس لاف زنی کا

حضرت سجدۂ صلواۃ مین ہوتے دشمن خدا گہات مین ہوتے گردن مبارک کو پیر دبایا تہا اور آپکا گلا اسقدر دبایا تہا کہ نزدیک تہا کہ آپکی آنکہین باہر نکل آئین اور حضرت سخت صدمہ پائین آپکو حضرت ابوبکرؓ نے چہوڑایا اونکو کفار نے مار پیٹ سے بیہوش بنایا صحیح بخاری مین آیا ابن عمر نے فرمایا کہ مین ہمراہ رسول اللہ صحن کعبہ مین تہا کہ ناگاہ عقبۂ ابن ابی معیط لعنت اللہ علیہ آیا اور اُس بدبخت نے پارچہ سخت گردن شریف مین لپیٹا پہر اوسکو کہینچا بہت سختی سے اینچا ابوبکرؓ نے دوش مدہوش کو پکڑا اور اوسکو جہکڑا وہان سے اوسکو دفع کیا اس بلا کو رفع کیا الغرض کفار سید ابرار کو ایذائین پہونچاتے تہے اور سخت بلائین دکہلاتے تہے اور حضرت کے فقرا و ضعفا اصحاب پر اسلئے جفا کرتے تہے عنا مین دہرتے تہے کہ وہ دین اسلام سے باز رہین ہمارے ہمراز رہین اونکو لباس آہنی پہناتے تہے دہوپ مین بٹہلاتے تہے گردن بلال نیک خصال مین رسن ڈالتے تہے اور شہر سے باہر نکالتے تہے کودکان نادان اونسے کہیلتے تہے اور شعاب مکہ مین اونکو کہینچکر پہیلتے تہے اثر زخم ریسمان بلال با ایمان کی گردن پر پیدا ہوجاتا تہا بلال سخت تکلیف اوٹہاتا تہا بلال امیہ بن خلف جمحی کا غلام تہا چونکہ بلال با اسلام تہا اسلئے وہ بلال کو برہنہ کر کر بٹہاتا تہا اور سنگ گرم اوسکے سینہ بے کینہ پر رکہکر ریگ گرم پر لٹاتا تہا جب

اوس نے ایکدن بلال کو سخت عذاب دیا تو ابوبکرؓ نے بلال کو اوس سے خرید کر آزاد کیا عمّار بن یاسر اور اونکی مادر و پدر اذیتین بیلتے تھے مصیبتین جھیلتے تھے ایکروز اونکو آفتاب گرم مین بٹھلایا اتفاقاً یہہ حال کثیر الاختلال اونکا حضرت نے ملاحظہ فرمایا آپکو بہت ملال آیا **اصبر یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ** فرمایا ابوجہل لعین نے عمار اور اون کے والد بزرگوار کو قتل کیا اوس نابکار نے اوّل دین اسلام مین یہہ صدمہ دیا ایکدن بعض اہل قریش پاس ایک یہود دوراندیش کے گئے اور اوس سے احوال حضرت اور حال علامت نبوت کو پوچھتے رہے اوسنے کہا کہ یہہ طریقہ ہے امتحان کا کہ تم اوسکے پاس جاؤ اور یہہ تین باتین استفسار فرماؤ کہ زمانہ سابق مین طلبگاران خدا کون اشخاص تھے منشا اونکا اصحاب کہف باوفا سے تھا اور سیاح ربع مسکون کون مرد خاص تھے ایما اونکا ذوالقرنین باصفا سے تھا اور حقیقت روح کیا ہے اور اوسکی ماہیت کا کیا پتا ہے اگر وہ جوابدے اور صحیح کہے تو نبی مرسل ہے ورنہ اوسکے دعوے مین خلل ہے غرضکہ لوگون نے حضرت سے ان امور کو دریافت کیا آپ نے بوعدہ فردا جواب دینے کا حکم دیا انشاءاللہ نہ کہا اسلئے نزول وحی مین توقف رہا جب وقت نزول وحی آیا تو حق تعالے سبحانہ نے **ولا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذالک غدًا ۝ الا ان یشاء اللہ ۝** فرمایا اور قرآن مین قصص اصحاب کہف اور ذوالقرنین بیان فرمائے اور وہ حضرت کے علم مین آئے آپنے اون لوگون سے دونون قصّون کو بیان کیا اور اس بیان سے جواب باصواب کا نشان دیا اور حضرت نے بیان حقیقت روح پر توجہ نفرمائی کہ سوا خدا کے اوسکی ماہیت اور معرفت حقیقت پر کسی نے

آگاہی پائی البتہ یہہ احتمال ہے نہ محال ہے کہ قادر مطلق نے رسول برحق کو حقیقت و ماہیت روح کا علم دیا مگر اوروں پر اوسکے ظاہر کرنیکا امر نکیا اور مومن عارف کو یہہ کہنا ہرگز نہیں پہونچتا کہ سید المرسلین امیر العارفین کو علم حقیقت روح کا نہین تہا تعالے شانہ نے حضرت کو علم اپنی ذات و صفات کا دیا تہا اور آپکو عالم علوم اولین و آخرین کا کیا تہا بمقابلہ اوسکے علم روح ادنے ہے اور آپکو واقف سمجہنا اولے ہے اور جو جمہور اطبا بخارات لطیفہ کو روح کہتے ہیں اور تولید اوسکی لطافت اخلاط سے کہتے رہتے ہیں اور جو فلاسفہ اپنے دلایل ثبوت حقیقت روح مین لاتے ہین وہ بسبب **ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا** سے رد ہو جاتے ہین روح اسرار الہی سے ایک سر وافی ہے اوسکی تحقیق و تدقیق مین سعی ناکافی ہے ۔

جب جفائے کفار اصحاب کبار پر حد سے گذری تو حضرت نے اونکو طرف حبشہ ہجرت کرنیکی اجازت دی حبشہ مقام امن و امان تہا نہ وہان غربا پر ظلم کا نشان تہا نبوت سے پانچوین سال ماہ رجب مین گیارہ بارہ مرد چار پانچ عورت نے ہجرت کی حبشہ کی راہ لی جب وہان داخل ہوئے تو اونکو راحت و آرام حاصل ہوئی اور جوار نجاشی اصحمہ نامی بادشاہ حبش مین فتور کفار روسیاہ سے مامون رہے اور شرور اشرار گمراہ سے مصئون رہتے تہے بعد ایک مدت کے یہہ خبر اصحاب خیر البشر نے پائی کہ باہم سید المرسلین اور مشرکین کے صلح وقوع مین آئی اسلئے وہ حبشہ سے نواح مکہ مین آئے جب اونہون نے واقعات صلح کا کذب پایا تو پہر یہہ جماعت کثیر باذن رب قدیر حبشہ کو گئے اور مسلمانان ایذا یافتہ کافران حبشہ کو ہجرت

کرتے رہے کفار نے بدریافت امن و استقرار اصحاب کبار کے عمرو بن العاص اپنے مشیر کو مع جماعت کثیر کے بہ تحایف وہدایا پاس نجاشی کے بہیجا جب کہ وہ لوگ مجلس نجاشی مین گیئے تو اونہون نے اوسکو سجدہ کر کر بہ خوشامد اپنے مطالب کہے اور تحفے گذرانے اوسنے اونکے کہے نہ مانے نہ تحفے قبول کئے سب پہیر دیے اور کہا کہ نہین ہے روا کہ جو اپنی پناہ مین آئے اوسکو بلا مین پہنسائے پہر مسلمانون کو بلایا گروہ مسلمانان حاضر آیا سب نے سلام کیئے مگر حسب رسم حبشہ سجدۂ تحیت مین سر نہ دیے ندیمان نجاشی نے کہا کہ تمکو سجدہ کرنے مین کیون تامل رہا جعفر ابن ابو طالب نے یہہ باتین کہین کہ کسیکو سوائے خدا سجدہ کرنا جایز نہین یہ امر خدا ہے حکم مصطفے ہے پہر بیان دین مسلمانی کیا اور تبیان اسلام ایمانی کیا اون کے کلام سے دل نجاشی مین ہیبت پیدا ہوئی اور اوسکی عجب حالت ہویدا ہوی اوسنے کہا کہ جو اوسپر نازل ہوا اوسکو سنا جعفر نے اول سورۂ مریم کو پڑہا نجاشی اور اوسکے ہمراہیون نے رو کر کہا کہ واللہ یہہ کلام ایسا حاصل ہوا جیسا کہ موسیٰ پر نازل ہوا نجاشی نے فرمایا مجکو یقین آیا کہ محمد رسول خدا ہے عیسیٰ ابن مریم نے یہہ مژدہ دیا ہے ہدیہ قریش واپس دیا قریشیان خاسران کو ناامید کیا۔

حضرت امیر حمزہؓ عم رسول اللہ جوان شجاع و غیرتناک تہے بہت سخت اور چست چالاک تہے مردان قریش اونسے ڈرتے تہے نہ اونکا مقابلہ کرتے تہے پانچوین یا چہٹے سال مین نبوت خاتم الرسالت سے ایمان لائے اسلام مین آئے ایکدن ابوجہل ابجہل لعین بدعمل نے حضرت کو بہت ایذائین دین اور گالیان بکین حضرت امیر حمزہؓ عالیجاہ شکار سے آئے تہے اور بدجوع بطواف کعبہ لائے تہے وہان کسی نے

یہہ حالات پرآفات انکو سنا کے وہ سنکر غضب و غصہ مین آئے ابوجہل کو آکر للکارا اور کمان بردوش کو اوسکے سر پر مارا سر شوم اوس شوم کا ٹوٹا بہت تعب سے وہ اوسکے غضب سے چھوٹا اونھون نے کہا کہ اے دشمن خدا کیا تو نہین جانتا کہ مین نے دین احمد پایا مین محمد کی اطاعت مین آیا پہر وہان سے پاس حضرت کے آگے ایمان لائے اسلام کے مددگار نیکنام پائے رسول خدا نے جناب کبریا مین التجا کی اور یہہ دعا کی **اللھم اعز الاسلام بعمرو بن ھشام او بعمرو بن خطاب** اے رب وہاب دین اسلام کو بہ عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل یا بعمرو بن خطاب غالب فرما اوسکی قوت دکہلا چونکہ ابوجہل **ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ۰ ختم اللہ علی قلوبھم** مین داخل تہا اسلیئے دعا کا ہونا نسبت اوسکے لاحاصل تہا مگر مشیت الٰہی مین عمرو بن خطاب کا مسلمان ہونا تہا اور اللہ تعالے کو کفران کا کہونا تہا دعای مستطاب مصطفای خدا نے مستجاب فرمائی عمرو بن خطاب ایمان لائے اسلام نے تقویت کے سامان پائے اوسوقت تک اونتالیس مسلمان شمار مین تہے چالیسوین عمرو بن خطاب اصحاب احمد مختار مین تہے نقل ایمان عمرو ذیشان بالفاظ مختلفہ ہے اور بعبارات متعددہ ہے مواہب لدنیہ مین روایت ہے خوب حکایت ہے کہ عمرو نے کہا کہ مین اپنی بہن کے پاس گیا اور اوس سے کہا گیا کہ تجکو اپنی نفس کی دشمنی مین کیونکر رہا گیا تو کسلیئے صابی ہوئی یعنی بہ ترک دین آبائی خواہشمند دین اعرابی ہوئی پہر مارا مین نے اپنی بہن کو اور رنگین کیا خون سے اوسکے بدن کو وہ روتی رہی آخر کو اوسنے یہہ بات کہی کہ جو چاہے سو کرو کتنی ہی ایذائین دو مین مسلمان ہون

باایمان ہون عمرو نے کہا کہ مین گہر مین خشمناک تہا ناگاہ مین نے گوشہ مین ایک کتابکو
دیکہا اور اوس مین تحریر با صواب کو دیکہا یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکہا پایا اوسکے پڑہتے ہی
مجکو لرزہ آیا اوسمین تحریر تہا یہہ کلام کریم **سبح للہ ما فی السموات والارض**
وھو العزیز الحکیم له ملك السموات والارض یحیی ویمیت
وھو علی کل شیءٍ قدیر ھو الاول والاخر والظاھر والباطن
وھو بکل شیءٍ علیم جب مین آمنوا باللہ ورسولہ پر پہنچا تو مین نے **لا الہ الا**
اللہ واشہد ان محمد الرسول اللہ کہا پہر مین بخدمت بابرکت حضرت
مکان ارقم مقام قیام سید عالم مین گیا دو مرد نے دونون بازو میری پکڑے تہے
اور خوب جکڑے ہوے تہے آپ نے اونسے چہڑائے اور یہہ امور فرمائے کہ اے ابن
خطاب ایمان لا اور خدا سے مانگی یہہ دعا کہ اے کبریا اسکو ہدایت فرما مین نے
لا الہ الا اللہ انک رسول اللہ کہا مسلمانون مین سرور رہا اور تکبیرات
مسلمانان کا شور ہوا دین اسلام کا زور ہوا ابوجہل نے پوچہا یہہ کیا ہے غوغا لوگون
نے کہا کہ واویلا ابن خطاب ایمان لایا ابوجہل نے غم والم مین شور مچایا لوگ
عمرو سے جنگ کرتے تہے اور اونکو بہت تنگ کرتے تہے عمر اونکو مارتے تہے
اشقیا ہارتے تہے خدا ترقی اسلام فرماتا تہا دین متین مین زور آتا تہا ایک روایت
مین یہہ بہی آیا اوسکو علما نے تحریر فرمایا کہ ایکدن عمر اپنی بہن اور بہنوئی کے گہر
گئے وہان قرات سنتی رہی وہ سورۂ طہ پڑہتے تہے اون کے مرتبہ پڑہتی تہی وہ سورہ ایک صحیفہ مین
مرقوم تہی عمرو کو نا معلوم تہی عمرو نے صحیفہ مانگا اور کہا اس مین کیا ہے لکہا اونکی بہن
نے فرمایا کہ مین نے تجہکو نجاست شرک مین پایا اور اس کتاب کے وصف مین

لا یمسہ الا المطہرون ہے تمکو اس کا دیہنا زبون ہے عمرو نے غسل کیا اور سورہ طٰہٰ کو اول سے یہان تک پڑہلیا و ان تجہر بالقول فانہ یعلم السر و اخفی اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنےٰ عمرو نے کہا کہ یہہ کیا خوب کلام ہے اہل کلام قابل پرستش انام ہے پہر اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ زبان سے جاری ہوا فضل باری ہوا عمرو خوش خصائل باشمشیر حمائل در حضرت پر حاضر ہوے آثار مسدودی دروازہ ظاہر ہوئے او جہہ دہشت کسی نے دروازہ کو نہ کہولا نہ اون سے کوئی بولا آخر کو یہہ امر پیش آیا کہ حضرت نے خود آکر دروازہ کہلوایا آپنے دونون بازو عمرو کے پکڑے اور ہاتہہ مین جکڑے اور یہہ فرمایا ایا تو اے عمر بہر صلح آیا یا برای جنگ قصد لایا فوراً اوسکو سنکر عمرو خوش سیر دہشت سے کانپنے ہیبت سے ہانپنے پہر عمرو نے لا الہ الا اللہ انک رسول اللہ کہا فرط خوشی سے آسمانون پر شور مچا حضرت نے نہایت مسرت سے تکبیر فرمائی یاران نبی نے بہ تکبیرات دہوم مچائی حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کفار علانیہ لات و عزیٰ کی پرستش کرتے ہین اور آپ دین اسلام کو پوشیدہ رکہتے ہین پس نبی مصطفےٰ مع علی مرتضیؓ و حمزہؓ باصفا و ابوبکرؓ باوفا و عمرؓ اقوا بجانب کعبہ روان ہوئے اور خدا سے مدد کے خواہان ہوئے حضرت عمرؓ نے بامداد قادر اکبر جماعت کفار بدسیر کو بہ جبر و ضرب نواحی کعبہ سے دور کیا اور داخل کعبہ ہو کر شکر شکور کیا حضرت نے دو رکعت نماز باصحاب جانباز ادا کی اور واسطے ترقی اسلام کے دعا کی اوسیوقت مین آئی یہہ آیت مبین یا ایہا النبی حسبک اللہ و من البتعک من المؤمنین جب ساتوین سال مین اہالیان قریش بداعمال نے نشو و نمائے اسلام باسلام حمزہ و

عروج باحتشام پایا تو مشرکان نابکار ان کو زیادہ حسد آیا اور وہ اپنی بے ایمانی سے حضرت کے دشمن جانی ہوئے مگر آپ پر افضال بدحالی ہوئے چونکہ حضرت بظاہر حمایت ابوطالب مین تھے کفالت مرد غالب مین تھے اسلیئے آپ پر کوئی قابو نہ پا سکا نہ کچھ ضرر پہونچا سکا مشرکین اندوہگین بہ حسد و کین پاس ابوطالب کے آئے اور یہہ کلام ناکام زبان پر لائے کہ محمد کو ہمارے حوالہ کر غضب قوم سے ڈر ورنہ لڑنیکو تیار ہو ذلیل و خوار ہو ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس بلایا کہ مین اور تو مردمان قوم کی طاقت کارزار کی نہین رکھتے بجز اطاعت کے قوت دیگر کار کی نہین رکھتے آپنے فرمایا کہ اے عم بلند پایہ یہہ امر خدا ہے نہ مجھکو خوف ذرا ہے میرا حامی پروردگار ہے کسی بشر کے بھروسہ پر نہ یہہ کار ہے تاوقتیکہ مین اس کام کو بانجام نہ پہونچاؤنگا تب تک کوشش سے باز نہ آؤنگا حضرت کی باتون سے ابوطالب کی ہمت قوی زیادہ ہوئی یہہ گفتگو اونکی بالارادہ ہوئی کہ جبتک میرا دم ہے تجکو کیسا غم ہے تو اپنے کام مین مشغول ہو خدا کرے تیرا ہر کام مقبول ہو پھر ابوطالب نے بنو ہاشم کو بلایا اور یہہ سب قصہ سنایا بنو ہاشم نے گو کافر تھے بالاتفاق موافقت کی جناب محمد سے مرافقت کی مگر ابولہب نے اگرچہ ہاشمی تھا اتفاق نکیا الحاصل قریش سے افتراق نکیا سائر قریش نے باہم عہد کیا اور عہدنامہ لکھکر خانہ کعبہ مین لٹکا دیا کہ کوئی بنی ہاشم یا بنی المطلب سے مناکحت و مخالطت نکرے اور نہ اون سے مصاحبت و مکالمت دہرے اور بازارون مین اونکی خرید و فروخت بند کرادی اور غیر مقامون پر بھی بیع و شرا ناپسند کرادی یہہ واقعہ نبوت سے ساتوین برس ماہ محرم مین واقع ہوا تین سال تک یہی حال صلح باہمی کا مانع ہوا جب عسرت

حد سے گذر گئی اور عشرت مد نظر رہی تو ایک جماعت قریش قرابت داران بنی ہاشم و بنی مطلب کو ولولہ محبت آیا اور سلسلہ قرابت شفقت لایا خدا نے اونکے دلون مین یہہ اثر ڈالا کہ اونہون نے اس عہد کو اپنے دلون سے نکالا نقض چاہا اوسکو تباہا بعد رفع خصومت حسب مصلحت اہل قریش نے اوس عہد نامہ کو اوتارا تاکہ کیا جائے پارا پارا ابو طالب نے فرمایا کہ محمد نے یہہ بتلایا کہ عبارت جور و جفا اور اور قطعیت ناروا کو دیمک نے کہایا اور نام خدا اور رسول کبریا کو محفوظ تمام پایا جب کہلنے کی نوبت آئی تو خبر فرمودۂ خیر البشر صادق پائی کہ کافران بدکیش شرمندہ و محجوب ہوئے اہالیان قریش سرنگون و مغلوب ہوئے اگرچہ یہہ واقعات نبوت سے دسوین سال حاصل ہوئے مگر ابو جہل اور اوسکے تابعان بدعمل نہ قایل ہوئے اونہون نے جہالت کی لوگون سے لجاجت کی کہ نقض عہد نکیا جاوے بلکہ اوسکو زور دیا جاوے ابو طالب معہ یاران غالب استار کعبہ مین گئے اور دعائے نصرت آثار مانگتے رہے اللہم انصرنا علی من ظلمنا و قطع ارحامنا و استحل بالحرم علینا کہا پہر ہر مخالف عاجز رہا اور اسی سال مین باہم روم و فارس کے لڑائی ہوئی مغلوبیت روم سے کفار کو خوشی و بڑائی ہوئی کافرون نے مسلمانون سے سخت کلامی کی کہ ہمارے برادران ہم ملت نے شکست دی کل کو ہم تم پہ غالب آئینگے مسلمان ذلت پائینگے مسلمانون کو یہہ سنکر ملال کامل آیا خدا نے اس آیت کو نازل فرمایا الم غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سیغلبون فی بضع سنین چنانچہ بقول متین بروز حدیبیہ یہہ خبر آئی کہ رومیون نے فارسیون پر فتح پائی تو اسی دسوین سال مین ابو طالب نے انتقال

نے دنیا سے انتقال کیا سبکو پرملال کیا عمر ابوطالب عم رسول غالب اُسّی برس آٹھ ماہ گیارہ دن کی تھی اور بروایت دیگر مدت عمر ستاسی برس کی تھی تحقیق ہے خوب تصدیق ہو کہ ابوطالب نے بنی المطلب کو اپنی موت کے وقت طلب کیا سب سے یہہ کہدیا کہ جو محمدؐ کہے اوسکی اتباع مین کوشش رہے اوسکی اعانت فرمانا نصرت چاہنا۔ مواہب لدنیہ مین ہشام بن السائب سے مروی ہے یہہ روایت قوی ہے کہ جب ہنگامہ موت ابوطالب کا آیا تو اونہون نے اہالیان قریش کو بلایا اور یہہ وصیت کی گویا نصیحت کی کہ اے معاشر قریش محمدؐ قریش مین امین واثق ہے اور عرب مین مرد صادق ہے ضرور اوسکی متابعت کرو اور اطاعت مین رہو اگر اوس سے الحاح کروگے تو فلاح مین رہوگے ورنہ عذاب پاؤگے عقاب مین آؤگے الحاصل ابوطالب کو اعانت وحمایت حفاظت ورعایت حضرت فخر رسالت کی منظور تھی اور آپکی صفت وثنا اور مدحت سے بےانتہا اشعار ابوطالب نامدار مین مذکور تھی اور ثناخوانی محبوب ربانی مشہور تھی جب گیارہوین برس کفار بوالہوس حضرت سے بہت اینٹھی تو آپ بایام حج عقبہ منا مین جا بیٹھے ایک گروہ قبیلہ خزرج مدینہ سے آیا حضرت نے اوسکو قرآن سناکے فرمایا کہ اے لوگو خدا نے مجھے نبی کیا ہے اور یہہ حکم دیا ہے کہ دین حق کو قبول کرو میری متابعت مین رہو ایمان لاؤ سعادت دنیا و آخرت پاؤ چونکہ اونکو یہود مدینہ سے دریافت ہوا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان عنقریب پیدا ہوگا تو اونہون نے آپسمین کہا کہ بخدا یہی ہے خاتم الانبیا فرصت کو غنیمت سمجھو ایمان لاکر اہالیان مدینہ پر سبقت کرو پس چھہ کس ایمان لائے اول یہی انصار شمار ہین

آپ کے بعثت سے بارہوین سال پیشتر ہجرت رسول ذوالافضال عروج معراج ہوا باعث سرور وابتہاج ہوا

کیا شب معراج کے طالع نے پایا ہی عروج
لیلۃ الاسرا سی لیل قدر بہی پُرنور ہے

اے عارفان معارج مصطفوی و اے واقفان مدارج نبوی آگاہ ہو صلی علی کہو کہ محققین حقایق **سبحان الذی اسریٰ** مدققین دقایق **دنی فتدلی** مفسرین **فکان قاب قوسین او ادنی** مبصرین **ما زاغ البصر وما طغی** فرماتے ہین اور نکات غریبہ و بیانات عجیبہ سناتے ہین کہ معراج صاحب التاج اخص وصف خصایص شریف مصطفےٰ نص شرف فضایل لطیف رسول خدا مخصوص بذات بابرکات محمدی ہے اور منصوص بصفات مراتب عالیہ درجات احمدی ہے پروردگار نے کسی نبی باوقار کو ایسے افتخار سے مکرم نفرمایا اور کسی نے رسل ہادی سُبل نے یہہ مرتبہ اعظم نپایا جبکہ حکمت قادر مطلق بغرض اظہار فضیلت پیغمبر برحق مقتضائے مشیت الہی ہوئی تو جناب رب الارباب سے طلب رسالت پناہی ہوئی یہہ آل حکمت ہوا کہ خدائے ذوالجلال نے اپنے حبیب خوش جمال کو یہہ حُسن مرتبت دیا کہ اوسکو غیر مماثل خلقت کیا اور اپنے پاس بُلاکر اوسکو اپنا مقرب بنایا اور سب سے اعلےٰ فرمایا ملائکہ بفحوائے **اتجعل فیہا من یفسد فیہا** کے اولاد آدم کو مفسد ٹھہراتے تھے اور وہ اللہ سے باشارہ **انی اعلم ما لا تعلمون**

کے جواب پاتے تھے یعنی رب العزت اپنے محبوب کی صفت کرتا تھا کمال آپکا ملکوت مین شہرت رکھتا تھا فرشتے مشتاق دیدار حضور تھے اللہ سے آپکی زیارت کی خواستگار ضرور تھے خدا نے اونکی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے حبیب کو اپنے پاس بلایا کہ عظمت بنی آدم معلوم ہو اور منزلت رسول اکرم مفہوم ہو جبکہ حضرت نے واسطے مغفرت اپنی امت کے عبادت مین سخت ریاضت کی تو ارحم الراحمین نے بہ تلافی اوس اذیت کے یہہ عنایت کی کہ آپکو اپنے پاس بُلایا اور آپکی قدر و منزلت کو دکھلایا قیامت کا روز نہایت دہشت انگیز غم اندوز ہوگا اور غایت عبرت خیز دلسوز ہوگا انبیا علیہم التحیۃ والتسلیم بخوف ان زلزلۃ الساعۃ لشئ عظیم ۝ کے دم نہ مارینگے سب نفسی نفسی پکارینگے ہماری حضرت شفیع امت ہین سخنگوئے قیامت مین بحضور کبریا جائنگے امتی امتی فرمائنگے اللہ جل شانہ نے آپکو اسلئے پہلے سے افلاک پر بلایا وہان کے عجائب و غرائب کو دکھلایا درجات نعیم درکات جحیم کو ملاحظہ کرایا اور ثواب عظیم اور عذاب الیم کا مشاہدہ دلایا تاکہ حضرت خیر البشر کو عبرت محشر ہو چند کہ آپکے معجزات باہرات لاتعد ہین اور کرامات فیض آیات بیحد ہین مگر معراج فضیلت امتزاج عمدہ شمائل ہین زبدہ فضائل ہین اوسوقت آسمان و زمین نغمہ سرا تھا اوس مین مضامین اس غزل کے ادا تھے۔

دوستو احمد مختار کی معراج ہے آج
شاد ہو سید ابرار کی معراج ہے آج
کیون نہ ارواح رسولان خدا کو ہو سرور
مرسل داور دادار کی معراج ہے آج
عرش پر سرور کونین کا ہوتا ہے عروج
خاص دارین کے سردار کی معراج ہے آج
چشم بد دور ہے معراج نبی مطلع نور
ضوفزا مجمع انوار کی معراج ہے آج

سب حجابون کو اوٹھایگا خداوند قدیر / واقف پردۂ اسرار کی معراج ہے آج
معرج سرور عالم پہ ملک ہونگے نثار / زینت گنبد دوار کی معراج ہے آج

وصف معراج سے **ثاقب** تجھے بخشیگا کریم
مرجع رحمت غفار کی معراج ہے آج

کلام مبین رب العالمین **سبحان الذی اسرا بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا** سے معراج مصطفے ثابت ہے نہ کسی اور ثبوت کی اوس مین کچھہ حاجت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے اقصی تک تشریف لیگئے منکر اسکے کافر ہے اور آسمانون پر جانا اور اللہ جل جلالہ عم نوالہ سے قربت کا پانا احادیث سے تصدیق ہے اور یہہ تحقیق ہے کہ منحرف اسکا فاسق و مخذول ہے اور معرج رسول خدا کا آراستہ و پیراستہ بنانا اور عجائب غرائب کو ملاحظہ فرمانا اخبار با اعتبار سے مثبت ہے اور اوسکی بہی صداقت ہے کہ انکار کرنیوالا محروم و مجہول ہے ہرچند کہ قصۂ معراج مین بعض نے اختلاف کیا ہے اور منام مین روح پرفتوح سے معراج کے ہونے کا اعتراف کیا ہے مگر احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ سے اصحاب تابعین و محدثین و فقہائے متکلمین نے حالت بیداری مین جسد پاک صاحب لولاک سے معراج کے ہونے کا اقبال کیا اور اونسے جمہور علما نے استدلال کیا اب یہان سے بیان عنبر داستان معراج پیغمبر نظم مین مجملاً مختصر ہے نثر مین مفصلاً بیشتر ہے

لیلۃ المعراج مین روح الامین / خلد سے لائے براق نازنین

اونکو پیش مصطفیٰ حاضر کیا
سب ملائکون مین اوسے فاخر کیا
پہر رسول کبریا سے یہہ کہا
اے نبی تمکو بلاتا ہے خدا
جلد تر اب حاضر دربار ہو
تاکہ حاصل دولت دیدار ہو
آپ اوس رہوار پر ہوکر سوار
ہوجیے راہی سوئے پروردگار
شہ نے جب چاہا کہ ہون اوسپر سوار
شوخیان کرنے لگا وہ راہوار
یہہ کہا روح الامین نے اے براق
ہو گئی تیری شوخیان حضرت کو شاق
ہین تری راکب حبیب کبریا
ایسی شوخی مین نہ اتنا چلبلا
تہی حقیقت مین نہ اوسکی سرکشی
بس خوشی سے دلمین تہی شوخی بہی
آپ پایا پہر تو مرکب نے قرار
ہوگیا وہ خود مطیع شہسوار
لی رکاب اک ہاتہہ مین جبریل نے
باگ تہامی اوسکی میکائیل نے
ہوگیا رفتار مین وہ خوش خرام
پر وہ اپنی چال مین تہا تیز گام
اوسکو اوڑنے سے تہی حیران تیز پر
دیکہنے سے اوسکے خیرہ تہی نظر
یہہ ہی کہتی رہگئی پیچہے ہوا
دیکہتے ہی یہہ گیا ہان وہ گیا
ہر طبق ہر آسمان کا طے کیا
توسن ہوش و خرد کو پے کیا
جب ہوا طے دفعتہً ہر یک سما
فائز سدرہ ہوئے خیر الورا
رہگئی عاجز وہان روح الامین
یہہ گذارش کی کہ اے سلطان دین
ہے یہہ ہی منزل یہہ ہی میرا مقام
اب نہین آگے مجہے تاب خرام
ایک ذرہ بہی اگر آگے چلون
سر بسر تاب تجلے سے جلون
پہر تو اسرافیل تسکین دیگئے
اونکو وہ اپنی جگہہ پر لے لئے

پہر فرشتہ نے غضب سے برملا
بس لالی تک کیا اونکو رسا

اک فرشتہ اور آیا شہ کے پاس
آپکا جاتا رہا فوراً ہراس

لیگیا حضرت کو وہ پُرشتاب
جب کئے ایکدم مین طے ستر حجاب

وہ ملک بہی چلتے چلتے رہ گیا
اپنی معذوری کو شہ سی کہہ گیا

خاطر شہ پر بہت تشویش تہی
آپکو اس امر کی تفتیش تہی

ہو اگر واقف کوئی مجہسے بہم
تو یہان سے مین رکہون آگے قدم

ناگہان رفرف ہوا جلوہ نما
زیب پشت زین ہوئی شاہ ہدا

شاہ پیغمبر تہے اوسکو بیان مین
لیگیا وہ عرش پر ایک آن مین

کچہہ نہ تہا بجز ذات پاک حق وہان
حضرت خیر البشر پہونچے جہان

اوس گہڑی کا وہان پہونچا خطاب
قربت حق سی ہوئے وہ کامیاب

پہر ہوئی آپس مین وہ راز و نیاز
کام و لب نے بہی نہ پایا جس کا راز

دفعتہً یہہ ہوگیا سب ماجرا
آگئے واپس اپنے گہر کو مصطفےٰ

مومنو اب غور مین اوسکے رہو
سوچ کر دل مین ذرا یہہ تو کہو

کسکو یہہ قرب خدا حاصل ہوا
کون ایسے فضل کا فاضل ہوا

کسکا یہہ رتبہ ہوا ہے خلق مین
کسنے پایا حق کو اونے فرق مین

کس سے کین خالق نے باتین پیار کی
کسکو گہاتین کہل گئین اسرار کی

کس رسول حق نے پایا یہہ کمال
کس نبی کو یہہ ملا جاہ و جلال

غور کا کتنا ہی اس مین دور ہو
پر سوا اسکے نہ ثابت اور ہو

تو نے بخشین یہہ محمدؐ کو صفات
راتدن پڑہتے رہو اوسپر صلواۃ

راویان معتبر اور حاکیان باخبر نے بالتحقیق کہا اور ارباب سیر اور اصحاب نظر کو تصدیق رہا کہ جب خالق اکبر نے معراج پیغمبر کو تجویز فرمایا تو جونہی بار شق صدر عالیقدر رسول مقبول عمل مین آیا دل مبارک منزل کو آب زمزم سے طشت ذہب مین برائے تکریم شہنشاہ عرب کے دہویا اور اوس مین تخم حکمت و ایمان عظمت و ایقان کا بویا پہر اوسکو سینہ فیض گنجینہ مین رکہا التیام اوسکا بقدرت رب انام فوراً ہوا الغرض نبوت کے بارہوین سال بساعت نیکو فال ستائیسوین رجب المرجب کو شب پرطرب مین رسول یزدانی خانہ اُم ہانی مین جو بین صفا و مروہ کے واقع تہا اور اوس مین بزمانہ طفولیت حضرت طالع تربیت فخر رسالت ساطع تہا بعد نماز عشا تشریف فرما ہوئے وہان خاتم النبوت خواب استراحت مین بخاطر بیدار و بدیدہ پر انوار نگران درگاہ خدا ہوئے پہر جناب رب الارباب مسبب الاسباب سے حکم جلیل حضرت جبریل کو ہوا کہ اے روح الامین پیک رب العالمین ملاء اعلی اور عالم بالا کو نوید پہونچا کہ امشب سید عالی نسب راح روح روان فلاح دل و جان سرور خوبان افسر محبوبان تسکین خاطر عاشقان تزئین ضمائر صادقان مصدر فیضان الہی مظہر شان کبریائی یہان آئیگا اور درجات عالی و صفات متعالی جناب باری سے پائیگا سب طیار با استقلال رہین بادب و وقار استقبال کرین چنانچہ روح الامین حکم احکم الحاکمین بجا لائے سب کو پیام بشارت آگین مسرت آئین پہونچائے جبریل نے کارگذاری شب معراج کو بہترین اطاعت جانا اور خدمتگاری صاحب التاج کو افضلترین طاعت مانا اور اپنے پر رنگین ملکوتی اور بازوئے زرین یاقوتی کو آراستہ کیا اور حلۂ نگارین خلد برین جامہ خوشترین با تزئین اپنے بدن نور آگین پر پیراستہ کیا اور

تاج کلل متابعت اپنے سر انور پر رکہا اور کمر اطہر خدمت کو مضبوط باندہ کر طیار ہوا میکائیل نے پیمانہ ارزاق رکہدیا ہمراہی جبرئیل مین اتفاق کیا اسرافیل نے صور رکہدیا عزرائیل نے کربت قبض ارواح خلقت ملتوی کی رہگذر سرور سے فرش سے عرش تک جاروب شعاعی سے صفائی پائی بینائی مین روشنائی آئی مکانات معراج سرور کائنات مین فرش چاندنی کا بچہایا ہر موقع پر قنادیل انوار کو لٹکایا کاخان سماوات مین چراغان تجلیات کو روشن فرمایا صحن رشک گلشن کو بہار خوش نگار سے چمن بنایا رضوان پاک سرشت نے باغ بہشت کو نمایشون کی روشون پر ترتیب دیا اور گل کاریون سے گلزار جنت کی کیاریون کو با تہذیب کیا نسیم قدر کو موقع بہار ملا پہر اور ہی گل کہلا قدسیان نے عطریات قدس سے عطردان پر کئے غلمان نے گلاب پاش جنان ہاتہو مین لیئے ہر حور نے اپنا سنگہار کیا قصور نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا فلکون نے جواہر ابدار بہر نثار دامنون مین بہرے ملکون نے صدقات برائے حفظ نظر بلیات راہون مین دہرے آفتاب عالم تاب چہپا ہوا کو سکوت ہوا قلم قدرت رقم شادمانی لایا لوح نے نقش کامرانی پایا سرور آمد حضور کرسی نشین ہوا مشکور شکور عرش برین ہوا مالک نے دروازہ دوزخ کے بند کئے اور اندازے عذاب پر عتاب کے موقوف و ناپسند کئے جبرئیل نے بحکم رب جلیل حضرت آدم صفی سے حضرت عیسی مسیح تک ارواح طیبہ انبیاء علیہم السلام کو روائح مقدسہ سے معطر کیا اور ان کو برائے استقبال خیر الانام یعنی محمد علیہ السلام کے مقرر کیا کروبیان پہر پابوسی محبوب یزدان آمادہ ہوئے فرشتگان بجہت استقبال شہنشاہ دو جہان صف بہ صف استادہ ہوئے شب معراج نے ایسا رنگ دکہلایا

کہ لیلۃ القدر کی آنکھوں میں نور آیا جبکہ خبر معراج پیغمبر نے شہرت پائی اور ہر طرف آراستگی میں زینت آئی تو پھر روح الامین بموجب حکم مالک زمان و زمین جلد جنت میں گئے اور وہاں بہت براقوں کو چشمان نور افشان دیکھتے ہی سب سے مشتاق ایک براق انتخاب کیا اور اوسکو غسل آب کوثر شاداب سے دیا عمدہ زیورات سے آراستہ فرمایا اور غاشیہ تجلیات سے پیراستہ بنایا اوسکا نورانی چہرہ ہوا گویا چاند کا ٹکڑا ہوا اوس میں بہت خوبیاں آئیں سراپا اسکا بیان ہو یعنی براق براق مشتاق دقاق بلند سر سمند پیکر مشکین کال رنگین ایال جبین نگین شیر چشم تیز چشم سیہ مژگان مروارید دندان غنچہ دہان شگفتہ زبان مرصع گردن مرقع بدن جواہر گوش سراسر ہوش محکم پشت معظم نشست پاک شکم بیباک قدم کشادہ پیش افادہ جبیں لآلی دم ہلالی سم ملک آسا فلک پیما غلمان شمائل کیوان منازل فیروزی لگام زردوزی زمام نگارین زین پروین آئین فرقد نقاب زمرد رکاب مبارک پے تبارک شی گرم جولان نرم عنان برق سرعت شرق جہات خیز گام تیز خرام تماسک رہ چابک دو شاہین پرواز نازنین انداز سعد اطوار رعد کردار سپہر سیر دہر شیر صبا رفتار صفا گفتار براق شیدا اشتیاق مصطفےٰ۔

مرکب زیباست این یا اژدر عنقاست این | یا زمین پیماست این یا آسمان آراست این
دُلدُل فرخ عنان یا توسن چابک قدم | یا براق برق وش یا صرصر صحراست این
طیر خوبی یا ہمائی حُسن یا شاہین ناز | یا پری پرواز یا طیار بے پرواست این
دائم فردوس یا رہوار میدان جنان | یا غزال مرغزار جنت الماواست این
خوش لقائی خلد یا سیارہ پرتو فگن | یا فلک سیار یا سیاح کشورہاست این

تیزرو یا تندرو یا چست تگ یا خوش خرام
یا سریع السیر یا ہم منزل سدراست این

ثناء مدحت سراپا ناظم تعریفہا
یا ثناخوان نبی یا **ثاقب** گویاست این

المدعا بہ امر خدا روح الامین عتبۂ معظمہ سید المرسلین پر حاضر آئے اور براق گرفتار فراق کو اپنے ہمراہ لائے خوابگاہ رسول اللہ مین گئے وہان حیران و ششدر رہے حضرت کو بشان عظیم خواب استراحت مین پایا بالآخر خاتم النبوت کو بآئین تکریم نہایت ادب و لیاقت سے جگایا سلام سنت الاسلام کو سر جہکا یا پیام رب الانام پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا جناب باری نے آپکی سواری کو ایک براق مشتاق بہیجا ہے اور حضور کو حاضری دربار خدائے کردگار کا حکم ہوا ہے آپ بافتخار سوار ہون مشرف دیدار پروردگار ہون خوب یہہ معمول ہے بہت معقول ہے کہ جب محب اپنے حبیب کو بلاتا ہے تو اسپ خوش رفتار بوجہ عز و وقار بہجواتا ہے اور اپنی محفل اختصاص کا رات مین بلانا اغیار کی آنکھون سے چہپانا ہے اور جلیس مجلس خاص کا شب مین جانا آنا بدنظرون سے بچانا ہے جب رسول کریم علیہ التحیت والتسلیم نے حضرت جبرئیل باصفا سے یہہ مژدہ جان فزا سنا تو نبی الورا کو سرور ابتہاج بے انتہا ہوا رسول خدا شکر خداوند جل و علی بجا لائے اور جناب کبریا نے جملہ امور معروضۂ خیر الورا قبول فرمائے اب شب معراج مین نوبت عروج نبی آئی جملہ کائنات نے دہوم مچائی ہر فلک زینت نشان ہوا ہر ملک تہنیت خوان ہوا صدائے شب کا طرفہ مضمون تہا ندائے طرب کا نغمہ موزون تہا۔

ہو مبارک ہو عروج شہ دین آجکی رات
واہ وا صلِّ علیٰ آج ہے معراج کی رات

آجکی رات کے انوار سے روشن ہین فلک
مطلع نور ہوئی طالع وہاج کی رات

ابتو اس رات سی کیا لاکہہ ہنو کو شرف
لیلۃ القدر کو کیونکہ ہنو یہہ لاج کی رات

ان دنون شاہ رسل صاحب معراج ہوا
تاجداری کو ہوئی افسر سرتاج کی رات

در مقصود نکل آئینگی اس شب مین بہت
موج فیضان مین ہے قلزم مواجکی رات

آپکی شان شہانہ شب معراج مین ہے
حق نے دی سرور عالم کو عجب آجکی رات

مبدۂ فیض اسی رات کو خالق نے کیا
خوب بخشش کو ہوئی **ثاقب** محتاج کی رات

المختصر سید البشر نے تہیۂ سفر فرمایا اور بارگاہ بادشاہ حقیقی کا آپکو درباری بنایا اور حضور اپنے در دولت پر تشریف لائے جبریل و میکائیل ساتہہ آئے براق یگانۂ آفاق پیش حضور ہوا فرط خوشی مین محو سرور ہوا جب حضرت نے اوسپر سوار ہونے کا قصد کیا تو اوس نے آپکو سواری سے بچالیا کلولون مین آیا بہت شوخیان لایا حضرت جبریل نے کہا کہ اے براق تجکو کیا ہوا یہہ کیسی گستاخی و بیباکی ہے اور سرکشی و چالاکی ہے تو اپنے راکب کو نہین جانتا اور اپنے شہسوار کو نہین پہچانتا تیرے راکب حبیب خدا اشرف انبیا ہین باعث ایجاد ارض و سما سبب امداد ما و شما ہین پہر فوراً براق مطیع ہوا اوس کا رتبہ علی الاطلاق رفیع ہوا حقیقت مین اوسنے یہہ شوخی سرکشی سے نہ کی ناز و انداز افتخار و اعزاز سے تہی پس حضرت اوس راہوار نیک خصلت پر سوار ہوئے آخرکار راہی بسوئے پروردگار ہوئے رکاب سعادت انتساب جبریل نے اپنے ہاتہہ مین لی اور زمام براق نیکنام میکائیل کے ہاتہہ مین دی — براق ایسی چال چلا کہ

دل عشاق کوٹا کہین لچکتا تہا کہین لپکتا تہا کہین مچلتا تہا کہین سنبہلتا تہا عجب ناز سے جاتا تہا نئے انداز دکہاتا تہا ایسے ہی سلطان بحر و بر کونین نخلستان پہونچا یا حضرت جبریل نے جناب سرور کو وہان ٹہرایا اور کہا کہ اے نبی الورا یہان قدم مبارک رکہو نماز پڑہو یہہ زمین یثرب ہے ثواب کا موجب ہے جب حضرت فارغ ہوئے تو مشاہدۂ عجائبات شیفتہ ہوئے جناب پیغمبر زمین مولد حضرت عیسی علیہ السلام پہنچ گئے وہان دو جا متوقف رہے حضرت نے پوچہا کہ اے جبریل یہہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ چلو آگے سیر کی جا ہے پہر آواز آپکے بلانے کی آئی آپنے اوسکی حقیقت دریافت فرمائی جبریل نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا آگے بڑہو سیر کرو آپ وہان سے چلے راہ مین ایک جماعت سے ملے اوس نے آپکو سلام کیا اور یہہ کہا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر جبریل نے کہا کہ اے فخر المفاخر سلام کو جواب دو حضرت نے جواب سلام دیا پہر جبریل سے التماس کیا کہ جو عجوزہ آپنے دیکہی وہ دنیا ہی اوس مین کچہہ باقی نہین رہا اوسکی عمر مین کچہہ مدت ہی باقی اور جس نے آپکو بلایا وہ ابلیس پر تلبیس تہا اگر آپ اوسکو جواب دیتے تو امت واسے آپکی عقبی کو چہوڑ کر دنیا کے اختیار مین رہتے اور شیطان علیہ اللعن اونکو گمراہ کرتا ہر آک خرابی مین پڑتا اور جس جماعت نے آپکو سلام کہے اوس مین حضرت ابراہیم و موسی و عیسی ہتے روایت مین آیا کہ آپنے حضرت موسی علیہ التحیۃ والثنا کو قبر مین نماز پڑہتے پایا دل پر نور اونکا سرور لایا یہہ فرمایا کہ اے نبی عالم پناہ اشہد انک رسول اللہ انبیا نزد خدا نہین مرتے ہین عبادت کرتے ہین جیسی کہ جنتی بلا تکلفی ذکر مین رہتے ہین اللہ اللہ کہتے ہین پہر رسول اللہ

نے اثناے راہ مین نیکون اور بدون کو ملاحظہ فرمایا اور اونکو عالم برزخ ومثال مین بہ نتیجہ افعال اپنے احوال مین مشغول وگرفتار پایا بعدہٗ حضور اقدس بیت المقدس مین داخل ہوئے آپکو وہان بہت افضال حاصل ہوئے براق باب مسجد سے بندھا اوس دروازہ کو اتبک سب نے باب محمدؐ کہا حضرت نے دو رکعت نماز پڑہی یہہ نماز تحیۃ المسجد کی تہی وہان ملائکہ حاضر آئے اونہون نے اعزاز وافتخار پائے ارواح انبیا حضرت آدم سے تا حضرت عیسیٰ متمثل گردانی گئین اونہون نے صفات خدا کہین صلواۃ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا پر بہیجین اور تعریفین حضرت کی بیان کین پہر تکبیر نماز کہی تقدیم حضرت کو ہی آپنے امامت کی سب انبیا و ملائکہ نے اقتدا مین موافقت کی اور بعض نے کہا ہے اور معتبر رہا ہے کہ آپنے آسمان پر اقامت فرمائی دونون جہان کی فضیلت پائی راوی معتمد نے کہا ہے کتابون مین لکہا ہے کہ جب انبیا نے بعد نماز بصد نیاز حمد خدا وثناے کبریا کو ادا کیا اور حضرت ابراہیم وموسیٰ وداؤد وسلیمان وعیسیٰ علیہم السلام نے ستایش الٰہی ونیایش نامتناہی مین خطبہ پڑہا تو جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے بزبان فصیح وبلسان بلیغ حمد ذات کبریائی مین ثناے نعمائی ذاتی وسپاس صفاتی فرمائی چونکہ حضرت ابراہیم علیہ التسلیم نے صفات سرور کائنات کو اوصاف جمیع انبیاے با اعطاف سے افضل پایا تو جملہ پیغمبران ذی شان سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بہذا ۲ ۱ افضلکم محمدؐ صادق آیا احمدؐ نے یہہ خاص لطف خالق پایا جب رسول مقبول مسجد سے باہر آئے تو حضرت جبرئیل اک ظرف مین شیر اور دوسری مین شراب لائے اور حضرت کو مخیر کیا اور اختیار دیا کہ جسکو چاہین نوش

فرمائین آپنے دودہ کو پسند فرمایا شراب سے نفور آیا جبریل نے کہا کہ ای رسول خدا آپنے فطرت کو اختیار کیا یعنی علامت دین نیکنام و استقامت اسلام کو لیا ہر چند کہ اسوقت مین شراب مباح تہی مگر بہت بد اصلاح تہی جناب رسالت مآب نے معراج مکہ مین پائی اور حرمت شراب مضر مزاج مدینہ مین آئی لبن طیب و طاہر ہے اور شراب ام الخبائث و پر شر ہے اب وقت عروج صاحب معراج آیا منطق البروج نے طالع ابتہاج پایا فرشتگان بسیار یمین و یسار حضور تہے جبریل و میکائیل آپکی ہمراہی مین مامور تہے شہنشاہ دو جہان و دستگاہ بیکسان نے نہایت کر و فر سے عروج آسمان فرمایا اور معرج باصفا کو تزک و تحشم سے ذیشان بنایا جب حضرت با برکت در سپہر اوّل پر رسا ہوئے تو وہان عجب جلوہ جانفزا ہوئے جبریل نے دربان اول کو ندا دی دربان نے وجہ صدا دریافت کی روح الامین نے کہا کہ مین ہون جبریل بندۂ خدا اور حضرت محمدؐ عربی ہین احمدؐ ہاشمی ہین اوس نے پوچہا کیا بلائے گئے ہین جبریل نے کہا کہ ہان طلب فرمائے گئے ہین دربان بولا **مرحبا بہ فنعم المجی جاء** یعنی خوشی ہو اوسکو اچہا آنا آیا پہر دروازہ کہلوایا بالآخر آسمان ہفتم تک جبریل سیاح فلک اور ہر دربان گردون گردان کی یہہ ہی گفتگو رہی اور ایسی ہی کشادگی ہر دروازہ کی ہوتی گئی جب پیغمبر خیر البشر آسمان مین داخل ہوئے تو وہان حضرت آدم علیہ السلام سے واصل ہوئے حضرت جبریل نے عرض کیا کہ اے رسول خدا یہہ آدم علیہ السلام ہین تمہارے جدا مجد والامقام ہین انکو سلام کر و دعا لو حضرت نے سلام کیا اونہون نے جواب سلام بدعائے مالا کلام دیا اور **مرحبا بالابن صالح والنبی صالح** فرمایا

اور اونکو آپ سی ملکر بہت سرور آیا اور حضرت نے حضرت آدمؑ کی طرف کچھ صورتین سفید و سرخ رنگ پائین اور بائین جانب شکلین سیاہ بحال تباہ نظر آئین حضرت آدم علیہ السلام سمت راست دیکھکر خوش وخرم ہوجاتے تہے اور جانب چپ کو دیکھتے ہی رنج والم پاتے تہے حضرت جبریل نے کہا کہ اے نبی کبریا داہنی طرف کی صورتین اونکی اولاد نیک نہاد یعنی صاحبان جنت عالیشان کی ہین اور بائین جانب کی شکلین اونکی اولاد نامراد یعنی ناریان دوزخ عذاب بنیان کی ہین بعض روایات مین یہہ آیا کہ حضرت نے ان حالات کو بہی ملاحظہ فرمایا کہ جن لوگون نے حلال کو چہوڑکر حرام کہایا تہا اونہون نے لحم مزیدار سے مونہہ موڑکر گوشت ناگوار پایا تہا اور جو بلا نماز پڑہے سو رہے تہے اونکے سر پتہرون سے کچلے جاتے تہے اور جو یتیمون کا مال ہضم کر لیتے تہے فرشتے اونکے مونہہ مین انگارے بہرتے تہے اور وہ بدہضمی سے نکلتے تہے اونکے اعضا جلتے تہے اور جو سود کہاتے تہے وہ پیٹ کے بوجہہ سے گرجاتے تہے عذاب مین مبتلا ہوئے گرفتار بلا تہے جن عورتون نے بلا اجازت اپنے شوہرون کے غیر بچون کو دودہ پلایا تہا اون کو چہاتی کے بل لٹکایا تہا اور جو عورتین اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تہین وہ اس عذاب مین مرتی تہین کہ اونکی صورتین سور کی سی ہوجاتی تہین اور ہاتہہ پاؤن گدہے کے سے پاتی تہین اور جو عورات واہیات بکتی تہین اور زبان درازی کو نہ روک سکتی تہین اپنے شوہر کے بہید کو نہ چہپاتی تہین اوسکو شہرت مین اوڑاتی تہین اونکی زبانین ستر ہاتہہ نکل آتی تہین اور مونہہ شعلون سے جلجاتی تہین اور جو عورتین اولاد ناجایز کو اپنے شوہر کی اولاد جایز بتلاتی تہین چوٹی سے لٹکائی جاتی تہین بہت چلاتی تہین سخت عذاب پاتی تہین اور

جو لوگ مومنون کی عیب جوئی کرتے تھے اونکا گوشت آگ کی قینچیون سے کاٹکر
اونکو مونہہ مین بہرتے تھے اور جنہون نے زناکاری و بداطواری کی تہی فرشتون
اونکے جسم سے گوشت کو جدا کرکے آگ کی سیخون سے زخمون کی جگہہ سی
تہی ایک شخص نے قرض لیا تہا مگر ادا نکیا تہا نہ وہ قرض لینے سے ڈرتا تہا نہ پرواہ
اپنے اوپر قرض کرتا تہا اوجہہ بہاری اوسپر کہا جاتا تہا اوس بوجہہ کو لیکر اوس کو
نہ اوٹہاتا تہا اوس بارکو زیادہ گران کرتے تھے اوسپر دہرتے تھے قیامت
تک یہہ ہی عذاب ہے قرضدار کی حالت خراب ہے جو شراب پینے والے تھے
وہ اپنے حال مین نرالے تھے اونکے مونہ کالے تھے آنکہین نیلی لبون پر چہالے تہے
اوپر کا ہونٹہ سر پر رہتا تہا نیچے کا پاؤن سے ٹکراتا تہا پیپ مونہ سے بہتی تہی آگ پیٹ
مین رہتی تہی اور جنہون نے اپنے مان باپ کی نافرمانی کی تہی اللہ تعالے نے
اون کو قبر عقوبت کی سزا دی تہی اولاد خوش نہاد کو چاہیئے کہ اپنے مان باپ کی
تابعداری کرین رضامندی جناب باری کرین اپنے مان باپ کو ستانا اور
اونکی ناخوشی کو عمل مین لانا گناہ ہے اور **بالوالدین احسانا** کا شاہد کلام اللہ
ہے بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس مین جز
مان باپ کی اطاعت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا گویا اپنا بیان
حال کیا کہ کون اسکا حقدار ہے اور کسکے لئے یہہ سزاوار ہے کہ مین اوسکی خدمت کرکے دن
سعادت لون آپنے فرمایا تیرے مان باپ ہین فی نفسہ وہ سعادت آپ ہین
پہر اوس نے یہہ ہی دریافت کیا حضرت نے وہ ہی جواب دیا پہر پوچہا آپ نے
فرمایا تیری مان ہے پہر یہہ ہی عرض کیا حضور نے بتلادیا کہ تیرا باپ یکسان ہے

ابن ماجہ نے ابی امامہ سے اسکو نقل کیا کہ اک شخص نے حق والدین کو رسول الثقلین سے پوچھا آپنے فرمایا کہ مان باپ بہشت و دوزخ اولاد ہین یعنی ثواب و عذاب کی بنیاد ہین جو اپنے مان باپ کی فرمان برداری کریگا وہ جنت پائیگا اور جو نافرمان رہیگا وہ دوزخ مین جائیگا۔ بیہقی نے معاذ بن جبل سے روایت کی کہ اک شخص نے حضرت سے اپنے ارادہ کی یہہ صراحت کی کہ یا نبی اللہ مین فی سبیل اللہ جہاد کرنا چاہتا ہون راہ خدا مین مرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ آیا تیری مان حیات ہے اوس نے عرض کیا کہ ہان وہ حیات باصفات ہی پہر حضرت نے یہہ کہا کہ اے بندۂ خدا تو اوسکی خدمت کر اوسکی خدمت گذاری سے ہو بہرہ ور اوسکے زیر قدوم جنت ہی یہہ ہی لزوم ہمت ہی۔ ترمذی و ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور محدثین نے اوسکی صداقت دی ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ اے رسول خدا مجھکو اپنی بی بی سے محبت ہی مگر میرے مان باپ کو اوس سے ناخوشی و خصومت ہے آپ نے فرمایا اور یہہ ہی بتلایا کہ تو اپنی اوس بی بی کو طلاق دے اوس سے افتراق لے۔ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے نہ یہہ بات تراشیدہ عقل کی ہے کہ فرمایا ہے نبی کبریا نے کہ مان باپ کی رضا مین خدا کی رضا ہے خدا کی ناراضی اونکی ناراضی مین سوا ہے المدعا جناب خیر الورا بہ کر و فر آسمان دوم پر رونق افزا ہوئے وہان عجائب حالات اور غرائب واقعات رونما ہوئے حضرات یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام نبی خیر الانام سے ملے دیکھتے ہی گل رخسار سید ابرار کو اونکی غنچہ دل کہلے حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام دیا اور مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہا اور بخوبی جلسہ

پہر حضرت تیسرے آسمان پر تشریف لیگئے اور وہان عجائبات کو دیکھتے پہر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی نہایت حسن کلام سے باہم بات ہوئی حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا اور مرحبا بشرح بالا فرمایا حضرت نے اپنے حسن انسانی سے یوسف کنعانی کو اپنا حسن کلی بتایا پہر آپنے چوتھے آسمان پر قدم رنجہ فرمایا وہان حضرت ادریس علیہ السلام کو پایا آپنے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام بہ مرحبا مصدر مصدر کے دیا حضرت ادریس علیہ السلام اجداد و امجاد سید الانام مین ہین مگر آپ الاخ الصالح اونکے کلام مین ہین علما نے کہا کہ یہہ کہنا تعظیماً تہا ورنہ لفظ ابن کہتے کہتے مثل آدم و ابراہیم علیہما السلام کے رہتے تب حضرت پانچوین آسمان پر گئے تو وہان حضرت ہارون علیہ السلام سے سلام وجواب بہی مرحبا بدستور ہوا حضرت ہارون کو بہت سرور ہوا پہر چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سلام وجواب و مرحبا معمولی ہوا اور اونکا حال احمد مرسل کو دیکھکر تولی ہوا اونہون نے گریہ فرمائی اور یہہ بات اونکی زبان پر آئی کہ یہہ نوجوان ہاشمی میرے بعد پیغمبر ہوا اور اسکی امت کا مرتبہ بہت برتر ہوا اسکی امت کے لوگ نہایت کثرت سے جنت مین جائینگے اور میری امت کے بہت دوزخی بوجہ نافرمانی وسیہم زیادہ عذاب اوٹھائینگے یہہ باتین اور یہہ ملالتین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بطریق تاسف وتعجب تہین نہ بسبیل حسد وتعصب تہین پہر حضرت خیر البشر نے ساتوین آسمان پر تشریف ارزانی فرمائی وہانکی طرفہ کیفیت اور عمدہ حالت آسمانی پائی حضرت ابراہیم علیہ السلام متکی بیت المعمور عالی مقام بیٹھے اور متقلی حضرت خیر الانام سے ہوئے آپ مراسم تسلیم بجالائے اونہون نے بعد جواب سلام لوازم تعظیم ادا فرمائی بیت المعمور آسمان پر مقابل بالائے کعبہ مسجد ملائکہ ہے نہایت معظم و متبرک ہے

اوس مین ستّر ہزار فرشتے نئے ہر روز آتے ہین پہر اونکو اوس مین کبہی نہین پاتے ہین حضرت ابراہیم کو نبی کریم کا وہان آنا بہت خوش آیا اور اونہون نے مرحبا **لابن صالح والنبی صالح** فرمایا بعدازین سید المرسلین نے سدرۃ المنتہیٰ کو ملاحظہ فرمایا وہ بہت بڑا درخت بیری کا آپکی مشاہدہ مین آیا اوسکے پتے ہاتی کے کانون کے برابر اور بیر ہجر کے مٹکون کے ہمسر اور اوسپر بے تعداد پارۂ طلائی چمکتے ہتے یہہ فرشتگان نیک نہاد باین ہیئت کذائی دمکتے ہتے جب آپنے آگے کو بڑہنا چاہا تو جبرئل نے آپکا ساتہہ نہ نباہا آپنے سبب اوس کا پوچہا جبرئل نے کہا کہ اے سرور انبیا رہبر دوسرا یہہ ہی میرا مقام ہے نہ مجکو آگے طاقت خرام ہے۔

اگر بال بہر بہی اوڑون اوج پر
تجلی کے پرتو سے جل جائین پر

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ وہان براق برق پیکر ٹہیرا رفرف جلوہ گر ہوا لغت مین رفرف بساط کو کہتے ہین مگر مثال اوسکی تخت انبساط سے دیتے ہین وہ مسند زرین تہا نور آگین تہا آفتاب کی ضیا پر اوسکی ضیا غالب تہی ماہتاب کی روشنی اوسکی روشنی کی طالب تہی آپ اوسپر سوار ہوے خوب جلوۂ انوار ہوئی جب وہ روان ہوا عجب عالم عیان ہوا محبوب یزدانی نے مکانات آسمانی مین ملاحظہ ہر شے کیا اور حجب نورانی کو نہایت آسانی سے طے کیا تعداد شماری ستّر حجب ذیجاہ کی تہی سطبری ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ کی تہی جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ جب انقطاع حجب وقوع مین آیا تو مجکو ہیبت جلال ذوالجلال نے متحیر بنایا اور مین دہشت وحشت آمیز اور وحشت دہشت انگیز سے گہبرایا منادی نے بزبان فیض ترجمان صدیق رفیق ندا دی کہ **قف یا محمد ربک یصلی** جب آواز میرے انیس

جلیس کی آئی تو مین نے کچہہ تسلی پائی مگر متحیر رہا کہ یہہ کیسی ندا خدا نماز سے بی نیاز ہو
اوس کے لیئے نماز ہے معاً آیا یہہ حکم ربی کہ سبحانی سبقت رحمتی علی
غضبی اے محمد بلند پایہ پڑہ یہہ آیہ هو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ لیخرج
کم من الظلمات الی النور و کان بالمؤمنین اے خاتم النبیین صلوٰۃ
میری رحمت ہے تجہہ پر اور تیری امت پر الحق ہمکو بہروسہ ہے اوسکی رحمت پر پہر
آئی یہہ ندائے حضرت احد کہ ادن یا خیر البریہ ادن یا احمد ادن یا محمد
اور ایسا سماعت مین آیا کہ خدا نے فرمایا ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین
او ادنی پس میری پروردگار نے مجکو اپنے پاس لیا مین نے اوسکا شکر بصد سپاس کیا
اور مجہسے کچہہ پوچہا مگر مین جواب ندیسکا جناب کبریا نے دست قدرت اپنا میرے
دونون شانون کے درمیان رکہا مجکو اپنے سینہ مین اثر اوس کا محسوس ہوا
اللہ جل علی اسنے علم اولین و آخرین مجکو عطا کیا اور ایک علم کے مخفی رکہنے کو مجہسے
عہد لیا کہ سوا میرے اوسکی برداشت کرنے والے کہین نہین تہے اور انواع علوم
مجکو تعلیم و تلقین کئے اور میری امت کے خاص و عام کے پاس ایک علم کے پہونچانے کا
حکم دیا اوسکو مین نے قبول کیا اور جو راز و نیاز باہم عمل مین آئے اوسکے بہید کسی نے
نپائے تجلی دیدار الٰہی نے میرے دل مین جلوہ گری فرمائی اور میری آنکہون نے
رویت جناب کبریائی سے روشنی پائی مجکو اپنی بصیرت مین عجیب عالم نظر آیا خدا نے
اپنی قدرت کا تماشا دکہلایا مین نے ہر چیز کو اپنے دل مین پایا پیش و پس یکسان
بینائی لایا مین نے امر عظیم دیکہا کہ ایسا دیکہا نہ سُنا پہر ایک قطرہ میری زبان پر
عرش سے ٹپکا مین نے اوسکو چکہا اوس سے زیادہ لذیذ و شیرین نہ کوئی چیز تہی

ہرچیز جو عرش مین اوسکے سامنے ناچیز تہی مین نے خبر اولین و آخرین پائی میرے دل مین روشنی آئی عرش متعال نے زبان حال سے کہا کہ اے رسول خدا ہرچند کہ حق تعالےٰ نے مجھکو شان اعلیٰ بنایا اور مرتبہ والا عطا فرمایا مگر مین اوسکی ہیبت جلال سے کمال لرزان ہوا نہایت مضطر و پریشان ہوا جب مجھپر **لا الہ الا اللہ** لکھا تو مین زیادہ کانپا جسوقت **محمد رسول اللہ** تحریر فرمایا تو میرا دل تسکین مین آیا اضطرار کم ہو گیا قرار بالجزم ہو گیا نام پاک صاحب لولاک باعث راحت دل ہوا موجب فرحت کامل ہوا جناب پیغمبر کو قرب خالق اکبر ملا سید السادات نے **التحیات للہ والصلوات والطیبات** کہا یہہ کہنا ایسا تہا کہ جیسے بندہ بارگاہ بحضور شاہ تسلیمات و کورنشات بجالاتا ہے اور جناب کبریا نے **السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ** فرمایا یہہ فرمانا ایسا تہا جیسے بادشاہ عالم پناہ اپنے مقربون کا سلام بہ توقیر و اکرام قبول فرماتا ہے پہر حضرت رحمۃ للعالمین **السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین** بولے یہہ بولنا ایسا تہا کہ جیسے خاصان سلطنت بطلوئے ہمت ہنگام توجہہ خاقانی بذکر دیگران اوروں کو بہی شامل مراحم سلطانی کرا لیتے ہین اور فرشتون نے **اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ** کے عقدے کہولے ان عقدون کا کہلنا ایسا تہا کہ جیسے حاضران دربار خسروی کسی امیر مقرب کی پر مکرمت خاص و مرحمت باختصاص کو دیکہکر مدحت بادشاہ اور صفت امیر رفیع جاہ معرض عرض مین لاتے ہین چونکہ یادگاری رسول باری کی نماز معراج المومنین مین منظور ہوئی اسلئے قعود نماز مین کل عبارت **التحیات** کی پڑہنی ضرور ہوئی قعود صلوٰۃ مین مصلی عزت پاتا ہے گویا بندہ درگاہ بحضور بادشاہ بیٹہکر باوقعت

ہوجاتا ہے شب معراج نبی صاحب التاج نے جو نعمتین پائین زبان اوسکی بیان سے متعذر ہے اور خدا نے اونکو جو کرامتین عطا فرمائین قلم اونکی رقم سے مقصر ہے اللہ جل جلالہٗ جل شانہٗ نے اونکو مبہم رکھا **فاوحی الی عبدہ ما اوحی** کہا سبحان اللہ کیا کیا اوصاف رسول کبریا ہین مضامین اس غزل کے زیبا ہین۔

سب سے اوّل ہی تو ہی سبکے بعد آنے والے
ہے تری شان بڑی عرش کے جانے والے

قاب قوسین سے یہہ خوب ہوا ہے ثابت
آپ ہین قربت اللہ کے پانے والے

ہاتدن کیون نہ سنین لوگ تمہاری باتین
تم ہو اللہ کی باتون کے سنانے والے

امت پاک کو کیونکر نہ سبکدوشی ہو
رحمۃ اللعالمین ہین بار اوٹھانے والے

جانتے خضر نہ کیون منزل مقصود کی راہ
تم ہی خوب رہ راست بتانے والے

یا نبی تم نے کیا دین متین کو قائم
تم ہوئے کفر وجہالت کے مٹانے والے

عشق احمد مین عجب لطف خدا پاتی ہین
بہہ مزے لوٹتے ہین دلکے لگانے والے

ہوگیا جسکا مددگار پادشاہ عالم
پہر ستا سکتے ہین اوسکو ستانے والے

کیا ہو آفات دو عالم کا خطرا سے سرور
آپ ہین **ثاقب** عاجز کے بچانے والے

شب معراج پرانوار مین سید ابرار نے جنات مجمع النعمات کی سیر فرمائی تعداد بہشتون کی آٹھ ہے منقسم فرمائی سات بہر سکونت اہالیان جنات یعنی دار الجنان دار السلام جنت الماوا جنت الخلد جنت النعیم جنت الفردوس جنت العدن کہ ہریک مرتب و مزین ہے اور آٹھوان علیون برائے دیدن دیدار خالق بیچون معین ہے اوراون مین نہرین جاری پائین نہر الرحمۃ کوثر تسنیم سلسبیل رحیق مختوم اوراونکے علاوہ اور بہت

نہرین دیکھنے مین آئین اور ہر حور پر نور و قصور بیقصور کو ملاحظ فرمایا سب کو با زیب و زینت پایا واہ واہ بہشت کیا کیا خوبیان لائے ارحم الراحمین مومنون کو نصیب فرمائے اور درکات دوزخ پُرآفات کو بہی دیکھا عیاذا باللہ منہا ساتون زمین پر بالائے یکدیگر ہین اور اونکے نام جہنم لظی حطمہ سعیر سقر جحیم ہاویہ مقرر ہین ہر اک مین عذاب الیم و آفت عظیم ہے ہر مسلمان گنہگار کا بچانے والا رحیم و کریم ہے ہر چند کہ آپنے حالات عجیب و واقعات غریب جنت و دوزخ کے معائنہ فرمائے مگر جو کتب تواریخ مین تحریر پائے اونکا احادیث مین نشان نہین کہین بیان نہین البتہ آپنے جو عالم رویا مین پایا اوسکا ذکر حدیث مین آیا جب رسول خدا نے ملاحظہ تمامی اشیائے عالم بالا سے فراغت پائی اور مشاہدہ دیدار خدائے عظمت فرمائی تو حضرت کو خلعت رخصت مرحمت ہوا پہر آپکا قصد مراجعت ہوا جب خیر البشر آسمان ششم پر واپس آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حالات دریافت فرمائے اور یہہ پوچہا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا حضرت نے کہا کہ ہر روزہ پچاس وقت کی نماز حضرت کلیم علیہ التسلیم نے فرمایا کہ خدا ہے بے نیاز اوس سے تخفیف چاہو اپنی امت کو گناہ سے بچاؤ تمہاری امت سے یہہ نماز ادا ہوگی پوری اطاعت خدا ہوگی مین ہر چند بنی اسرائیل کو سمجہاتا تہا مگر اونکو نافرمانی جناب باری مین پاتا تہا مینے اپنی نصیحت کی کچہہ تاثیر نہ پائی مجہسے کوئی تدبیر نہ بن آئی آپنے حسب صلاح حضرت موسیٰ جناب رب العالمین التماس کی خدا نے دس کی تخفیف دی پہر بمشورۂ حضرت موسیٰ آپنے خدا سے التجا کی کبریا نے اور دس کی تخفیف عطا کی ایسی ہی تخفیف ہوتی گئی پانچ وقت کی نماز باقی رہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمہاری امت سے یہہ بہی نہ ہوگی ادا پہر حضرت ذیشان نے یہہ بیان کیا کہ میرے معبود نے

مجھہ پر بہت بڑا احسان کیا اب مجھکو شرم آتی ہے مجھسے اسبارہ مین کوئی بات نہین کہی جاتی ہے فوراً ندا آئی **مفیت فریضتی وخففت عن عبادی** پورا کیا مین نے اپنی فرض کو اور تخفیف دی مین نے اپنے بندون کو یعنی قبول کیا نبی کی عرض کو یہہ کیسی عنایت رب الارباب ہے کہ ہر نیکی کا دہ گونہ ثواب ہے بندے پانچ نماز پڑھینگے اور پچاس کا ثواب لیکر بڑھینگے۔

مومنو مفتاح جنت ہی نماز ۔۔ رکن دین اصل عبادت ہی نماز
ہی نماز پنجگانہ خوشتر ین ۔۔ ہے وہ بیشک فرض رب العالمین
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا ۔۔ ہین یہہ اوقات نماز باصفا
ہان نماز فجر مین اے دوستو ۔۔ رکعتین دو فرض ہین سنت ہین دو
چہہ ہین سنت اور فرض ظہر چار ۔۔ دس ہین سنت فرض جمعہ دو شمار
چار فرض عصر ہین ای اہل دین ۔۔ دو ہین سنت فرض ہین مغرب کے تین
دو ہین سنت چار ہین فرض عشا ۔۔ وتر واجب تین رکعت ہین ہوا
ہی دوگانہ عید کا واجب صریح ۔۔ سات چہہ تکبیر کے پڑھنا صحیح
ہے بلا سجدہ جنازہ کی نماز ۔۔ ہے کفایہ فرض رب بے نیاز
یہہ نمازین ہین فقہ مین منتخب ۔۔ اور باقی نفل و سنت مستحب
جبکہ ہو قصد نماز اے نیکخو ۔۔ پہلے آب پاک سی کر لے وضو
حاجت غسل جنابت ہو اگر ۔۔ پہلے نہانا فرض ہے ای خوش سیر
تجکو پہونچائے اگر پانی ضرر ۔۔ پڑھ تیمم سے نمازین بے خطر
عبد مین ہے گرچہ عبدیت ضرور ۔۔ پہر ہے بہر بندگی نیت ضرور

دونون ہاتھون کا اوٹھانا برملا
نیت مخفی کا دیتا ہے پتا
پھر تو ہونا دست بستہ پیش شاہ
ہی عبودیت مین عبدیت کی بنا
پھر تسلیمات جھکنا پشت کا
ہین رکوعات نمازی اے فتا
وقت پابوسی کے گرتے ہین جبین
فرض ہے سجدہ کا کرنا بالیقین
پھر تو پیش بادشاہ دو جہان
بیٹھنا ہے با ادب تسبیح خوان
کیا لکھے ناقص بیان حال صلواۃ
ہے یہہ تاریخ نبی با معجزات

بعضی کتب مین فرض ہونا چھہ مہینے کے روزونکا مذکور ہے اور بعد تخفیف باقی رہنا ایک ماہ کے روزون کا مسطور ہے

روزون سے ہی جہان مین عجب بذل کبریا
کیا خوب ہے مبارک عالم مہ صیام
کیونکہ نہ صائمون کو ہو روزون سے افتخار
ہر صوم کی جزا ہوا خود خالق انام

الحاصل سرور انبیاء پھر دوسرا فضل و کمال پایا اور دولت سرائے سعادت انتما مین نزول اجلال فرمایا مشہور ہے کہ گرمی بستر اطہر کی ہنوز گئی نہ تھی زنجیر حجرہ کی ہنوز ہلتی رہی روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ عرصہ تین ساعت کا آمد و رفت مین گذرا ہے حضرت شیخ مجدد الف ثانی اور دیگر حضرات صوفیہ اہل معانی نے یہہ لکھا ہے کہ آپکا معراج مین جانا نمونہ عالم آخرت کا ہوا ہے اوس عالم مین بہت کچھ نہین بناتے ہین کہ صدہا سال کے کام ایک لحظہ مین ہوجاتے ہین حضرت نے صبح کو حال معراج کا بیان فرمایا کافرون نے صادق اللسان کو جھٹلایا مسخرے استعجاب سی ہنسے وسوسے اون کے دلون مین بسے لوگون نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمیشہ تمنے محمد کو سچا کہا اب کہو کیا کہو گے یہہ بات سنکر عاجز ہو گئے کہ محمد بیت المقدس مین

اپنا جانا اور آسمانون پر جاکر واپس آنا ظاہر کرتے ہین اور یہہ واقعہ خلاف فہم و فراست عقل و کیاست کے باہر کرتے ہین حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اے جہلا محمدؐ نے کبھی جھوٹھ نہین بولا نہ جھوٹی بات سے زبان کو کھولا وہ جو کچھہ کہتے ہین وہ سچا ہے اوس مین جھوٹھ ذرا ہی پھر حضرت ابوبکرؓ پاس سرور کے گئے حضرت نے سب حالات معراج کے کہدیے اونھون نے صدقت کہا اونکا خطاب صدیق ہوا ابوجہل نے کذبت کہا وہ زندیق ہوا جناب فاطمہؑ زہرا بتول عذرا اپنے پدر بزرگوار احمد مختارؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین اور دریافت حالات معراج مسرت امتزاج کے خالق کردگار کی شاکر ہوئین اونھون نے یہہ بھی استفسار کیا کہ آپسے کبریا خدا نے کیا کیا فرمایا حضرت نے اونکو سب سنایا اور یہہ کہا کہ یہہ حکم خدا رہا کہ مین نے تیری امت پر نظر فرمائی مگر بجز بخشش کے کوئی بات نہ پائی حضرت فاطمہ علیہا السلام امت خیر الانام کی بہت خیرخواہ اور غمخوار تھین لہذا نہایت مشکور پروردگار تھین کافرون نے کہا کہ ہم اصلا حالات سماوات کے نہین جانتے ہین مگر مقامات بیت المقدس اور اوسکے نشانات کو پہچانتے ہین اور ہماری دانست مین محمدؐ بیت المقدس پاک سرشت مین نہ کبھی گئے نہ کبھی رہے اونھون نے نقشہ اوسکا پوچھا آپکو اوسکے بیان مین اسلیئے تامل ہوا کہ آپ وہان رات مین گئے تھے اور نہ خیالات اوسکے نقشہ کے رہے تھے فوراً قادر قدیر نے بیت المقدس پرتنویر کو آپ کے روبرو پیش کیا آپ نے اوسکو دیکھکر سب مقامات و مکانات کو بتلا دیا بیانات نشانات خوب ہوئے کفار ناہنجار متعجب ہوئے قافلہ کفار کا پھر تجارت شام کو گیا تھا آپنے اوسکی واپسی کا حال کہا اور یہہ فرمایا کہ بدھ کے دن قافلہ مکہ مین آجائیگا۔ توقف نہ پائیگا اوس روز قافلہ شام تک نہ آیا خدا نے دنکو اتنا بڑھایا کہ وہ قافلہ داخل ہوگیا۔ حضرت کا صدق کامل ہوگیا

یہ نبی کی برتری خوب تھی کہ رسائی عرش پر اوس نے کی — بلغ العلی بکمالہ
وہ ضیا ہے مظہر نور کی کہ جہان مین جسکی ہے روشنی — کشف الدجی بجمالہ
ہی عجیب ذات محمدی وہ رہا خلیق ہوا سخی — حسنت جمیع خصالہ
وہ نبی ہے صل علی صفی یہہ ہی کہنے رہو اے امتی — صلو علیہ و آلہ

کیا بیان ہو داستان ہجرت محبوب کا
ذکر ہجرت سی حزین ہر عاشق مہجور ہے

جبکہ شرایع و احکام نے کثرت پائی اور جہل و عداوت قریش مین شدت آئی تو حضرت معلن دین کے طلبگار ہوئے جناب رب العزت سے امیدوار ہوئے کہ کوئی سبب ایسا لا کلام پیدا ہو کہ قوم ناصر دین اسلام ہویدا ہو چنانچہ گیارہوین سال نبوت بنی نجہمال سے بروایت معتبر چھہ نفر قبیلہ خزرج نے موسم حج مین اسلام پایا اور عقبہ اولی کہنی مین اوسکا نام آیا پھر بارہوین ۱۲ برس دوازدہ ۱۲ کس اوس و خزرج بموسم حج مشرف باسلام ہوئے اور وہ عقبہ ثانیہ سے مشہور انام ہوئے حضرت نے مصعب بن عمیر کو بوقت اونکی مراجعت کے اون کے ہمراہ کیا اور سبکو سپرد اللہ کیا مصعب نے مدینہ مین پہونچکر اونکی مساعدت سے اظہار دعوت اسلام کیا اور نہایت جرأت سے افشائے شرایع و احکام کیا ایک روز مصعب بستان بنی عبد الاشہل مین گئی وہان تلاوت قرآن و ذکر احادیث سید المرسلان جماعت مکمل مین کرتے رہے کسی نے سعد بن معاذ سرگروہ قوم کو اسکی خبر دی اوس نے وہان آکر بہ تکبر ریاست و بہ نخوت امارت تقریر

پرشر کی اور یہہ کہا کہ نہین روا کہ تو ان بے خبرون کو بہکائے اور اونہون نے
جو باتین نہین سنین اونکو سنائے اگر پہر یہان آئیگا تو بہت پچہتائیگا اسکو سنتی ہی سب
لوگ بہاگ گئی بے لاگ گئی دوسرے روز مصعب ہمراہ اسعد بن زرارہ برائے
طلاوت قرآن و دعوت ایمان قریب اوسی مقام کے آئے اور فضایل و اکرام
مسایل اسلام کے سنائے پہر کسی نے خبر سعد بن معاذ بیخبر کو دی اوسنے اگر مخالفت
بہ نرمی کی جب اسعد بن زرارہ نے اوسکو نرم پایا نہ گرم پایا تو یہہ فرمایا کہ تجکو یہہ لازم آیا
کہ اسکا کلام سنو کہ کیا کہتا ہے پہر اوسپر غور کرو کہ وہ کلام کیا مطلب دیتا ہے
اگر کلام اسکا برا ہے تو یہہ روا ہے کہ اپنے دلایل سے نصیحت دو زجر نہ کرو
اور بہلا ہے تو پہر یہہ بجا ہے کہ اوس سے ہدایت کو غنیمت سمجہو سعد بن معاذ نے
کہا کہ کہو کیا ہے تمہارا مدعا مصعب نے پڑہی یہہ سورہ کلام کریم بسم الله
الرحمن الرحیم حمٓ والکتاب المبین انا جعلنا قرآنا عربیا
لعلکم تعقلون وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم افنضرب
عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین وکم ارسلنا من نبی
فی الاولین اسکو سنتی ہی اوسکو ہوا الیقین کہ کلمات عظیم البرکات ہین اور یہہ ہدایات
باالصفات ہین اگرچہ اسوقت مین اوسنے اظہار شہادت نہ کیا مگر اوسکے باطن کو نور
ہدایت ایمان سے گہیر لیا پہر وہ اپنی قوم مین آیا اور تمامی بنی عبد الاشہل کو بولایا
خود ایمان لایا اور اون سب کو مسلمان فرمایا مصعب بن عمیر بعد تعلیم احکام و شرایع
مع الخیر بمعہ انصار کثیر بصحبت قافلہ حجاج اہل تکفیر قریب پانصد یا زاید نفر اوس
و خزرج بموسم حج مکہ مین آئے اور دو عورت بسعادت مستفید اور

باتہتر مرد بوقت دو ثلث شب گذشتہ قافلہ سے خفیہ نکلکر جبل متصل عقبہ مذکورہ پر
رجوع لائے اور وہان بانتظار طلوع جمال جہان آرائے سید ابرار قیام کیا
جناب رسالت مآب نے معہ عم خود حضرت عباس خیر الناس کے تشریف
لاکر جلوۂ احتشام دیا جب حضرت نے اوس گروہ نیک خصلت کو اپنی طرف
متوجہ پایا تو اوسکو بشرف بیعت اسلام مشرف پایا حضرت عباس حق شناس نے
بپاس محبت اشرف الناس کے فرمایا اور کلام نصیحت اقتباس حقیقت
اساس سُنایا کہ اے لوگو آگاہ ہو کہ محمدؐ عالی نسب والاحسب ہی اور باعزت و
عظمت حق طلب ہی اگر تم اپنے نفس پر اعتماد رکہتے ہو تو البتہ وفائے اتحاد کر سکتے
ہو ورنہ بہت پشیمانی ہوگی نہایت پریشانی ہوگی بالاتفاق سب نے کہا کہ ای عباس
باوفا انشا اللہ ہم کسی راہ بیوفائی نہ کرینگے ہرگز جدائی نہ کرینگے پہر اُنہون نے اپنی
عرض کیا کہ اے نبی کبریا ہم سے جو عہد لینا چاہو اوسکو بتلاؤ حضرت نے کہا کہ یہہ ہے
عہد خدا کا اوسکی عبادت کرو شرک و بدعت سے بچو اور میرا یہہ ہی تعہد ہے
یہہ ہی تم سے مجھکو ترصد ہے کہ تبلیغ رسالت مین مجھکو اعانت دو جہاد مین میری
حمایت کرو میری متابعت سے انحراف نہوا طاعت کے خلاف نہو امر
معروف و نہی منکر کو بجا لاؤ آپ کو گناہون سے بچاؤ سخن حق کہو راہ خدائے
ذوالجلال مین انفاق مال دیتے رہو وہ بولے اور اونہون نے اپنے راز دل
کہولے کہ اے رسول خدا ہمکو نہین خوف ذرا حرب و قتال ہمارا کام ہے
جنگ و جدال سے ہمارا نام ہے یہود سے ہماری روابط و سوابق ہین اور باہم عہود واثق ہین۔
اب ہم اونکو قطع کرتے ہین بالکل دفع کر سکتے ہین مگر ہم ڈرتے ہین اور اس

خوف مین مرتے ہین کہ آپ بہ حمایت رب العزت غلبہ و نصرت پائین اور ہمکو تنہا آفت مین چھوڑ جائین حضرت نے تبسم کیا اور یہہ جواب معظم دیا کہ ہرگز نہ ایسا ہوگا جیسا ہوگا ظاہر ویسا ہوگا ہر بات خدا کے ہاتھہ ہے میرا جینا مرنا تمہارے ساتھہ ہے میرا تمہارا اب کوئی غیر چلن ہے جان با جان تن با تن ہے جو تم سے لڑیگا مین اوس سے لڑونگا جو تمسے لڑیگا مین اوس سے لڑونگا اور جو تم سے اصلاح چاہے گا مین اوس سے اصلاح چاہونگا جو تمہاری فلاح چاہیگا مین اوسکی فلاح چاہونگا پھر اونہون نے عرض کیا کہ اے نبی الوری اگر ہم راہ خدا مین جان و مال سے فدا ہو جائینگے تو اوسکی کیا جزا پائینگے۔ آپنے کہا کہ اے گروہ باوفا جنات تجری من تحتہا الانہار جزا ہی بہترین نعمات دیدار خدا ہے پھر بسم اللہ یا رسول اللہ کہکر اونکی ارادت کامل ہوئی اوسیوقت یہہ آیتہ کریمہ ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ نازل ہوئی یہہ واقعہ شہر ذی الحجہ مین نبوت سے تیرہوین سال ہجرت سے قبل سہ ماہ مع الافضال وقوع مین آیا اور اوسکو عقبہ کبرا اور بعض نے عقبہ ثانیہ فرمایا بارہ کس اکابر انصار نفیس و رئیس ہین مگر باہم سب انیس و جلیس ہین ایک شخص نے انصارین سے کہا کہ ای رسول خدا اسوقت مشرکین منا مین جمع ہین دشمن مبتلائے طمع ہین اگر حکم ہو تو مین اون سے لڑون اونکو تیغ بیدریغ کرون آپنے فرمایا کہ کوئی حکم جہاد بمقابلہ کفار بدنہاد نہین آیا پھر انصار نے محبوب رب کردگار سے مدینہ کے چلنے کی درخواست کی حضرت نے یہہ گفتگو درست و راست کی کہ ہنوز کوئی حکم خداوند نعمت بجہت ہجرت نہین آیا اور نہ کسی وقت نے تعین پایا جب امر الہی ہوگا تو فوراً عمل تعمیل حکم شاہی ہوگا آپنے اونکو رخصت فرمایا خاص

وقت جمعیت آیا حضرت کو ہجرت و سرور ہوا ہر کافر ناہنجار بوجہ متابعت انصار رنجور ہوا۔

حرمان کہین ہین کہین ارمان نئے نئے
ابتو خدا دکھاتا ہے سامان نئے نئے
کرتا ہے مہربانیان دیتا ہے ہر مراد
ہوتے ہین خوب یار کے احسان نئے نئے
اب کیجئے نہ دست درازی تو ای جنون
دامان نئے نئے ہین گریبان نئے نئے
ہوگا نہ پاس غیر رہے گا خیال دوست
جاری کئے ہین یار نے فرمان نئے نئے
ہوتا ہے کوئی تیرہ درون کوئی سرخرو
لاتا ہے رنگ عالم امکان نئے نئے
کرتے ہین خال مصحف رخ کی تلاوتین
کافر بھی ہوگئے ہین مسلمان نئے نئے

ثاقب ترے سخن کی نہین قدر جائیگی
پیدا ہوئی ہین گرچہ سخندان نئے نئے

جبکہ حضرت کو ہجرت کا کرنا خواب مین نظر آیا تو آپنے مہاجرت کو مد نظر فرمایا اگرچہ آپکو بوجہ عدم تعین وقت توقف سخت رہا مگر آپنے اپنے اصحاب کبار اور احباب جان نثار سے مدینہ کے جانے کو کہا چنانچہ بموجب فرمان شہنشاہ دوجہان کے حضرات عمر خطاب معہ برادر خود زید بن خطاب عیاش بن ربیعہ حمزہ بن مطلب عبدالرحمن بن عوف طلحہ بن عبداللہ عثمان بن عفان زید بن حارثہ عمار بن یاسر عبداللہ بن مسعود بلال باکمال وغیرہم مخلصین رضوان اللہ علیہم اجمعین مدینہ کو گئے اور آپکے پاس صرف حضرت علی مرتضی اور صدیق باصفا رضی اللہ عنہما رہے جبکہ صحابہ مدینہ کو روانہ ہوگئے تو کفار نابکار تیر ندامت و تفنگ خجالت کے نشانہ ہوگئے شر و فساد کرنا چاہا عداوت و عناد دین مرنا چاہا ایکدن قریش مثل ابوجہل وغیرہ بد اندیش دار الندوہ مین داخل ہوئے اور وہان کفار بد کردار ایک جلسہ مین شامل ہوئے پھر ابلیس بصورت پیر مرد آیا اوسکی آنے سی

ہر کافر پر حسد گہبرایا اوسنے کہا نہ ڈرو ورامین ساکن نجد ہون تمہارا ہمدرد ہون اب تمہاری مشورت پوری ہوجائیگی نہ مصلحت ادہوری ہوجائیگی یہہ سنکر کفار مسرور ہوئے بشیتر ناہنجار مغرور ہوئے بعدہٗ کافرون نے کہا کہ ای پیر مرد دانا محمدؐ نے ہمکو بہت مجبور کیا ہے ہمارے دلون کو رنجور کیا ہے ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالا ہماری عداوت مین اپنا حوصلہ نکالا ہم اونکا دفع ہونا چاہتے ہین قلع و قمع ہونا چاہتے ہین اون مین سے ایک شخص نے کہا کہ میری دانست مین یہہ بہتر رہا کہ محمدؐ کو محبوس محبس کیا جائے تاکہ اونکے پاس کوئی نہ آئے جائے شیطان نے کہا کہ نامناسب ہے یہہ سزا ضرور اونکی تابعین خصومت کرینگے معتقدین شماتت دہرینگے جدال وقتال ہوگا مآل وبال ہوگا دوسرا بولا یہہ ہی اولے کہ محمدؐ کو یہان سے نکالو اپنا دین سنبہالو ابلیس پر تلبیس نے کہا کہ یہہ بہی نہین اچہا محمدؐ ساحر البیان ہین شاعر اللسان ہین جہان جائینگے وہان آفت مچائینگے لوگ مسخر ہوجائینگے قوت زیادہ تر پائینگے بالآخر ابوجہل نے مشورت کی اور اپنی یہہ رائے دی کہ چند جوانان انتخابًا قرار پائین اور وہ رات مین بخانہ محمدؐ گہسجائین اونکو مہلت ندین فورًا قتل کرین بنی ہاشم تمامی قریش سے تاب مقاومت نہ لائینگے ناچار ہوکر خون بہا پر راضی ہوجائینگے شیطان علیہ اللعن کی یہہ رائے نابیند پسند آئی اوسنے یہہ تدبیر چند در چند تلائی جبکہ یہہ تجویز قرار پائی تو کفار نے قتل محمدؐ کی ٹہیرائی علام الغیوب نے اپنے محبوب کو یہہ خبرین دین وَاذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوکَ او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون وَیمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ہرچند کہ عزم بالجزم حضرت کا بجہت مہاجرت بحکم - ان اللہ یامرک بالہجرۃ کے تہا مگر

بہ مشیت رب العزت دن مین اتفاق جانے کا ہوا رات مین کفار بدکردار نے در اقدس خانہ مقدس کو گہیرا اور اپنا رخ سیاہ بسوئے آرام گاہ شہنشاہ پیمبرا حضرت نے فوراً جناب علی مرتضی شیر خدا کو اپنے بستر اطہر پر لٹایا اور اپنی ردائے مبارک کو اوڑہایا اور ارشاد فرمایا کہ اے کاشف الغطا یا خدا تمہاری محافظت فرمائیگا تمکو کوئی کافر بدطینت نہ ستائیگا اور جو امانتین حضرت کے پاس تہین وہ حوالہ امیر المومنین کے کین اور یہہ کہا کہ ای مرتضی یہہ امانتین پاس مالکون کے پہونچانا اور مدینہ کو آنا پہر سید المرسلین سورہ یٰسین **فاغشینٰہم فہم لا یبصرون** تک پڑہکر دروازہ پر نکل گئے اور ایک مشت خاک کفار سفاک پر پہینک کر وہان سے نکل گئے وہان شیطان آیا اوس نے کافرون کو جتلایا کہ اے گروہ نادان محمدؐ ذی شان تمہارے رو و سر و آنکہون پر خاک ڈالکر چلے گئے تم اندہون کی طرح سے یہان کہڑے رہے کافرون نے جو اپنے رو و سر پر ہاتہون کو پہرایا تو اثر خاک کا اونپر پایا بالاخر مشرکان اندر مکان کے گہسے اور جناب امیر کہٹکا سنکر اوٹہے کافرون نے اونسے پوچہا محمدؐ کہان ہین اونہون نے فرمایا وہ نہ یہان ہین کفار نے حیدر کرار سے کچہہ مزاحمت نہ کی اور برائے جستجوئے محمدؐ خوشخو کے راہ لی حضرت خیر البشر بخانہ صدیق اکبر گئے اور کچہہ باتین اون سے کرتے رہے پہر اون کو اپنے ہمراہ لیکر اسلیئے پا برہنہ چلے کہ معاندین بددین کو آثار قدم نہ ملے جب پائے مبارک زخمون سے خونریز ہوئے تو حضرت صدیق حیرت انگیز ہوئے پہر اونہون نے حضرت کو اپنے کاندہون پر چڑہایا اور غار ثور تک پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے رسول کبریا غار جبال مین اکثر حشرات ہوتے ہین

بیشتر حشرات ہوتے ہیں میں اوّل غار میں جاتا ہوں اوسکو صفا بناتا ہوں چنانچہ احمد مختار باہر باصرار رہے یار غار غار تیرہ و تار میں گئے مغاک کی صفائی کی خاک کو زیبائی دی اور اپنی چادر کے پارچوں سے سوراخوں کو بند کیا ایک روزن باقی اپر اپنا پائے دلپسند رکھدیا پہر حضرت کو بلوایا آپنے اوس میں قدم رنجہ فرمایا سرور نے زانوے صدیق رفیق پر اپنا سر انور رکہا ضبط نوم ہو سکا آپ سو گئے حضرت صدیق بیٹھے رہے دفعۃً مار زہر دار نے پائے صدیق باوفا میں کاٹا مگر خون نہ چاٹا اگرچہ ابوبکر خوش سیر نے سخت ایذا پائی مگر اصلا جنبش نفرمائی جب شداید زہر زاید کے پہنچے تو بے اختیار روئے مبارک سید ابرار پر اوسکے آنسو ٹپکے حضرت نے چونک کر ابوبکر پر نظر فرمائی اونکی حالت بہت مضطرب پائی آپنے فرمایا اے صدیق کیا پیش آیا عرض کیا کہ اے حبیب کبریا میں نے اس غار میں ایک سوراخ کو اپنے پاشنہ پا سے پاٹا ہے اوس میں سانپ نے کاٹا ہے آپنے آب دہن مبارک اپنا جائے گزیدہ پر لگایا بفضل شافی مطلق اثر صحت تمام مقام آفت رسیدہ پر آیا جب سید ابرار داخل غار ہوئے تو در غار پر درختان مغیلان نمودار ہوئے اوسپر مکڑی نے اپنا جالا پہیلایا اور اوس غار پر کبوتر کے جوڑے نے اپنا آشیانہ بنایا انڈے سینے آیا یہہ بھی تواریخ میں پایا کہ اوس مکڑی نے اول داؤد علیہ السلام پر بوقت طلب جالوت بدنام کے تسبیح کہی اور دیگر بار در غار جناب سید الانام علیہ السلام پر تسبیح کرنی اوس عنکبوت نیک انجام کی صحیح رہی اور کبوتران حرم اوس جفت کبوتر خوش قسم کی نسل میں ہیں بہت نیک اصل میں ہیں ببرکت دعائے حضرت تا روز قیامت ہر آفت سے محفوظ رہینگے بنہایت محافظت سے محفوظ رہینگے الغرض علی الصباح کفار بد اصلاح بتلاش سرور غار پر آئے صدیق اکبر نے اونکی پانون دیکہہ

پائے ابوبکر بخوف ضرر پیغمبر محزون ہوئے امور محظور مظنون ہوئے حضرت نے کہا۔ لاتحزن ان اللہ معنا جب کافرون نے مکڑی کا جالا اور کبوتر کا جوڑا دیکہا او ٹہگیا اونکا سب لیکہا کفار وہان سے چلے گئے اپنے قصد سے نا اُمید ہے جناب باری نے اپنی شان ستاری دکہلائی کہ تار عنکبوت اور طیور وحشی ہبہوت سے حفاظت حضرت کی فرمائی فی الواقع ہزاران جوانان جنگی سے یہہ کام ہوتا اور بیشماران زرہ آہنی سے یہہ نیک انجام ہوتا قصہ ہجرت مین رب العزت نے اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کو یہہ افضلیت مرحمت کی کہ جناب امیر ذی شان نے تحمل خوف جان مین داد جان نثاری بلا دہشت دی اونکی شان والا مین خداوند تعالے کا یہہ ارشاد ہے ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد ہے اور فضیلت ابوبکر جان نثار پیغمبر اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا سے ظاہر ہے اور بشارت معیت خاصہ الہیہ سے باہر ہے اہل تحقیق نے یہہ نکتہ تدقیق تحریر کیا کہ اصحاب حضرت موسیٰ نے بہنگام تعقب فرعون انّا کے انا لمدرکون کو تقریر کیا تو حضرت موسیٰ نے کلا ان معی ربی سیہدین کہا اور مقولہ محمدیہ مین لاتحزن ان اللہ معنا ہے پس امتیاز ہردو مقولات سے تفاوت ثابت ہوا اوس مین نہ کسی حجت کی حاجت ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنے اصحاب کو بلفظ کلا حسب محاورہ عرب زجر کیا اور نہ معیت خاصہ الہی کا اونکو اجر دیا جناب صاحب لولاک نے اپنے کلام پاک کو لاتحزن کلمہ طمانیت آمیز محبت انگیز سے شروع کیا اور اپنے صاحب کو بہی ان اللہ معنا سے معیت خاصہ الہی کا شرف دیا اس سے علویت فخر رسالت کی بہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ کے پائی جاتی

ہے اور فضیلت حضرت ابوبکر باوفا کی بہ نسبت اصحاب موسیٰ کے بتلائی جاتی ہے عامر
بن فہیرہ غلام آزاد صدیق نیک نہاد متصل غار فیض آثار بکریان چراتے تھے اور دودہ
اونکا حضرت خداوند نعمت کو پلاتے تھے عبد اللہ پسر جوان صدیق صداقت پناہ مجالس
قریش مین جاتے تھے اور خبرین لاکر رات مین حضرت کو سناتے تھے المطلب مہر اوج
رسالت ماہ برج نبوت تین روز غار ثور سعادت اندوز مین رہے بعد تین دن کے
کلمات وہان سے نکلنے کے کہے عبد اللہ بن اریقط دئلی حسب فرمان خیر البشر اونٹنیان
غار پر حاضر لائے آپ نے سامان وہان سے جانے کے فرمائے جناب سرور و ابوبکر و عامر
بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہو کر براہ ساحل روانہ ہوئے عبد اللہ اریقط دئلی برائے راہبری
ہمراہ شہنشاہ زمانہ ہوئے اثنائے راہ مین رسالت پناہ نے گوشت اور جوہاری ام معبد سے
طلب فرمائے مگر اوسکے پاس نہ پائے حضرت نے گوشۂ خیمہ ام معبد مین ایک بکری پائی
آپ نے اوسکے دوہنے کی اجازت چاہی ام معبد نے کہا کہ اے رسول خدا مین اس
بکری کا آپ کو دودہ پلاکر سعادت لیتی مگر افسوس ہے کہ یہہ بکری دودہ نہین دیتی
ایک مدت سے اسکے کچہہ پیدا نہین ہوتا اور بوجہ ناتوانی کے چرنے کو اتفاق صحرا نہین ہوتا
حضرت نے کہا کچہہ نہین پروا کیسی ہی ہو اوسکے دوہنے کی اجازت دو ام معبد نے پہر نہ
حجت کی آپکو اجازت دی حضرت نے بسم اللہ پڑہکر بکری کی تہنون کو پکڑا فوراً تہنون
کو دودہ نے اکڑا حضرت نے دودہ دوہا ایک ظرف کلان دودہ سے پُر ہوا آپ نے
ام معبد کو پلایا اور خود نوش فرمایا اور آپکی جماعت نے خوب سیر ہو کر پیا پہر حضرت نے
اوس برتن کو دودہ سے بہر دیا جب یہہ واقعات اعجاز سرور کائنات فخر زمانہ ہو گئے
تو پہر حضرت وہان سے روانہ ہو گئے جب شام کو ابو معبد آئے تو اونہون نے یہہ عجیب

سامان پائے ام معبد نے آپکے سب حالات بیان فرمائے ام معبد و ابو معبد دونون زن وشوہر ایمان لائے ابو معبد اصحاب مین شامل ہوئے اونکو اعزاز دینی حاصل ہوئے کفار مکہ نے اشتہار دیا تہا اور یہہ اقرار کیا تہا کہ جو محمدؐ یا ابوبکرؓ کو پکڑکر لائیگا یا قتل کرکے آئیگا تو وہ ہم سے سو اونٹ پائیگا اور جو دونون کو گرفتار کرکر لائیگا تو وہ دو سو اونٹ کے پانیکا مستحق ہو جائیگا جب سراقہ بن مالک بن جعشم نے مضمون مشتہرہ کفار سنا تو اوس نے بطمع انعام اپنا سر دُہنا وہ حضرت کی تلاش مین تہا کسی نے اوس سے کہا کہ ابہی چند شتر سواران ادہر سے جاتے تہے خدا جانے کہان سے آتے تہے شاید یہہ وہی اشخاص ہون کہ جن سے قریش کے مطالب خاص ہون سراقہ نے قصد تعقب کیا مگر بخیال پیش قدمی اورون کو دہوکا دیا اپنا گہوڑا تیار کرایا نیچے ایک ٹیلے کے منگایا پہر سراقہ سرکش کمان و ترکش سے مسلح ہوکر سوار ہوا اور گہوڑے کو دوڑاکر نزدیک حضرت کے نمودار ہوا صدیق اکبر نے اوسکو دیکہہ کہا کہ اے رسول خدا ایک سوار آیا آپنے اوسکو ملاحظہ فرمایا حضرت نے اوسکو بد دعا کی اوسپر آئی آفت بلا کی کہ گہوڑا اوس کا شکم تک زمین مین دہنسا وہ سخت بلا مین پہنسا اوس نے واویلا کیا اور یہہ کہدیا کہ تم دونون صاحبون کی بد دعا کا یہہ اثر ہے اب تمہاری دعا سے میرا دفع ضرر ہی مین عہد کرتا ہون اور اسکو اپنے ذمہ دہرتا ہون کہ اگر مین اپنی واپسی مین تمہاری متلاشی کو دیکہہ لونگا تو ضرور اوسکو پہیر دونگا حضرت نے دعا کی خدا نے پذیرا کی گہوڑا اوس کا زمین سے نکل آیا اوسکو بلا سے بچایا سراقہ نے حضرت سے امان نامہ لکہایا مگر اوسوقت تک ایمان نہ لایا اوس نے جس متلاشی کو پایا اوسکو حسب عہد واپس کرایا بعدہٗ سراقہ ایمان لایا صحابہ مین آیا یہہ معجزہ محمدؐ عربی مثل معجزہ موسی نبی کے تہا مفسرین نے

تفاسیر مین لکھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے قارون ذوفنون کو حکم زکوٰۃ کا دیا اور بحکم خدا ایک ہزار درم مین سے ایکدرم کا دینا مقرر کیا تو قارون ملعون سبب زرپاسداری اپنی دولت بیشماری کے یہہ امر سخت ناگوار ہوا اور بوجہ کینہ دیرینہ کے حضرت موسیٰ کا درپے آزار ہوا اگرچہ قارون مطعون بہت مالدار رئیس تہا مگر وہ نہایت خسیس تہا اوس نے لوگون کو جمع کیا اور یہہ کہدیا کہ موسیٰ باتین بناتے ہین ہمارا تمہارا مال اس حیلہ سے لینا چاہتے ہین المدعا بمشورہ نامزا ایک زن فاحشہ فاجرہ حاملہ زنا کو بلایا اور اوسکو بطمع مال و زر بہکایا کہ تو موسیٰ کا زنا کرنا اپنے ساتھہ بنی اسرائیل مین بیان کرنا اور اون سے حاملہ ہونا اپنا عیان کرنا المختصر ایک روز حضرت موسیٰ پیغمبر وعظ فرما رہے تہے احکام حد و قصاص سنا رہے تہے جب حضرت موسیٰ نے یہہ فرمایا اور سبکو سنایا کہ جو کوئی مرد ناکتخدا مرتکب زنا پایا جائیگا تو وہ سو درّے کہائیگا اور جو مرد کتخدا مجرم زنا قرار دیا جائیگا تو وہ سنگسار کیا جائیگا قارون بحال زبون اوٹھا اور اوسنے بلا تامل یہہ کہا کہ اے موسیٰ اگر تم سے ایسا ہو تو کیا ہو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مجکو اور علیحدہ کوئی حکم نہین آیا اگر مجھسے ایسا ہو تو مجکو بھی یہہ ہی سزا ہو قارون مطعون بولا کہ اے موسیٰ اب مین نے تمہارا عیب کہولا کہ ایک عورت کو تم سے یہہ ہی دعوی ہے اور تمہاری نسبت اوس نے سچ کہا ہے حضرت موسیٰ نے کہا اوسکو بلواؤ جو وہ کہتی ہو وہی سنواؤ قارون بدشگون نے اوس عورت کو حاضر کرایا اور حضرت موسیٰ نے اوس سے دریافت فرمایا کہ تو کیا کہتی ہے اب کس فکر مین رہتی ہے اوس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا کہون عجب تردد مین ہون کہ قارون واژون بخت مجھسے کہتا ہے اور مجکو طمع مال و زر بجہت کار سخت دیتا ہے کہ تو موسیٰ پر اتہام زنا کر تم مرد نیک نہاد ہو

پاک نژاد ہو بیگناہ ہو جہان پناہ ہو اگر مین تم پر تہمت زنا کرون اور ایسا امر ناحق تم پر دہرون تو خدا جانے میرا کیا حال ہو اور مجہکو کیسا رنج و ملال ہو اسکو سنتے ہی حضرت موسیٰ کو ملال مین جوش جلال آیا یہہ جوش قارون ملعون پر وبال لایا حضرت موسیٰ نے زمین سے کہا خذیہ ۔ اسکو نہ دے مہلت ذرا زمین نے قارون دون کو لیا نہ کچھہ وقفہ دیا قارون سرنگون ٹخنون تک زمین مین دہنسا سخت عقوبت مین پہنسا قارون آفت مشحون نے ہرچند عجز و انکساری کی آہ و زاری کی اور یہہ کہا کہ اے موسیٰ مجہپر رحم فرماؤ مجکو آفت سے بچاؤ لیکن حضرت موسیٰ نے اسکو قبول نکیا زمین کو **خذیہ** کا حکم دیا قارون ملعون گہٹنون تک زمین مین دہنسا زمین نے اوسکو سخت کسا قارون مطعون بہت گڑگڑایا مگر حضرت موسیٰ نے اوسکو نہ چہوڑا پہر حضرت موسیٰ نے کہا خذیہ زمین اوسکو بالکل نگلگئی لاش اوسکی مسلگئی پہر خدا نے خزائن کو اوسکے سر پر رکہکر زمین مین دہنسایا اوس نے سخت عذاب پایا ان دونون معجزون کی جو کیفیت ہی اوس سے مابہ الامتیاز رحمۃ اللعالمین کی فضیلت ہی سید المرسلین نے سراقہ کو خسف زمین سی بچایا بلکہ اوسکو امان نامہ عطا فرمایا اور حضرت موسیٰ کو قارون ملعون کی بیکسی پر رحم نہ آیا اوسکو خسف زمین کرایا حضرت موسیٰ کے پاس وحی آئی خدا نے یہ بات فرمائی کہ اگر وہ مجہسے پناہ لیتا تو مین اوسکو نجات دیتا اے مداحان محمدؐ و اے ثنا خوان احمدؐ اگر فضیلت جناب خاتم الرسالت کی بیان مین آئے تو اوس سے تحقیر کسی رسول قدیر کی نہ بیان مین آئے حفاظت اسکی ضرور ہے حقارت ہر پیغمبر عالی مرتبت کی کفر صریح متصور ہے البتہ بیان افضلیت سی کوئی الزام لازم نہین آتا ہی کہ خود خدا

تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض فرماتا ہے

ہی عجب عالم مین ثنا اشنان و شوکت آپکی
افضلیت مین ہی افضل فضیلت آپ کی

تمکو خالق نے کیا ہے رحمۃ اللعالمین
عام ہے ہر دو جہان مین خاص رحمت آپکی

اپنی شاہی مین دیا الفقر فخری کو شرف
ہی علوی مرتبت مین خوب ہمت آپ کی

کاہش ہجران مین ہو جاتی ہے جانکاہی ضرور
باعث کربت ہی مہجورون کو ہجرت آپ کی

آپ کرتے ہین حمایت بیکسی مین ای نبی
بیکسون کو بس غنیمت ہی اعانت آپکی

سینہ سے کیونکر نہوتا قلب مومن زرنگار
کیمیائے پُر سعادت ہے نصیحت آپکی

یون ثناخوانی **ثاقب** سی ہی حسن شاعری
زینت شعر و سخن ہوتی ہے مدحت آپ کی

جب مدینہ طیبہ قریب آیا تو سرور نے دہان بریدہ بن الخصیب اسلمی کو معہ ستر سواران کے پایا حضرت نے پوچھا کہ اے گروہ دانا تم مین کون ہے سردار با نصیب اونہون نے کہا کہ بریدہ بن الخصیب آپ نے کہا **برد امرنا** پھر عند الاستفسار احمد مختار نام اپنے قبیلہ نیکنام کا اسلم بتلایا آپنے فرمایا **اسلمنا** پھر آپنے کہا کہ قبیلۂ اسلم مین کیا ہے تمہارا قوم ذی فہم اونہون نے کہا بنی سہم حضرت نے **اخرج سہمك** فرمایا اور بریدہ کو اپنے جمال جہان آرا اور مقال جان افزا سے مسخر پایا بریدہ صاحب الایقان معہ اپنے ہمراہیان کے ایمان لائے اور لشکر اسلام کے نشان بردار قرار پائے زہے قدرت قادر یکتا خہے رحمت یاور بیہمتا کہ بریدہ بطمع انعام مشتہرہ قریش بدانجام بغرض تعرض محمد خیر الانام اور بجہت مزاحمت احمد علیہ السلام کے آئے اور مشرف باسلام اور نشان بردار سید والا مقام ہو کر مرتبہ احتشام کے پائے

اور صحبت کثیر المنفعت خاتم الرسالت مین رہے مدینہ ذو العظمت مین گیئے اہالیان مدینہ پاک بہر استقبال حضرت لولاک علی الصباح شہر سے باہر مکہ کی راہ پر ہر روز آتے تہے اور مایوس ہوکر دوپہر کو واپس جاتے تہے ایکدن حسب معمول آکر واپس چلے ایک یہودی نے سواری رسول باری کی دیکہی ایک ٹیلے کے تلے اوس نے کہا واپس نہ جاؤ تم **یا معشر العرب ہذا جدکم** وہ لوگ خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے حضور پر نور کو عمدہ اہتمام اور تزک و احتشام سے مدینہ مقدسہ مین لیجاکر فاخر ہوئے مدینہ منورہ مین خوشیان اور شادیان جابجا تہین دختران انصار ذی شان نغمہ سرا تہین۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
بدر نکلا برج ثنیات الوداع کوہ سے

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
ہم پر واجب شکر ہے نکلی دعا منہ سے

قاموس مین معنی ثنیات الوداع کے اون گہاٹیون سے ہے رخصت کی پائے گئے کہ جن گہاٹیون تک صاحبان مدینہ برائے رخصت مسافران مکہ آئے گئے اور بعض اہل لغت اور محدثین باصفت نے ہونا ثنیات الوداع کا مدینہ سے بجانب شام لکہا ہے اور ایسا ہی صحیح بخاری سے ثابت ہوا ہے جب حضور فخر رسالت نے غزوہ تبوک سے معاودت فرمائی تہی تو لڑکیون نے بیت مذکورہ بالبداہت گائی تہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین اپنے عہد طفولیت ہشت یا نہ سالہ کی خبر دیتے ہین کہ جب مدینہ منورہ مین نور طلعت حضرت پرتو فگن ہوا تو مدینہ طیبہ پرضیا ہوا اور در و دیوار سے نور چمکتا تہا مثل تاب آفتاب چمکتا تہا حضرت نے منازل بنی عمر بن عوف با منزلت مین بماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ نزول اجلال فرمایا روز دوشنبہ مین ولادت باسعادت اور بعثت و ہجرت اور داخلہ مدینہ باعظمت اور واقعہ وفات حضرت وقوع مین آیا وہان مسجد قبا تہی وہ

نہایت نیک بنا تہی تیسرے روز وہان حضرت علی مرتضیٰ بعد اداے امانت ہا رونق افروز ہوئے جناب مصطفےٰ رسول خدا مسرت اندوز ہوئے چونکہ جناب مرتضیٰ پیادہ پا تشریف لائے تہے اسلیئے آپ کے پاہاے مبارک سے آبلے جہلکتے پائے تہے حضرت نے دست حق پرست اپنا اوسپر ملا اونہون نے فوراً پائی شفا جناب سید الانام رسول علیہ السلام وہان چودہ روز رہے بیوم جمعہ بوقت نماز مسجد قبا مین گئے آپنے خطبہ بلیغ پڑہا قلب ہر مومن کو جواہر انوار سے جڑا پہر حضرت بعد نماز جمع اپنے راحلہ خوش رفتار پر سوار ہوکر متوجہ مدینہ ہوئے سب قبائل انصار پیادہ وسوار رکاب سعادت انتساب مین باقرینہ ہوئے جب حضرت درمیان اکالہ البلدان کے آئے تو لوگون نے نشان عجب سایبان کیے پائے اور یہہ کہا کہ اے رسول خدا ہر ایک کی ہے یہہ التجا کہ میرے غریب خانہ عجیب کاشانہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے مزین فرماؤ اور اوسکو اپنے قیام مبارک انجام سے مشین بناؤ خلوص ومودت اور خصوص محبت کا اظہار کیا اور خدمت گذاری وجان نثاری کا اقرار کیا آپنے سب کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور یہہ بات سنائی کہ میری اونٹنی مامور ہے یہہ ضرور ہے کہ وہ جہان بیٹہہ جائیگی وہی جگہہ میرے قیام کی قرار پائیگی الغرض آپ کی اونٹنی وہان بیٹہہ گئی کہ جہان منبر اطہر مسجد شریف کی جگہہ یہی اوسکے متصل مکان ابو ایوب انصاری کا تہا اور وہ بادشاہی تیاری کا تہا اسباب حضرت کا اوس مین رکہا پہر کوئی کچہہ نہ کہسکا آپنے وہان قیام فرمایا۔ آرام پایا ابو ایوب اولاد شامول یگانہ زمن کے تہے شامول سردار چار سو علماء مصاحب تبع حمیری بادشاہ یمن کے تہے اتفاقاً وہ بادشاہ عالیجاہ مدینہ باسکینہ مین آیا اوس نے مدینہ کو غیر آباد پایا وہان ایک چشمہ جاری تہا عالم بہاری تہا

علماء اوس مقام کو ہجرت گاہ نبی اللہ سمجھکر وہان آباد ہوئے انصار اونکی اولاد مین خیر العباد ہوئے بادشاہ نے بہی وہان رہنے کا قصد کیا مگر اوسکو تعلقات سلطنت نے نہ رہنے دیا عالمون کو اوسنے رہنے کی اجازت دی مکان قیام گاہ سید المرسلان کی تعمیر کی اور ایک ایمان نامہ بنام سرور زمانہ لکھکر حوالہ شامول کیا اور یہہ کہدیا کہ جو تمہاری اولاد سے زمان سید پیغمبران مین رہیگا وہ میرا اسلام نبی آخر الزمان سے کہیگا اور اس نامہ کو اونکی خدمت بابرکت مین پہونچا دیگا وہ بہت ثواب لیگا چنانچہ وہ نامہ بخانہ ابو ایوب انصاری چلا آیا ابو ایوب نے جو شامول کی اکیسوین پشت مین تہے اور بختیاری معقول کی نشست مین تہے اوسکو خدمت فیضدرجت حضرت مین پہونچایا جس زمین پر اونٹنی کے بیٹہنے کی خصوصیت تہی وہ دو یتیمونکی ملکیت تہی دونون یتیم اسود بن زرارہ کی نگرانی مین تہے پرورش و نگہبانی مین تہے حضرت نے دس درم مال ابوبکر یار غار سے اوسکو خرید فرمایا اور اوس پر مسجد اور حجرات اقدس کو بنایا مدینہ مین عبد اللہ بن سلام علامہ یہود نزد سید الانام آئے وہان بعض اصحاب سرور پیغمبران فراہم پائے اونہون نے جناب رسالت مآب سے اپنی دانست مین سوالات لاجواب کئے مگر آپنے جوابات باصواب دئے کہ علامت قیامت مین مشرق سے مغرب کو خلایق کی لیجانے والی ایک آتش سوزان ہوگی اور کباب جگر ماہی پہلے غذائے اہل جنان ہوگی اور جو نطفہ مان کا غالب ہوجاتا ہے تو ولد بجانب مادر مشابہت دکہلاتا ہے اور اگر نطفہ باپ کا غلبہ لاتا ہے تو پسر لطرف پدر مناسبت پاتا ہے عبد اللہ بن سلام نے اسکو سنکر کہا کہ اے رسول خدا یہی کتب سابقہ مین ہے لکہا اس مین

شک نہین ذرا پہر وہ ایمان لائے اسلام مین آئے سلمان فارسی مجوس فارس ہتے دین مجوسی کو چہوڑکر بہ دین عیسائی نصاری کے ہم مجالس ہتے اونہون نے علما سے یہود و نصاری سے حضرت کی خبر پائی تہی اور کیفیت ہجرت بہی اونکی سماعت مین آئی تہی اسلیئے وہ مدینہ مین آگئے تہے ہرچند کہ کئی شخصون کے غلام قرار پاگئے تہے مگر اوس وقت مین ایک یہودی کے غلام تہے بہت نیکنام تہے جب حضرت مدینہ پاک مین آئے تو وہ خدمت بابرکت صاحب لولاک مین آئے اور ایک شے کو پیش کرکر صدقہ بتلایا آپنے فرمایا کہ ہمکو صدقہ حرام ہے نہ صدقہ لینا ہمارا کام ہے حضرت نے اوس چیز کو نہ لیا دوسرے روز اونہون نے کسی اور شے کو بطور ہدیہ پیش کیا حضرت نے اوسکو قبول فرمایا اونکو بہت خوش آیا ایکدن سلمان کو مُہر نبوت پشت خاتم الرسالت پر نظر آئی اونکے دل مین یہہ بات قرار پائی کہ حضرت بلاشک نبی ہین یہہ دونون باتین موافق اخبار سابقین کے ثبوت نبوت کو قوی ہین لہذا وہ بلا تامل مسلمان ہوگئے صاحب ایمان ہوگئے پہر حسب ارشاد رسول رب العباد اُنہون نے بذریعہ کتابت اپنے مالک سے بلجاجت آزادی چاہی اوسنے کہا کہ بندۂ الہی درخواست تمہاری چالیس اوقیہ طلا پر منظور ہے مگر یہہ شرط ضرور ہے کہ تین سو درخت خرما کے لگائے جائین جب اون مین پہل آئین تب آزادی پائین کچہہ حجت نہ لائین حضرت نے اپنی دست مبارک سے ہر درخت خرما کا لگایا اوسی سال مین سب درختون کو خدا نے بارور فرمایا اور سونا بمقدار ایک بیضہ غنیمت مین آیا اوسکو حضرت نے حوالہ سلمان فرمایا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا یہہ سونا کافی نہوگا اور وزن مقررہ کو وافی نہوگا حضرت نے اپنی زبان فیض ترجمان اوس سونے پر لگائی اوسکی پوری تعداد

چالیس اوقیہ وزن مین آئی حضرت سلمان آزاد ہوئے خدمت حضرت مین رہکر بہت شاد ہوئے یہہ قدرت خدا ہے یہہ شان کبریا ہے کہ سرداران قریش مثل ابولہب لعین اور ابوجہل بددین کفر و ضلالت مین مبتلا رہے اور بادشاہان نصرانی بفضل یزدانی مانند نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل بے خدشہ مسلمان باخدا رہے کسی کی جہالت سے شامت آئی اور کسی نے ضلالت مین ہدایت پائی۔

یارب ہی یہہ بندون پہ عنایت تیری — پاتے ہین ہدایت من اعانت تیری
رہتے ہین ضلالت مین سدا بدقسمت — خوش بخت کو رحمت سے حمایت تیری

جب مدینہ پاک مین صاحب لولاک کو ہجرت نیاد فال سے دوسرا سال آیا تو بعض واقعات تعلقات اور بعض فتوحات غزوات نے وقوع پایا حضرت نے مدینہ مطہرہ مین آکر بحکم خالق اکبر سولہ یا سترہ مہینے تک بجانب بیت المقدس ہم منزل فلک نماز با نیاز ادا کی اور اس مین تالیف قلوب یہود اہل اسلام کی مرکوز خاطر باصفا تہی اگرچہ مسجد حرام کو قبلہ بنانے کے خیالات اکثر حضرت کو آتے تہے مگر آپ انتظار وحی فرماتے تہے اللہ نے وحی نازل فرمائی اور یہہ آیت کریمہ آئی **قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضہا فول وجہک شطر المسجد الحرام** قبلۂ بیت المقدس ہوگیا منسوخ تمام ہرچند کہ روایات مین اختلاف ہے مگر روایت بالاصح وصاف ہی جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا بتول عذرا جگر گوشہ رسول خدا تہین برگزیدہ جناب کبریا تہین حضرت اونکو سب سے زیادہ محبوب رکہتے تہے اور محبت اونکی بہت مرغوب رکہتے تہے خدا کی نہایت پیاری تہین مقبول جناب باری تہین

یہہ حضرت کا بیان ہے کہ فاطمہ سردار عورات جنان ہے اگرچہ بعض ذی اقتدار برگزیدہ کردگار نے اونکی درخواست کی مگر حضرت نے وہ نامنظور بوجہ راست کی منشائے رسول برائے مناکحت بتول با علی مرتضی صاحب لافتی تہا خواص سید ابرار نے حیدر کرار سے کہا کہ آپ حضرت سے درخواست فاطمہ کیجئے اور بحضور سرور خود جاکر بالمشافہ پیغام دیجئے حضرت نے فرمایا سب کو سنایا کہ مین مالدار نہین اسلیئے امیدوار نہین سب نے کہا کہ اے مرتضی اگر آپکی درخواست حسب دستور ہوگی تو وہ ضرور منظور ہوگی حضرت علیؑ پاس جناب نبی کے گئے مگر بوجہ شرم کے خاموش رہے حضرت نے کہا کہ یا علی کیا ہے مقصود دلی حضرت علی نے درخواست نسبت فاطمہ ظاہر کی اور اپنی بے استطاعتی ظاہر کی حضرت نے مرحباً فرمایا اور آپکو یہہ پیغام خوش آیا پہر بخواجہ انس بشیر پیغمبر ایک حالت حضرت پر طاری ہوئی گویا وحی جاری ہوئی جب حالت حضرت بحال خود آئی تو آپنے انس سے یہہ بات فرمائی کہ جبریل پاس سے رب جلیل کے آئے اور یہہ حکم پروردگار لائے کہ نکاح فاطمہ کا علی سے کیا جائے پس اے انس یہہ مژدہ دوستون کو دیا جائے پہر آپنے حضرت علی سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے اُنہون نے کہا یہہ عطیۂ خدا ہے کہ ایک زرہ ایک گہوڑہ ہے اور نہ بہت ہے نہ تہوڑا ہے آپنے فروخت زرہ کی اجازت دی اور گہوڑے کے بیچنے کی ممانعت کی حضرت علی نے چارسو اسّی درم کو زرہ فروخت فرمائی اور اور اوسکی کل قیمت پاس حضرت کے پہونچائی حضرت نے ایکمشت درم سپرد بلال کیے اور باقی تفویض حضرت ام سلمہ خوش خصال کیے بلال حسب ارشاد رسول ایزد متعال خوشبو خرید لائے اور حضرت ام سلمہ نے اسباب جہیز تیار فرمائی یعنی ایک چارپائی کلان دو نہالی کتان دو چادر برد زیبا ایک تکیہ خوشنما دو بازو بند نقرئی دو گہڑی گلی ایک مشک آبی

ایک قدح آفتابی ایک آسیا اور دیگر اشیا کو ترتیب دیا اور ہر چیز کو با تہذیب کیا اور حضرت نے مہاجرین و انصار کو طلب فرمایا ہر اک نہایت سرور و شادمانی بہجت و کامرانی سے آیا شرکت محفل شادی سے ہر اک کا مرتبہ بڑہا حضرت نے خطبہ بلیغ پڑہا نکاح حضرت فاطمہ زہرہ کا ساتھہ جناب علی مرتضیٰ کے وقوع مین آیا اور چار سو دینار فضہ مہر قرار پایا جو بقدر ڈیڑہ سو ۱۵۰ تولہ وزن مین آیا حضرت علی نے اوسکو قبول فرمایا اور اوس سے راضی ہونا اپنا سبکو سنایا حضرت نے طبق خرما کو لٹایا حاضرین نے اوسکو لوٹ کر کہایا حضرت نے نکاح سے پہلے اپنی دختر فاطمہ سے دریافت فرمایا کہ آیا تمہارا نکاح ساتہہ علی کے کیا جائے اور مہر قرار دیا جاے حضرت فاطمہ یہہ سنکر خاموش رہین شرم سے کچہہ نہ کہہ سکین یہہ خاموشی اذن قرار پائی اور یہہ بات حکم شریعت مین آئی کہ سکوت بکر بہنگام استیذان ولی قریب تر اذن مین داخل ہے اور امور جواز نکاح مین شامل ہے پس حضرت نے بعد نکاح بی بی فاطمہ کو رخصت کیا اور اسباب جہیز اون کے ساتہہ کر دیا آپ بی بی فاطمہ کے گہر گئے کلمات بزرگانہ کہے اور پانی طلب کیا فاطمہ نے قدح چوبین مین پانی بہر دیا اوسکو سامنے حضور کے لائین آپ نے اوسپر دعائین دم فرمائین حضرت نے اوس پانی مین آب دہن مبارک اپنا ڈالا ہو گیا وہ پانی برکت والا حضرت نے اوس پانی کو سر و سینہ مقدسہ جناب فاطمہ پر چہڑکا اور شیطان لعین کو جہڑکا۔ اللهم انی اعیذها بك وذریتها من الشیطان الرجیم فرمایا اور حضرت علی ولی کو بہی بلا کر پانی منگایا اور آپ نے اوس مین اپنی کلی ڈالکر سر و سینہ اطہر اور سر دوشانہ انور علی پر چہڑک دیا اور مثل دعائے فاطمہ بحق مرتضیٰ استعمال دعا کیا اور دونون کے حق مین جمع الله شملكما

واسعد جد کما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا

کیا افضل خدا ایسہ اثر دعا رہا کہ اونکی ذریات بابرکات مین ایمہ اطہار اور اولیائے کبار پیدا ہوئے اور اون سے عجائبات کرامات وواقعات خرقہ عادات ہویدا ہوئے اگرچہ اوسوقت مین رسم ولیمہ نہ تہی مگر حضرت علی سے لئے کی سبحان اللہ عجب ذات باصفات امیر المومنین امام العارفین ہے کہ جس سے تقویت گزین دین سید المرسلین ہے

مرا سینہ ہی گنجینہ صفات شاہ شاہان کا
خزینہ خوش قرینہ ہی مری قلب ثنا خوان کا
انتو د معرفت مین عرش تک گنج سلونی مین
عجب مخزن ہوا علم لدنی اوس کے عرفانکا
رہا علم الیقین عین الیقین ہی بالیقین اوسکو
ہوا حق الیقین مصداق اوسکی صدق ایقانکا
نہین اوس رازدار حق سی اسرار خدا مخفی
وہ ستر قدرت قادر ہی واقف راز پنہانکا
طریق کشف اہل کشف کی ہے توجہ سے
ہوا مشکور ہر پیر طریقت اوسکے احسانکا
یہہ شان مرتضائی ہی کہ اوسکی ذات تعالی نے
کیا نشو و نما خاصان حق کی عظمت شانکا
علی ابن ابی طالب ہی غالب کل غالب ہی
وہی ہی قوت بازوئے اشجع شیر یزدانکا
جہا مین تیغ ہے لا سیف الا ذوالفقار اوسکی
نشان ہی لا فتا الا علی اوس شاہ مردانکا
سر پر شاہ دین کا پایہ فرق عرش پر پہونچا
بہلا ایسا کہان پایہ ہوا تخت سلیمانکا
کیا نظم نبوت اوسنی خود اپنی ولایت مین
وزیر محتشم ہی وہ شہنشاہ رسولانکا
امام دو جہان آقائی عالم ہے مرا مولا
غلام بندہ پرور ہون نہین تقصیر ایمان کا
امیر کشور دین دستگیر مستمندان ہی
کمال فیض سے اوسکے گدا ہی قیصر سلطانکا
کیا ہی مستفیض جود موجودات کو اوسنے
یہہ فیض عام مخلوقات مین ہی اوسکی فیضانکا
جو برسے قدرت باری کی نیسان کرم اوسکا
در غلطان سی پر ہو [illegible] صدف [illegible] کا

مذاق خلق مین کیونکر ہو نہ لطف جان افزا
مزا اخلاق مین ہی اوسکے اشفاق فزا اونکا

نبی ہی شہر علم حق ولی حق ہے در اوسکا
ہوا طور رسائی سالکان راہ عرفان کا

در خیبر کشا ہے حیدر کرار ہے صفدر
کرون کیا وصف مین اوس یاور ارباب ایمانکا

نہو کیون روز و شب مین فرق حسن و حسین ظاہر
علی مہر عرب ہی اور یوسف ماہ کنعان کا

نبی و مرتضیٰ شان خداوند دو عالم ہین
مرقع بنگیا اک نور دو نور درخشان کا

سمائی جسکی دل مین خوشنمائی اوسکے پرتو کی
نمایش مین وہ ہی جلوہ نما حسن نمایان کا

عجب کیا خود بخود بیخود ہوون مین اوسکی تعشق مین
کہ محو عشق ہوجاتا ہے عاشق اپنی جانان کا

بلا حب امیر المومنین ہوتا نہین مومن
تولائے علی ہے عین ایمان ہر مسلمان کا

ہوا ہی آتش کینہ سے گلخن سینۂ دشمن
درون آتشکدہ ہی اوسکی اعدا و حسودان کا

زبان پر میری ہمنام خدا کا اسم اعظم ہے
ڈر آئے خیر مین کیا مجھکو شر وسواس شیطان کا

کیا ہے قاضی الحاجات نے حاجت روا اوسکو
لقب مشکلکشا ہی دلکشائی اہل حرمان کا

ملا ہے سید عالی نسب سے سلسلہ میرا
نہین مجکو تردد خلق مین حال پریشانکا

معاون میرا مختار شفاعت گاہ محشر ہے
کہ بخشایش سے اوسکی عفو ہوگا میری عصیانکا

علی و فاطمہ شبیر و شبر جان احمد ہین
رہا ہی ربط **ثاقب** پنجتن مین خاص اک جان کا

ہی غزائے مصطفیٰ کا یہ بیان مختصر
مرجع فتح و ظفر ہر غزوۂ منصور ہی

جب حکم خدا بہ آیت خذلهم الله وما النصر الا عند الله آیا اور

رسول کبریا نے بہدایت اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر اذن پایا تو حضرت نے حکم غزا دیا مگر اوسکو مشروط بشرایط کیا پس حسب شرایط غزائے بے تقصیر ہے ورنہ خطا قابل تعزیر ہے جب معاندین سید المرسلین کو ستاتے تھے اور آپ اوس میں اندیشہ جان و ایمان پاتے تھے تو بحفظ خود اختیاری لڑتے تھے اور نیز دین حق کی پاسداری کرتے تھے آپ نے نہ کبھی ظلم کو پسند فرمایا نہ کوئی امر ظالمانہ آپ کا کسی نے پایا اصطلاح ارباب سیر میں غزوا اوسکو کہتے تھے کہ جس لشکر ظفر پیکر مین حضرت بہ نفس نفیس خود ہی تھے اور جو فوج ظفر موج بھیجی جاتی تھی وہ سریہ کہلاتی تھی بارہوین ربیع الاول کو حضرت داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے چونکہ غزوات سرور کائنات اکثر ہین اور سریہ عساکر سید السادات بیشتر ہین اس مختصر مین گنجایش نہین پا سکتے نگارش مین نہین آسکتے اسلیئے نقشہ ذیل مین اونکی وضاحت کی گئی البتہ بعض غزوات مشہورہ کی صراحت کی گئی۔

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۱	ذیقعدہ نوین مہینے ہجرت سے	+	سعد بن ابی وقاص بطرف خرار	+
۲	صفر گیارہوین مہینے ہجرت سے	ابوا	+	ابوا مین پہونچکر پانزدہ مقام فرمائی پھر واپس آئے
ایضاً	ربیع الاول تیرہوین مہینہ ہجرت سے۔	بواط	+	قافلہ قریش مین امیہ بن خلف اور اوسکی ہمراہیون کا ہجوم اوسکی طرف تھا جب مطلب نہ پایا تو لشکر اسلام لوٹ آیا۔
ایضاً	ایضاً	تلاش کرز	+	برائے تلاش کرز بن جابر فہری بدر مین پہونچے پھر لوٹے

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۲	جمادی الآخر سولہوین مہینے ہجرت سے	ذی العشیرہ	+	جب قافلے قریش کے شام کو جاتے تھے۔
ایضاً	۱۷ رمضان یوم جمعہ انیسوین مہینے ہجرت سے	بدر قتال	+	+
ایضاً	۲۵ رمضان شروع ۱۹ انیسوین مہینے ہجرت سے	+	بطرف عصماء بنت مروان	عمیر عدی بن خرشہ نے عصماء بنت مروان کو قتل کیا۔
ایضاً	شوال ۲۰ بیسوین مہینے ہجرت سے	+	سالم بن عمیرہ	ابا قل قتل ہوا۔
ایضاً	نصف شوال ۲۰ بیسوین مہینے ہجرت سے	قینقاع	+	+
ایضاً	ذالحجہ ۲۲ بائیسوین مہینے ہجرت سے	غزوۃ السویق	+	+
۳	محرم ۲۳ تیئیسوین مہینے ہجرت سے	بنی سلیم موضع کدر	+	+
ایضاً	ربیع الاول ۲۵ پچیسوین مہینے ہجرت سے	+	برائے قتل ابن اشرف	ابن اشرف مقتول ہوا۔
ایضاً	ربیع الاول ۲۵ پچیسوین مہینے ہجرت سے	غطفان	+	یہہ غزوہ نجد کی طرف ہوا۔ اسکو ذوامر کہ
ایضاً	جمادی الاول ۲۷ ستائیسوین مہینے ہجرت سے	نجران	+	+
ایضاً	جمادی الآخر ۲۸ اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے	+	سریۃ القردۃ	زید بن حارثہ اس مین امیر تھے۔
ایضاً	شوال ۳۲ بتیسوین مہینے ہجرت سے	احد	+	+
ایضاً	شوال ۳۲ بتیسوین مہینے ہجرت سے	حمراء الاسد	+	+
۴	محرم ۳۵ پینتیسوین مہینے ہجرت سے	+	ابوسلمہ بن عبد الاسد	یہہ سریہ بجانب موضع قطن ہوا بنی اسد پر۔
ایضاً	صفر ۳۶ چھتیسوین مہینے ہجرت سے	+	بیر معونہ	امیر اسکے منذر بن عمر تھے۔
ایضاً	ایضاً	غزوہ الرجیع	+	امیر اسکے مرثد تھے

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۴	ربیع الاول سینتیسوین ۳۷ مہینہ ہجرت سے	بنی نضیر	+	+
ایضاً	ذیقعدہ پینتالیسوین ۴۵ مہینہ ہجرت سے	بدر موعود	+	+
ایضاً	ذی الحجہ چھیالیسوین ۴۶ مہینہ ہجرت سے	+	بنی عتیک بجانب ابی الحقیق۔	اس مین قتل کیا گیا ابن ابی الحقیق اور یہود گھبرا کر خیبر مین پاس ابن مشکم کے گئے اونسے سرداری سے انکار کیا۔
۵	محرم سینتالیسوین ۴۷ مہینہ ہجرت سے	ذات الرقاع	+	+
ایضاً	ربیع الاول اور پچاسوین مہینہ ہجرت سے	دومۃ الجندل	+	+
ایضاً	شعبان پانچوین سال ہجرت سے	مُریسیع	+	+
ایضاً	ذیقعدہ پانچوین سال	خندق	+	+
ایضاً	آخر ذیقعدہ اول واقع سنہ پانچ	بنی قریظہ	+	+
۶	محرم چھٹے سال	+	ابن انیس	بجانب سفین بن خالد بن نُبیح
ایضاً	محرم چھٹے سال	+	محمد بن مسلمہ	بطرف قریطاء
ایضاً	ربیع الاول سنہ چھہ مین	بنی لحیان	+	بطرف غابہ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	بجانب غابہ	+	+
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	امیر عکاشہ بن مُحصن	بجانب غمرہ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	محمد بن مسلمہ	بجانب ری القصہ
ایضاً	ایضاً	+	امیر ابو عبیدہ بن جراح	بجانب ذی القصہ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	زید بن حارثہ	بجانب بنی سلیم موضع جموم پر جو درمیان نخل و نقرہ کی
ایضاً	جمادی الاول سنہ چھہ مین	+	ایضاً	بطرف عُرض

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۶	جمادی الآخر سنہ چھہ	+	زید بن حارثہ	بجانب موضع طرف اور یہ موضع چھتیں [۳۶] میل ہے مدینہ سے
ایضاً	جمادی الآخر سنہ چھہ	+	ایضاً	بطرف حُسمی اور حُسمی آگے وادی القری کے ہے ۔
ایضاً	رجب سنہ چھہ	+	ایضاً	بطرف وادی القری ۔
ایضاً	شعبان سنہ چھہ	+	امیر عبد الرحمٰن بن عوف	بطرف دومۃ الجندل ۔
ایضاً	ایضاً	غزوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ	+	بطرف فدک ۔
ایضاً	رمضان سنہ چھہ	+	زید بن حارثہ	بجانب ام قرفہ کہ وادی القری کے پہلو میں ہے
ایضاً	شوال سنہ چھہ	غزوہ ابن رواحہ	+	بجانب اُسیر بن زارم ۔
ایضاً	ایضاً	+	کرز ابن جابر	بجانب عُرنین ۔
ایضاً	ذیقعدہ سنہ چھہ	عمرہ حدیبیہ	+	+
۷	جمادی الآخر سنہ سات	خیبر	+	لوٹے حضرت خیبر سے وادی القری کو بجمادی الآخر میں اور قتال کیا اس میں ساتویں سال ۔
ایضاً	شعبان سنہ سات	+	حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ	بجانب تربہ ۔
ایضاً	شعبان ساتویں سال	+	حضرت ابی بکر بن قحافہ رضی اللہ عنہ	بجانب نجد
ایضاً	شعبان سنہ سات	+	بشیر بن سعد	بجانب فدک
ایضاً	رمضان سنہ سات	+	غالب بن عبد اللہ	مَیفعہ جو بجانب نجد کی ہے ۔
ایضاً	شوال سنہ سات	+	بشیر بن سعد	بجانب موضع جُناب
ایضاً	ذیقعدہ سنہ سات	+	عمرہ قضیہ یعنی عمرہ قضا	+
ایضاً	ذلحجہ ساتویں سال	ابن ابی العوجاء السلمی	+	+

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۸	صفر سنہ آٹھہ	غالب بن عبد اللہ	+	کدید جو قدید کے آگے ہے-
ایضاً	ربیع الاول سنہ آٹھہ	+	شجاع بن زہب	بجانب بنی عامر بن ملّوح-
ایضاً	ایضاً	کعب بن عمیر غفاری	+	بجانب ذات اطلاح جو طرف شام کی ہے ملقا سے دو منزل
ایضاً	آٹھوین سال	غزوہ زید بن حارثہ	+	بجانب موتہ
ایضاً	جمادی الآخر سنہ آٹھہ	امیر عمرو بن العاص	+	بجانب ذات السلاسل-
ایضاً	آٹھوین سال	غزوہ الخبط	+	اس مین ابو عبیدہ بن جراح امیر تھے-
ایضاً	شعبان سنہ آٹھہ	+	خضرہ	امیر اسکا ابو قتادہ تہے اور موضع خضرہ نجد کی طرف ہی بعض کو س بستان ابن عامر ہی-
ایضاً	رمضان سنہ آٹھہ	+	ابی قتادہ	بجانب اُضَم
ایضاً	سوا رمضان سنہ آٹھہ	فتح مکہ	+	بہہ گرایا خالد بن ولید نے بتخانہ عزّا کو ۲۵ رمضان سنہ آٹھہ مین بہہ گرایا بتخانہ سُواع کو عمرو بن العاص نے اوسی رمضان مین بہہ گرایا بتخانہ منات کو سعد بن زید الاشہلی نے آٹھوین سال رمضان مین
ایضاً	+	بنی جذیمہ		بہیجا خالد بن ولید کو سنہ آٹھہ مین-
ایضاً	شوال سنہ آٹھہ	حنین	+	+
ایضاً	ایضاً	طائف	+	لوگون کو حج کرایا گیا اس سال مین-
۹	+	غزوہ تبوک	+	یہہ غزوہ آخر غزوات کا تہا-

غزوہ بدر

غزوهٔ بدر بہترین غزوات ہوا باعث ترقیات اسلام باصفات ہوا اس غزوہ مین رب العالمین نے سید المرسلین کو باوجود قلت مسلمین اور کثرت اعدائے دین کے قوی فرمایا ذلت و خواری اور آفت ازاری مین ہر مشرک غوی آبا کفر کو پامال کیا شیطان کو اختلال دیا اور بہ تائید نصرکم اللہ **ببدر وانتم اذلہ** کے مسلمانون نے نصرت پائی کافرون مین ذلت آئی جب مدینہ مین خبر آئی اور حضرت نے وہ معتبر پائی کہ قافلہ قریش بغرض تجارت شام مین ہے اور اوس کا قصد معاودت ان ایام مین ہے تو احمد مختار مع تین سو تیرہ کس مہاجر و انصار بعزم جہاد ظفر آثار بیرون مدینہ پر انوار جلوہ گر ہوئے ابو سفیان بدکردار سرگروہ کفار اور دیگر کافران نابکار ارادہ سید ابرار سے باخبر ہوئے ابو سفیان نے ضمضم غفاری اجورہ دار کو پاس ابو جہل ناہنجار کے روانہ کیا اوس نے وہان پہونچکر بیان کل افسانہ کیا ابو جہل بدکیش بہت پر طیش ہوا طیار جیش قریش ہوا اور اوس مین شرفائے قریش داخل تھے اور عباس ابن عبد المطلب بھی شامل تھے عباس اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے بہ جمعیت برادری لشکر قریش مین آئے تھے اگرچہ ابو سفیان سردار مشرکان نے قافلہ کو دوسری راہ سے نکالدیا اور ابو جہل اجہل اور دیگر کفار بد عمل کو مدد کے لانے سے بذریعہ قاصد کے منع کیا مگر چونکہ اللہ جل جلالہ عم نوالہ کو منظور ہوا اور یہہ ضرور ہوا کہ کفار غدار ذلیل خوار ہون اور سرداران کافران فی النار ہون شوکت اسلام بالاجلال ظاہر ہو اور ہیبت دینداران نیکنام علی وجہ الکمال باہر ہو لہذا ابو جہل پر خلل نے ممانعت کو نہ مانا اور اپنی حضرت کو بیجا نا لشکر کشی کا اصرار کیا اور عزم بالجزم کارزار کیا اور یہہ کہا کہ محمد نے ناروا شورش مچائی ہے ہماری طبیعت نزاکت طویت سوزش مین آئی ہے ہر چند کہ ابو سفیان نے ابو جہل کو مطلع

گیا تہا اور ابوجہل نے خلاف اوسکے لشکر اجتماع کیا تہا مگر ابوسفیان کفر مین پر زور تہا نخوت و
نخبت مین بدطور تہا قافلہ کو بہوچا کر فوراً لشکر کفار مین آیا ابوجہل مکار نے اطمینان پایا
اوسوقت مین مسلمان بہت بے سامان تہے بمقابلہ لشکر باسامان کے حیران تہے
مگر قادر مطلق کو اپنی قدرت کاملہ کا دکہلانا تہا اور نصرت اسلام حاصلہ کا جتلانا تہا رعب
مسلمانان دل کافران مین سمایا کفار کو اپنے لشکر کثیر سے لشکر قلیل اسلام دوچند نظر آیا
حضرت نے اپنے اصحاب جانباز سے مشورت کی حضرت صدیق اکبر اور فاروق نامور نے
نیک مصلحت دی حضرت کو وہ پسند آئی آپنے اونکے حق مین دعائے خیر فرمائی حضرت مقداد
نیک نہاد نے جناب رسالت مآب سے التماس کی کہ ہمکو کوئی بات نہین ہراس کی ہم جانباز
رہینگے نہ ایسا کہینگے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ جلیل سے **فاذهب انت
وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون** - کہا یہہ مقالہ اور حیلہ و حوالہ ناموزون رہا یارسول اللہ
آپ ہین ہمارے پشت و پناہ ہم آپکے تابعدار ہین جان نثار ہین انبوہ بسیار سے اڑینگے گروہ
کفار سے لڑینگے اگر ہم کافرون کو مار آئینگے غازی کہلائینگے اور جو ہم مارے جائینگے شہادت
پائینگے اور جہان حضور ہون گے ہم وہان ضرور ہون گے ہم آپ سے نہ جدائی کرینگے بہرجا
و بہر وقت جان فدائی کرینگے چونکہ ہنگام بیعت عقبہ انصار کا یہہ عہد تہا کہ جو مدینہ پر چڑہیگا
اوس سے گروہ انصار لڑیگا انصار کو یہہ احتمال ہوا کہ شاید حضرت کو یہہ خیال ہوا کہ انصار
بلحاظ قول و قرار مدینہ سے باہر شریک پیغمبر نہون گے موافق تحریک سرور نہون گے
اسلیئے یہہ تقریر دلپذیر منجانب انصار بضمیر زبان پر آئی حضرت نے بہت اونکو تحسین و
آفرین فرمائی جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے مقامات پر آفات مقتل کفار
ناہنجار اپنے اصحاب و احباب کو دکہلائے قتلگاہ ہر کافر کا نشان دیا اور یہہ صاف

بیان کیا کہ فلان یہان اور فلان وہان مارا جائیگا سر آشکارا پائیگا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا اوس مین ایک سر مو فرق نپایا اللہ جل جلالہ نے حضرت سے وعدہ فتح و ظفر فرمایا آپنے اپنے دوستون کو یہہ مژدہ خوش ہو کر سنایا اور اس آیت کریمہ کو سیہزم الجمع و یولون الدبر پڑہا ہر گونہ حضرت با منزلت کا مرتبہ بڑہا ہے مقام خیر الانام بلند ہے علوئے مرتبت حضرت دلپسند ہی حضرات صوفیہ مقام عبدیت علیہ کو تمامی مقامات عالیہ درجات سے افضل بتلاتے ہین اور کمالات باصفات مین قربت و عظمت سید السادات کو اکمل فرماتے ہین فرقان حمید یعنی قرآن مجید مین علویت عبدیت کی نسبت اشارت ہی جیسے سورۂ اسرا مین بلفظ اوسکی بشارت ہی اعنی خدائے غنی نے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ الی آخر الآیہ فرمایا اور سورۂ نجم مین فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ آیا اور اس مین یہہ نکتہ ہی بہت پختہ ہی کہ عبد کو اپنے مولا سے تعلق جیسا ہی نہ کسیکو کسی سے ویسا ہے جان و مال عبد مولا کا ہی اور وہ مکلف خدمات اولیٰ کا ہے اور عبد اپنے مولا سے ہر دم خوف کرتا ہے ہر وقت نہایت ڈرتا ہے باوصف تقرب خاص عبد مولا پر اپنا کوئی حق نہین جانتا اور اوسکے اکرام اور وعدہ ہائے انعام پر غرہ نہین مانتا نہ اوسکی عظمت و جلال کو بہولتا ہے عجز و انکسار سے بہولتا ہے اور ایسی ہی صیغ درود مسعود مین سر استدعائے نزول رحمت کاملہ واصل ہے حالانکہ رحمت کاملہ پہلے سے بلا فاصلہ حضرت پر بہ مرحمت خالق اکبر نازل ہے اور یون ہی بعد اذان دعائے حصول مقام محمود ہی ~~ے ے ے ے ے ے ے ے ے ے~~ باوجودیکہ برائے مقام محمود وعدۂ رب الودود ہے یبعثہ مقاما محمودا ان الذی وعدتہ دلیل کافی ہے وعسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ثبوت وافی ہے

خود دعا مین مقام محمود کی کیفیت ہی اسلیئے منگوانا دعا کا محض مقتضائے عبدیت ہے الکلام قیام لشکر اسلام بمقام ریگستان ہوا اور بوجہ کثرت ریگ روان ہر لشکری حیران ہوا تہا دس بیس پانون قرار پاتا تہا نہ وہان پانی نظر آتا تہا دشت وحشت خیز تہا میدان دہشت انگیز تہا جب ہر شخص پانی کو ترسا تو بہ دعائے حضرت خوب پانی برسا ریت مین تازگی آئی زمین نے سختی پائی اوسپر پانون ٹہیرے بہر گئے نالے گہرے سب نے پانی پیا وضو کیا لوگ نہائے سرور مین آئے سابق مین دستور تہا اور یہہ دستور مشہور تہا کہ لشکر سے ایک ایک دو دو نکلکر بہڑتے تہے میدان جنگ مین لڑتے تہے لشکر کفار مین سے عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ میدان جنگ مین آئے اور شجاعان انصار مین سے تین شخص نے جلوے دکہلائے کافرون نے کہا کہ ہم تم سے نہ لڑینگے اپنے اخوان قریش سے لڑینگے تب حضرت علی شیر خدا اور امیر حمزہ اور عبیدہ بن حارث مقابل آئے کفار خوف سے تہرتہرائے حضرت علی شاہ مردان نے شیبہ اوستاد شیطان کو اور حضرت امیر حمزہ نے عتبہ بے رتبہ کو فوراً ہلاک کیا اگرچہ حضرت عبیدہ نے جسد پلید ولید کو زخمون سے چاک کیا مگر خود بہی زخم کہائے پہر وہان حضرت علی آئے اونہون نے ولید کو بہی قتل کیا جوہر شجاعت دکہلایا بامداد الٰہی فتح پائی عتبہ وشیبہ کی پیشقدمی کا یہہ سبب تہا کہ اونکا اک غلام نصرانی نسب تہا جب حضرت نے طائف سے مراجعت فرمائی تہی تو اوسوقت مین اوسنے اک باغ مین دولت ایمان پائی تہی وہ عتبہ اور شیبہ کو لڑائی مین جانے سے منع کرتا تہا اور اسبات سے اونکی سمع بہرتا تہا کہ خدا ان سب کو قتل کرائیگا یہہ لشکر پہر کر نہ آئیگا اسلیئے یہہ دونون لڑائی مین جانے سے ڈرتے تہے نفرت کرتے تہے ابوجہل نے اونکو نامردی کی تہمت لگائی آخرکار

اون سے پیشقدمی کرائی امیہ بن خلف کو بہی اس لڑائی مین جانے سے نفرت تہی اور اوسکی سعد بن معاذ سے موافقت تہی ایک روز یہہ دونون طواف کعبہ کو گئے وہان ابوجہل نے امیہ سے یہہ کلمات واہیات کہے کہ یہہ شخص مسلمانون کو اپنے گہر ٹہیراتا ہے تو کسلیئے اس سے اخلاص و محبت جتلاتا ہے سعد نے یہہ زجراً کہا کہ ای دشمن خدا اگر تم لوگ ہماری مزاحمت کروگے تو سخت آفت مین مرو گے ہم تمہاری راہ آمد و رفت مدینہ مسدود کردینگے تمہارے کاروبار تجارت شام کو نابود کردینگے امیہ نے کہا کہ ایسا کہنا نہین روا کہ یہہ یہان کا سردار ہے اسکو ایسا سننا سخت ناگوار ہے حضرت سعد نیک نہاد نے فرمایا کہ مجکو رسول خدا سرور انبیا نے یہہ سنایا کہ تیرے قتل کا سبب یہہ ہی بو العجب ہوگا تو مبتلائے رنج و تعجب ہوگا جب قصہ بدر امیہ کو مقولہ سعد یاد آیا تو وہ لڑائی مین جانے سے گہبرایا عذر کیا صاف جواب دیا ابوجہل غصہ مین آیا اوس کے پاس سرمہ دانی لایا اور یہہ کہا کہ اے بیوفا تو مرد نہین مرد کی گرد نہین مثل عورات اپنا سنگہار بناؤ آنکہون مین سرمہ لگاؤ گہر مین بیٹہو چہپکر لیٹو اور تشنیع کے طعن دیئے آخر کار ناچار اوسکے ساتہہ چلا چلنے وقت اوسکی بی بی نے کہا کہ یہہ سفر بامراد نہین کیا تجکو مقولہ سعد یاد نہین وہ بولا یہہ ہی ہے اوسلئے کہ اب جاؤن دو تین روز مین واپس آؤن اگرچہ اوسنے ساتہہ دیا تہا مگر واپس ہونا چاہا عدم واپسی مین ردیا اپنی جان کو کہویا حضرت نے فرمایا وہ ظہور مین آیا۔ مشکوٰۃ شریف مین وارد ہی یہہ بیان عبدالرحمٰن بن عوف مجاہد ہے کہ مین نے دو جوانون کو اپنے چپ و راست پایا اوسوقت مجہکو افسوس ہے کم دکا ستا آیا کہ میرے ساتہہ یہہ جوانان ناتجربہ کار مین ناقابل اعتبار ہین اون مین سے ایک نے کہا کہ اے چچا ابوجہل نا اہل کو تم جانتے ہو اوسکو پہچانتے ہو

جب یہہ دریافت کیا تو مین نے اوسکو یہہ جواب دیا کہ ہان مین اوسکو جانتا ہون خوب پہچانتا ہون نیز کیا مطلب ہے اس استفسار کا کیا سبب ہی وہ بولا کہ اوسکا قتل ہے اولا وہ رسول خدا کو نا سزا کہتا ہے در پئے ایذا رہتا ہے ہم دونون اوسکو نہ چھوڑینگے اوسکی ہڈیان توڑ ڈینگے پھر دوسرا آیا اوسنے بھی یہی سنایا اونہون نے مجھکو تعظیماً چچا کہا تہا نہ پہر اونمین سے کوئی بہتیجا تہا یہہ دونون جوانان معاذ و معوذ نامی تہے اپنی مان مسماۃ عفرا کے نام سے انصار مین گرامی تہے اسی اثنا مین ابوجہل گرفتار اجل میدان مین گہوڑا کودانا آیا مین نے اون جوانون کو بتلایا کہ یہہ ہی وہ سردار اشقیا کہ جسکو تم نے دریافت کیا وہ دونون جوان مانند شیر غران کودکر دوڑے اور تلوارین میان سے نکالکر اوسپر ہاتھ چھوڑے اور اوسکو گہوڑے سے گرایا قریب مرگ پہونچایا حدیث مین آیا کہ حضرت نے بعد فتح قاتل ابوجہل کو تحقیق فرمایا اون دونون جوانون نے دعوی کیا آپ نے اونکی تلوارین دیکہکر قاتل ابوجہل اونکو تجویز کر دیا سلب ابوجہل کا اونکو دیا غنیمت کے ساتہہ تقسیم نہ کیا سلب بہ تحتین اسباب مقتول یعنی جوشن و خفتان اور سلاح و دیگر سامان مشمول کو کہتے ہین امام شافعی کے نزدیک اوس کے پانے کے مستحق قاتل رہتے ہین اور نزد ابوحنیفہ بموجب شرع شریف سلب وہ قاتل لیتا ہی جسکو پہلے سے امام کہدیتا ہے ورنہ سلب ساتہہ غنیمت کے تقسیم ہوجاتا ہے قاتل اوسکو نہین پاتا ہے جنگ بدر مین حضرت نے کہا تہا اوسکو سب نے سنا تہا کہ جو مارکر آئے گا سلب اوسکا وہی پائیگا۔ بہ ہنگامۂ بدر فرشتگان عالیقدر بحکم خالق انام بہر امداد لشکر اسلام آئے پروردگار نے تین بار مین نو ہزار ۹۰۰۰ فرشتگان متذکرہ قرآن وہان مجتمع فرمائے لشکر کفار مین اکثر شیاطین نابکار تہے مگر بمقابلہ ملائکہ ذلیل و خوار تہے بعض نے پہاڑ پر سے لشکر فرشتگان ذی شان کو ملاحظہ کیا اور اکثر نے سرہائے بریدہ کفار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سر کا پایا مشکوۃ مین یہہ روایت پائی کہ ہنگام تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز قرین سماعت آئی **اقدم یا خیر دم الحموم** ندا کوڑے کی سنی نہ صدا گہوڑے کی سنی پہر اوس کافر کو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا داغ کوڑے کا دکہلایا عند التذکرہ حضرت سے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ جس نے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر کر لایا تو آپنے استعجاباً فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت تہی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرایا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپنے کہا کہ وہ فرشتہ تہا۔ جسوقت کہ ہنگامہ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر جان فروش مدہوش کارزار تہا جوش و خروش پیکار تہا تب صاحب لولاک نے میدان وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودہ خس و خاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بددعا کی فوراً کفار گہبرا کر بہاگتے نظر آئے اللہ تعالے نے کہا **وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی** یہہ قدرت صفات ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری ہے کہ ایک مشت خاک و خس و خاشاک سے لشکر جرار گروہ کفار کا مونہہ پہر گیا اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے دربارہ ابوجہل ناکارہ کے اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

ابن مسعود حسب ارشاد نبی صاحب الجود قتلگاہ مین گئے لاشون کو دیکہتے رہے۔ ناگاہ میدان جنگ مین ابوجہل کو پڑا پایا ہتہیارون مین جکڑا پایا اوس مین کچہہ رمق جان تہی وہ جان کوئی دم مہمان تہی عبداللہ ابن مسعود اوس سے دوچار ہوئے اوسکے سینہ پر کینہ پر سوار ہوئے اوس مغرور نے کہا کہ اے چرواہے تجکو کچہہ خوف نرہا تو میرے سینہ پر چڑہا ہے بالانشینی مین بڑہا ہے خیر مجہپر جو گذرا سو گذرا تو بتلا تو ذرا کہ کس نے فتح پائی اونہون نے کہا کہ خدا نے اپنے نبی کو عطا فرمائی کفار تہ تیغ آبدار ہوئے اشرار ذلیل و خوار ہوئی جو عبداللہ ابن مسعود نے اوسکے سر کے کاٹنے کا ارادہ کیا تو اوس نے اس پر اصرار زیادہ کیا کہ سر کو کاندہون سے ملا کر قطع کرنا اور اوسکو اور سرون مین جمع کرنا تاکہ لوگ جانین اور خوب پہچانین کہ یہہ سردار کا سر ہے سب سرون سے بزرگ تر ہے۔

کیسی متکبر نے نموداری کی
آخر کو تو خود اپنے لئے خواری کی
جب آتش نخوت کو کیا اوسنے تیز
خود سوخت ہوا جان جلی ناری کی

الغرض ابن مسعود نے سر مردود کو تن سے جدا کیا شکر خدا کیا اور اوس سر بے سر کو بحضور پیغمبر حاضر لائے اور اوسکو پیش حضور پرنور ڈالکر سب حالات سنائے حضرت نے شکر خداوند جل علا ادا فرمایا اور حضرت کو بہت مسرت و سرور آیا اور آپنے یہہ ہی کہا کہ اب فرعون اس امت کا نرہا اور حضرت نے تلوار ابوجہل کی ابن مسعود باوفا کو دی اور اونکی تعریف کی جیسے علویت حضرت بہ نسبت جناب موسیٰ علیہ التحیۃ کے افضل تہی ویسی ہی شقاوت فرعون امت سید الانبیا بہ نسبت فرعون موسیٰ کے اکمل تہی فرعون موسیٰ نے مرتے وقت کلمہ ایمان کہا گو وہ مقبول نرہا اور فرعون امت حضرت نے بوقت مرگ کلمات کفر و قصور کے الفاظ کبر و غرور کہے امیہ بن خلف سردار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سر کا پایا مشکوۃ مین یہہ روایت پائی کہ بہنگام تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز قرین سماعت آئی اقدم یا خیردم بالعموم ندا کوڑے کی سنی نہ صدا گہوڑے کی سنی پہر اوس کافر کو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا داغ کوڑے کا دکہلایا عند التذکرہ حضرت نے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ جس نے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر کر لایا تو آپنے استعجابًا فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت تہی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرایا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپنے کہا کہ وہ فرشتہ تہا۔ جسوقت کہ ہنگامہ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر جان فروش مدہوش کارزار تہا جوش و خروش پیکار تہا تب صاحب لولاک نے میدان وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودہ خس و خاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بد دعا کی فورًا گہبرائے بہاگتے نظر آئے اللہ تعالےٰ نے کہا **وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ** یہہ قدرت صفات ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری ہے کہ ایک مشت خاک و خس و خاشاک سے لشکر جرار گروہ کفار کا مونہہ پہر گیا اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے دربارہ ابوجہل ناکارہ کے اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

قریش تہا مددگار حبیش تہا اور پہلے وہی مالک بلال خوش خصال کا تہا اور بامید ترک دین اسلام ایذا رسان بلال کا تہا عبدالرحمن بن عوف کا دوست تہا آک جان دو پوست تہا عبدالرحمن سے نے امیہ اور علی بن امیہ کو اپنے ساتہہ لیا اور دونون زرہون کو جو عبدالرحمن نے لڑائی مین پائین تہین اونکی ہاتہہ آئین تہین اپنے قبضہ مین کیا امیہ نے عبدالرحمن سے کہا کہ اب کیا کام زرہون کا رہا اگر اونکو ڈالدوگے تو ہمارے بچا لینے مین بہت زر ومال لوگے عبدالرحمن نے زرہون کو ڈالدیا اور امیہ وعلی بن امیہ کے ہاتہون کو اپنی ہاتہون مین لیا ناگاہ بلال نے وہ دیکہہ پائے اونکو دیکہتے ہی بلال چلائے اور کہا کہ یہہ ہی دشمن خدا مسلمانون نے فوراً امیہ وعلی بن امیہ کو قتل کیا جہنم مین پہونچا دیا۔

اللہ کی قدرت کے تماشے دیکہے
سفاک ستمگار کے لاشے دیکہے
ظالم بہی نہ مظلوم کے ہم پلہ ہین
تولہ سے بہی کم تول مین ماشے دیکہے

پس حضرت نے بعد فتحیابی جنگ لاشہائے کفار چاہ بدر تیرہ و تنگ مین ڈلوائے آپ خود پاس اوس کنوین کے آئے جناب رسول نے ہر مقتول کو اوسکے نام سے پکارا اور یہہ حال بیان کیا سارا کہ جو خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا اوسکو ہم نے پورا پایا اور جو تمہارے لئے وعید تہی وہ تم پر خدا نے پوری کی حضرت عمرؓ نے یہہ بات گذارش کی کہ یا نبی آپ اون اجسام سے کلام فرماتے ہین کہ جن مین جان نہین پاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ انکی سماعت کو تمہاری سماعت سے زیادہ پایا بعد فتح جنگ بدر جناب والا قدر داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے حضرت عثمان بحکم سرور مرسلان بوجہ بیماری صاحبزادی رقیہ اپنی منکوحہ کے مدینہ مین رہگئے تہے اور حضرت اون سے واسطے ملنے ثواب غزوہ کے کہہ گئے تہے چنانچہ اونکو حاضران بدر مین شمار

گیا اور ایک حصہ غنیمت کا اونکو دیا حضرت نے مدینہ مین حال وفات رقیہ باصفات کا سنکر بہت غم کہایا اور اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے فرمایا اسلیئے حضرت عثمان ذوالنورین کہلائے سوا اونکی کسی نے یہہ مرتبہ نہ پائے ستر اسیران بدر مین جناب عباس عم حضرت شامل تہے اور فی الواقع وہ لشکر کفار مین بکراہت داخل تہے اسلیئے حضرت نے فرما دیا تہا سبکو سنا دیا تہا کہ جو عباس کو پائے وہ اونکو قتل سے بچائے سب نے یہہ حکم مانا اونکو قید کرنا مناسب جانا حضرت عباس گرفتار رہا بوجہ سخت بندش دست ہاے بہت کراہتے تہے حضرت اونکی آواز کو سنکر بند دست کا ڈہیلا ہونا چاہتے تہے نہ آپ کو نیند آتی تہی نہ طبیعت قرار پاتی تہی اک صحابی نے یہہ خبر پاکر سخت بند دست عباس کو نرم زیادہ فرمایا اور حضرت نے بندش دست ہاے دیگر اسیران کو بہی کچہہ کشادہ کرایا جناب رسالت مآب نے معاملہ اسیران بدر مین اصحاب سی مشورت کی حضرت عمرؓ نے یہہ راے مناسب دی کہ یہہ لوگ ایمۃ الکفر واجب القتل ہین نہ قابل ترحم نہ لایق تفضل ہین برائے قتل ہر قرابتی کو اوسکے قرابت دار کی حوالہ کیجیئے اور میرا قرابت والا مجکو دیجیئے تاکہ محبت خدا و رسول الفت اقارب مخذول سے زیادہ ظاہر ہو جائے اور ہر شخص اوسکا ماہر ہو جائے حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے رسول خدا ان لوگون سے فدیہ لیجیئے اور انکو چہوڑ دیجیئے شاید یہہ لوگ ایمان لائین اور فدیہ سے مسلمان تقویت پائین حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے کسیکا دل سخت کسی کا نرم بنایا یہہ کمال افضال ہی کہ حضرات نوح و موسی علیہما السلام سے حضرت عمر کی مثال ہے حضرت نوح نے کہا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور یہہ ہے کلام موسی کلیم

ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علی قلوبهم فلا یؤمنوا
حتی یروا العذاب الالیم یہہ حال خوش خصال ہے کہ مثل حضرات ابراہیم
وعیسیٰ علیہما السلام کے حضرت ابوبکر کا حال ہے یہہ ہے قول حضرت ابراہیم ۔
فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم اور
یہہ ہے مقولہ حضرت عیسیٰ حلیم ان تعذبهم فانهم عبادک وان
تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم چونکہ حضرت رحمۃ اللعالمین تہے
شفیع المذنبین تہے اسلئے رائے صدیق پسند آئی آپ نے باخذ فدیہ رہائی
اسیرون کی فرمائی فوراً عتابانہ آئی یہہ آیت خداوند علیم لولا کتٰب من اللہ سبق
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم حضرت گریان ہوئے بہت پریشان ہوکر
اور یہہ کہا کہ اگر عذاب خدا یہان آتا تو فاروق اعظم اور سعد بن معاذ ہم رائے عمر محتشم کے
کوئی امان نہ پاتا چونکہ پہلے سے حکم خدا برائے معافی خطا اجتہادی کے تہا اسلئے کوئی
مواخذہ مین گرفتار نہوا گنہگار نہوا اوسوقت مین ہیبت و رعب اسلام واجب تہا قتل
کفار کا کام مناسب تہا پہر شریعت مین حکم لینے فدیہ کا آگیا اور یہہ قرار پا گیا کہ جب نبی
خونریزی کفار غوی فرمائے تب اسیرون سے فدیہ لیا جائے جب حضرت
عباس سے فدیہ چاہا تو اونہون نے اپنی بے استطاعتی کو یون کہا کہ اے محمدؐ اگر تمہارا
چچا سامنے قریش کے ہاتہہ پہیلائیگا تو ضرور شرمائیگا حضرت نے یہہ فرمایا کہ میری
خیال مین یہہ آیا کہ تم نے جو سونا ام الفضل اپنی بی بی کو دیا وہ کیا کیا حضرت عباس
نے کہا کہ بخدا تم نبی برحق ہو افضل انبیائے ماسبق ہو اوس سونیکی خبر کسیکو نہ
تہی خدا نے اوسکی خبر تمکو دی حضرت عباس اوسیوقت ایمان لائے مراتب

عالی پایے حضرت عباس کے رہنے کی مکہ مین مصلحت تھی اسلیئے اونکو حضرت نے وہان رہنے کی اجازت دی جنگ بدر دوسرے سال ہجرت سے واقع ہوئی کفر کی قاطع ہوئی جملہ صاحبان بدر عالیقدر صحابہ مین افضل ہین اعظم واکمل ہین ایسے ہی ملائکہ حاضرین بدر کو دیگر ملائکہ پر فضیلت ہی افضلیت کی وجہ یہہ ہی کہ وہ جدال وقتال مین معاون رسول خدا رہے اور مدحت نبی باکمال مین مضامین ثنا کہے ۔

کیا شان تھی خلق مین ذیشان ہوئی　　زیب ملک وزینت انسان ہوئی
ہوتا تھا عیان اوس سے نشان شوکت　　وہ باعث تقویت ایمان ہوئی

غزوہ احد

چونکہ کفار بدکردار کو بوجہ شکست جنگ بدر کے اور بسبب قتل مقتولین بیقدر کے بہت ملال ہوا اور اونکا حال وافر الاختلال ہوا تو اونہون نے بجہت انتقام بمقابلہ اہلیان اسلام لشکر کثیر بہزار تدبیر جمع کیا حضرت نے بدریافت حال فوج کشی دشمنان باسامان منشی اپنے لوگون کو مدینہ کے باہر لڑنے سے منع کیا اصحاب جانباز و احباب بانیاز نے مثل حضرات امیر حمزہ سعد بن عبادہ و دیگر اشخاص اوس وخزرج کے باہر مدینہ سے لڑنیکا اصرار کیا اگرچہ بعض انصار نے اس بات کا اظہار کیا کہ جب کسی لشکر نے مدینہ پر چڑہائی کی اور اہلیان مدینہ نے لڑائی کی تو ضرور مدینہ والون نے فتح پائی اور جو باہر نوبت جنگ آئی تو شکست سی ندامت اوٹھائی مگر اصحاب ممدوحین و احباب سید المرسلین نے اہتمام کثرت مبالغہ کیا کلام حجت بالغہ کیا کہ مدینہ سے باہر لڑینگے معاندین کی پیشقدمی مین اٹھینگے حضرت نے بلا جفا دولتسرا مین جاکر سلاح جنگ بدن خوش رنگ پر آراستہ فرمائے اور دولتخانہ

باہر تشریف لائے پہر صحابہ نے کہا کہ اے رسول خدا اگر مدینہ سے باہر جنگ نامناسب ہے تو ہمکو اندر مدینہ کے لڑنا واجب ہے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ پہن آیا تو بلا حکم پروردگار ہتھیار کہول نہین سکتا کچہہ بول نہین سکتا حضرت مدینہ سے باہر کو روانہ ہوئے سامان شاہانہ ہوئے آپنے یہہ کہا کہ اے بندگان خدا اگر تم ثابت قدم رہو گے تو فتح مین مقدم رہو گے المختصر کوہ احد پر ہر دو لشکر مقابل ہوئی جنگ کے قابل ہوئی پشت لشکر اسلام پر دو پہاڑون کا اک شگاف تہا اودہر اندیشۂ کفار ناانصاف تہا اسلیئے حضرت نے عبداللہ بن جبیر کو اور پچاس تیراندازان شیر کو اوس درے پر مقرر کیا اور بہ تاکید کہدیا کہ ہماری فتح ہو یا شکست مگر تم تیار رہنا بالشت وہان سے نہ ہٹنا باہم نہ کہٹنا پہر جنگ وجدال نے اشتعال پایا کافرون کو بالاستقلال جلایا شجاعان اسلام نے ایسی داد مردانگی دی کہ ویسی دیکہی نہ سنی میدان کارزار خون کافران نابکار سے لالہ زار ہوا ہر مجاہد باوقار قاتل کفار ہوا ہرچند کہ کفار کا اوس درے سے حملہ آیا مگر بوجہ تیراندازی دلاوران غازی کے قابو نہ پایا آخر کار کفار بدکردار نے ہزیمت پائی جب نوبت غنیمت آئی تو ہمراہیان عبداللہ بن جبیر لوٹ مین مشغول ہوئے اگرچہ وہ مانع حسب معمول ہوئے مگر کسی نے نہ مانا اپنا ضرر نہ جانا اونکے پاس دس کس باقی رہے یہہ کافی رہے خالد بن ولید اوسوقت مین کافر تہے اور اونکے ہمراہی فراری اونکے ساتہہ وافر تہے اونہون نے اوس درے سے حملہ کیا وقت کو نہ جانے دیا عبداللہ بن جبیر معہ ہمراہیان دلیر شہید ہوئی پہر پشت لشکر اسلام سے حملے شدید ہوئے مسلمان حیران ہو گئے نہایت پریشان ہو گئے حضرت نے بہی زخم کہائے صدمے اوٹہائے رخ مبارک خون آلودہ ہوا ہر کافر آسودہ ہوا دندان مبارک پیشین سنگ مردودین سے شہید ہو گیا

رنج وغم مزید ہوگیا ابن قمیہ اکفر نے سرور کے تلوار ماری بفضل الہی وہ ہوئی کاری مگر
حضرت بوجہہ صدمۂ زخم شمشیر اور بہ سبب بار دو زرہ گرانبار کثیر اک غار مین گر گئے مگر کافر
وہان سے پہر گئے ابن قمیہ بدبخت یہ آواز سخت پکارا کہ مین نے محمدؐ کو مارا اونکو قتل کیا ہے غار مین
ڈالدیا ہے شیطان علیہ اللعن بصورت جعل بن سراقہ لشکر مین آیا اور اوسنے اس جہوٹی
خبر کو مشتہر کر کر لوگون کو بہکایا کہ محمدؐ مقتول ہوئے یہہ کلام نافرجام اہالیان اسلام سنکر
ملول ہوئے اکثر مسلمانون نے ہزیمت پائی کافرون مین جرأت آئی حضرات ابوبکر و عمر
علی و طلحہ و اسید بن حضیر و غیرہم رضی اللہ عنہم قایم رہے جان نثار سید ابرار دایم رہے
جب حضرت نے غار سے پہتر پر چڑہنے کا ارادہ کیا تو ضعف بدن اور بار ہر دو زرہ
تن نے نہ چڑہنے دیا آپ طلحہ کے کاندہون پر قدم میمنت لزوم رکہکر چڑہ گئے طلحہ
کے مرتبے بڑہ گئے حضرت اون سے رضامند ہوئے یعنی **اوجب طلحۃ**
کے دلپسند ہوئے جناب فاطمہ زہرا بتول عذرا وہان تشریف لائین حضرت کے
زخمون کو دیکہکر بہت گہبرائین پارچہ بوریا جلا کر زخمون مین بہر دیا خدا نے خون بند
کر دیا حلقہ خود رخسار نبی صاحب الجود مین گڑ گئے تہے گوشت و پوست مین اڑ گئے تہے
حضرت عبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ بزور دندان خود جدا کیا اور باوجود ٹوٹ جانے
اپنے اک دانت کے اونہون نے شکر خدا کیا اور دوسرا حلقہ بہی اونکی دانتون کی قوت
سے چہوٹا اونکا دوسرا دانت بہی ٹوٹا وہ آپ سے عفو عمل کے متقاضی ہوئی حضرت اونسے
بہت راضی ہوئے یہہ روایت بصحت پائی کہ شہادت ہفدہ کس صحابہ کی نوبت
آئی حضرت امیر حمزہ بہی اس معرکہ مین شہید ہوئے او نپر شداید شدید ہوئے اُنہون
نے جنگ بدر مین جوہر شجاعت دکہلایا تہا بہت کفار کو مار کہ جہنم پر آفت مین پہونچایا تہا

طعیمہ بن عدی اور عتبہ روی یعنی پدر ہند زوجہ ابو سفیان دشمن جان کو بھی قتل کیا تھا اوسکو سخت رنج دیا تھا جبیر بن مطعم برادرزادہ طعیمہ اظلم حضرت امیر حمزہ سے عداوت رکھتا تھا بہت شقاوت رکھتا تھا وحشی حبشی اوسکا غلام تھا حرب و ضرب مین مشاق لاکلام تھا جبیر بن مطعم نے بشرط قتل امیر حمزہ معظم کے وحشی سے وعدہ آزادی کیا تھا اور ہند نے بہ ایام انعام بہ ابرادی دیا تھا وحشیانہ حالت وحشی تھے بطمع نفسانی اوسکی بداندیشی تھی بخاری مین خود وحشی راوی ہے اور بیان اوسکا یہہ حاوی ہے کہ مین نے میدان جنگ مین دیکھا اور اوسکا مین نے کیا پیچھا کہ امیر حمزہ صفدر مثل شیر ببر جنگ مین حملہ آور ہین او شجاعین اون کے چہرہ کی مانند خورشید خاور ہین اور وہ میری حضرت کو آتے ہین نشان مردانہ دکھلاتے ہین مین وہان سے بھاگا جب گھیرا میرا آگا تو مین اک پتھر کی آڑ مین چھپا اونہون نے مجکو نہ دیکھا مین نے اپنا حربہ اونپر پھینک کر مارا وہ اونکی زیر ناف لگا سارا وہ میری جانب جھپٹے دو چار قدم چلکر اونکی پانون رہ بیٹھے وہ زمین پر گرے پھر میری طرف کو نہ پھرے جب مین اونکے پاس آیا تو مین نے اونکو مردہ پایا مین نے اپنے دلکو سنبھالا اپنا حربہ نکالا جسوقت ہند نے خبر قتل حمزہ پائی تو وہ بہت خوشی سے نزد نعش آئی ناک کان کاٹکر قطرات خون چاٹے اعضائے تناسل بھی کاٹے شکم پاک کو چاک کر ڈالا جگر حمزہ شہید اکبر کو نکالا اوسنے اپنے دانتون سے چبایا شقاوت کا رنگ دکھلایا اُبی بن خلف سردار قریش تھا نہایت بداندیش تھا بانی فساد تھا حضرت سے عناد تھا اوسکو اپنی برائی کا کچھ خوف نہ رہا تھا اوس نے مکہ مین حضرت سے کہا تھا کہ تمہارے قتل کرنے کو مین نے اک گھوڑا پالا ہے تمہارا قتل ہونے والا ہے آپ نے یہہ فرمادیا تھا خوب سنا دیا تھا کہ اے گمراہ انشاء اللہ مین تجکو قتل کرونگا تجھپر آفت سخت دھرونگا معرکہ احد مین وہ گھوڑی پر سوار ہوکر

بقصد سرور میدان پر خطر مین آیا گہوڑے کو خوب کودایا پہر بجانب حضرت سوار ہوا اہی صحابہ نے
اوسکی مدافعت چاہی آپ نے اونکو ممانعت کی پہر صحابہ نے نہ مزاحمت کی جب وہ نزدیک حضور
آیا تو آپ نے آہستہ اوسکی گلے پر نیزہ لگایا اوسپر زخم خفیف بطور خراش آیا وہ بہت چلایا
بیقرار ہوگیا وہان سے فرار ہوگیا جب وہ اپنے لشکر مین پہونچکر چلاتا رہا لوگون نے اوس سے
کہا کہ تجہپر کوئی بڑا زخم نظر نہین آتا ہے تو کسلیئے چلاتا ہے وہ بولا کہ اے جہلا مجکو محمد نے
زخمی کیا ہے اجل نے مجہکو گہیر لیا ہے پہر وہ موضع سرف مین جاکر مرگیا دوزخ
مین وہ پرشر گیا۔ بیہقی نے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر نے یہہ خبر دی کہ مین نے بطن
رابغ مین ایک شخص کو زنجیر ہائے آتشین سے بندہا پایا اور وہ میرے سامنے بہت چلایا
محافظ اوسکو ٹالتا تہا اور وہ پانی مانگتا تہا اوسکو پانی نہ دیا جاتا تہا اور سب کو خبردار
کیا جاتا تہا کہ یہہ کشتہ پیغمبر ہے ابی بن خلف الکفر ہے حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا نے
فرمایا کہ جب مین نے حضرت کو نپایا تو مجہے یہہ خیال آیا کہ خدا نے اپنے نبی کو بوجہ ناخوشی
کے یہان سے اوٹہایا اب لطف زندگی کیا ہے مرنا اولے ہے پہر مین تیغ آبدار لیکر انبوہ
کفار مین گہسا گروہ اشرار مین شور مچا اور میری ضربات شمشیر برّان سے غول
کافران پریشان ہوگیا ہر کافر خستہ جان حیران ہوگیا دفعتہً مجکو صورت حضرت
نظر آئی مین نے حیات تازہ پائی بعدہٗ ابوسفیان پکارا کہ آیا ہے تمہارا محمد پیارا حضرت
نے کہا نہ دو جواب ذرا پہر پوچہا کہ تم مین ابوبکر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ یا نبی کبریا
ہم کیا کہین آپ نے فرمایا کہ کچہہ نہ کہو خاموش رہو پہر بولا کہ ای مطیعان مصطفٰے اگر
تم مین عمر ہون تو کہو حضرت نے کہا جواب نہ دو ابوسفیان چلایا خوشی مین آیا
کہ یہہ تینون مارے گئے اب جہگڑے سارے گئے حضرت فاروق نے جب یہہ

قصہ پایا تو اونکو بہت غصہ آیا اوسکو للکارا بہت جھجکارا اور یہہ کہا کہ ای دشمن خدا بجو نہ لگائے یہہ تینون بندگان ربی الاعلا زندہ موجود ہین تیری یہہ خوشیان محض بے سود ہین بحکم ایزد متعال تیری بلا کو نہ ٹالینگے تجکو رنج و عنا مین ڈالینگے الحمد للہ ابوسفیان بد دعا سنکر سردار کفار نے رسول پروردگار سے کہا کہ ہم بسال آیندہ بدر مین تم سے لڑینگے اب اس مخمصہ مین نہ پڑینگے آپ نے اسکو قبول فرمایا ابوسفیان بھول یہہ زبان پر لایا کہ اعل ھبل بفرمان سید الورا صحابہ نے کہا اللہ اعلی و اجل ای اہل پھر ابوسفیان نے زبان کو کھولا العزی لنا و لا عزی لکم بولا حسب الارشاد رسول خدا اصحاب باصفا نے کہا اللہ مولانا و لا مولا لکم ای مومنان اہل دین و ای صاحبان اہل یقین غزوہ احد مین جو قصور فرار مخلصان جان نثار سے بمقتضائے بشریت نہ بہ نیت ہزیمت وقوع مین آیا اوسکو اللہ جل علا نے معاف فرمایا چنانچہ آیۃ عفو قرآن مین ہے نہ شکایت کسی حدیث سید المرسلین مین ہے جب مراجعت کفار بسوئے مکہ پر بہار وقوع مین آئی تو سرور نے پہاڑ سے اوتر کر رویت مقتولین فرمائی ملاحظہ نوعیت امیر حمزہ سے حضرت کی عجب حالت ہوئی اور معاینہ کیفیت دیگر شہدائے احد سے آپکو بہت ملالت ہوئی مقتولون کو بلا غسل و کفن بلباس خون آلودہ تن دفن کیا دو دو شہیدون کو ایک ایک قبر مین تہ دفن امن دیا پھر حضرت نے مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا عاشقان رسول خدا و مشتاقان نبی الورا نے اطمینان پایا بی بی کبشۃ انصاری بنت رافع جویان حال سید الابرار تہین مشتاق دیدار تہین جب اونہون نے رونق افروزی حضور کی خبر پائی تو اونکے دل مین بہت خوشی آئی بے تابانہ دوڑ کر بکمال فیضان خدمت بابرکت

پایا جمال جہان آرا دیکہکر کل حصیبۃ بعدك یا رسول الله جلل زبان پر آیا
عمر بن معاذ اون کے پسر سعادت سے ممتاز ہوئے تہے عہد مین شہادت سی سرفراز
ہوئے تہے حضرت نے کبشہ سے اونکی تعزیت کی اور جنت کی بشارت دی کبشہ نے
کہا کہ اے رسول خدا جب یہہ حال ہے تو پہر کیا ملال ہے آپ آیندہ کے لئے دعا فرمائین
تاکہ ہم فایدہ پائین آپ نے اللهم اذهب حزن قلوبهم واجر مصیبتهم فرمایا
یہہ کلمہ کبشہ کو خوش آیا شہداء احد نے بڑے مرتبے پائے خدا نے اپنے نزدیک شہداء
زندہ فرمائے وہ مردہ نہ سمجہے جاتے ہین رزّاق مطلق سے رزق پاتے ہین چنانچہ
جل علا نے برائے تسکین اقارب شہدا کے قران مین لا تحسبن الذين قتلوا
في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين بما اتٰهم الله
من فضله فرمایا شہیدون کا رتبہ بڑہایا حدیث مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ خداوند
تعالے ارواح شہدا کو قالب مرغان سبز خوشنما مین داخل فرماتا ہے اونکو گلستان
جنت الماوا اور بوستان بہشت پر فزا مین اوڑاتا ہے اور وہ میوہائے خلد برین
اور نعمتہائے فردوس نگارین کہاتے ہین اور ملیب جویبار آب انہار خوشگوار نوش
فرماتے ہین اور رات کو قنادیل طلا مین زیر عرش مولار ہتے ہین ہردم ثنائے خدائے
جل علی کہتے ہین ہرچند کہ مشہور عوام ہے مذکور انام ہے کہ واقعہ احد چودہوین
شعبان کو وقوع مین آیا اور حضرت نے بوجہ شکستگی دندان شریف کے حلوا کہایا
مگر یہہ غلط بیان ہے کہین تواریخ مین نہ اسکا نشان ہے یہہ غزوہ ساتوین یا گیارہوین
شوال مین واقع ہوا قول مورخین اختلال کا دافع ہوا البتہ حضرت نے شب برات
مین شہداء احد اور اموات کے لئے استغفار فرمائی سبکو اوس مین امنو ہاستغفار

ثمری لازم آئی جب مدینہ مین نوبت قیام حضرت آئی تو خداوند نعمت بابرکت نے یہہ خبر پائی کہ ابوسفیان اپنی حرکت سی پریشان ہوا اور مراجعت سے پشیمان ہوا بہت حیران رہتا ہی وہ نادان کہتا ہے کہ ہم لڑائی مین غالب بدرستی آئے پہر قتل محمد مین کیون سستی لائے اب وہ اپنے ساتہہ لشکر لاتا ہے بہت جلد یہان آتا ہے حضرت کو یہہ سنکر تعجب آیا پہر آپ اپنے موہ لشکر ہمراہی مجروحان احد قصد تعقب فرمایا جو لوگ زخم یافتہ جان باختہ متابعت خدا مین تہے اور معیت خیر الوری مین تہے اونکی شان حق نشان مین فرماتا ہے خداوند کریم الذین استجابوالله والرسول ما بعد مااصابہم القرح للذین احسنوا منہم والتقوا اجر عظیم ابوسفیان بدریافت اس حال خیر المآل کے گہبرایا اور اوسکے ہمراہیون نے اوسکو ڈرایا کہ فتح مشہور ہوگئی ہے بلا سر سے دور ہوگئی ہے ایسی بات نہ کیجائے کہ جس سے پہر آفت آئی ابوسفیان بطرف مکہ معظمہ فرار ہوا اوسکو نہ اکدم قرار ہوا حضرت نے چند منازل تعقب کیا اور ابوسفیان کے بہاگنے پر تعجب کیا آپ نے منزل حمراالاسد سے بجانب مدینہ منورہ رجوع فرمایا اسلیئے یہہ غزوہ حمراالاسد کہلایا جب ابوسفیان سردار کافران بموجب اپنے قول پر عمل کے واسطے جنگ وجدل کے احد سے بسال آیندہ بدر پر بجال ضرر یابندہ نہ آسکا اور نہ کوئی قابو پاسکا تو اوس نے بصد ملال باین خیال کہ محمد خیر الانام سے ندامت نہ ہو اور اہل اسلام سے خجالت نہ ہو نعیم ابن مسعود مردنا محمود کو مدینہ بہیجا اور اوسکو بتلائین باتین بیجا اوس کذاب نامراد نے حسب فہمایش ابوسفیان ناشاد کے کہا کہ اے مسلمانان باوفا ابوسفیان مدینہ کو آتا ہے اور اپنے ساتہہ لشکر کثیر لاتا ہے مسلمانون نے یہہ سنکر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا

اور جناب رسول خدا مع لشکر جرّار بقدر ڈیڑھ ہزار مردان ظفر پیکر بدر کو گئے چند روز وہان رہے ابو سفیان خوف سے پہر آیا وہان نہ آیا اصحاب نے وہان کار تجارت فرمایا و چند نفع پایا بعدہ حضور پر نور چند ایام فرخندہ فرجام خوشحال بلا جدال واپس آئے آپنے سجدات شکر قاضی الحاجات ادا فرمائے پہر آئین یہہ آیات مبین خداوند علیم الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم

جو کار خوش انجام بتائید خدا ہو
بیجا نہو وہ کام بہر حال بجا ہو
جس امر مین ہو رحمت خلاق دو عالم
ہر طرح صواب اوس مین ہو ہرگز نہ خطا ہو

غزوہ بنی نضیر

مدینہ مین یہود کمینہ نے جو بنی قریظہ و بنی نضیر تہے اور وہ باہم مشیر رہتے تہے بیرون مدینہ محلجات جداگانہ مین رہتے تہے اور حضرت کو اپنا رفیق زمانہ مین کہتے تہے آپ سے عہد و پیمان کیا تہا یہہ اطمینان دیا تہا کہ ہم تم سے موافق رہینگے ہر بات تمہاری بات کی مطابق کہینگے بدخواہی نہ کرینگے تمہارے دشمن کی پشت پناہی نہ کرینگے عمر بن امیۂ ضمری نے دو مشرک بنی عامر کو قتل کیا تہا اور عامر بن طفیل نے بوجہ معاہدہ امن کے ادائے دیت کا حضرت کو پیام دیا تہا آپنے برائے مشورۂ دیت محلہ بنی نضیر مین تشریف ارزانی فرمائی جب لوگون سے نوبت گفتگو آئی تو اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ ای سید الورا تمنے ہمارے یہان قدم رنجہ فرمایا ہے ہمکو یہہ لازم آیا ہے کہ ہم آپکو کہانا کہلائین جب ہم

تمہاری ضیافت سے فراغت پائین تب اس معاملہ مین کلام کرین اور جو مناسب ہو وہ کام کرین پہر حضرت کو زیر دیوار بٹہلایا اور اون سنگین دلون کے قلب پر غضب مین یہہ سمایا کہ ایک پتہر دیوار سے لڑہکا کر حضرت کو قتل کیا جائے کسیکو اس مین نہ دخل دیا جائے وہ ملاعین بدین اس فعل پرکین کے کرنے کو طیار ہوئے فورًا بحکم رب جلیل حضرت جبرئل نمودار ہوئے اور حضرت کو ارادہ مشرکان بدعہد اور مشاہدہ سامان جدو جہد سے آگاہ کیا آپنے شکر اللہ کیا اور نیت خبث طویت ظلوم و جہول سے ایسے حضرت گہٹے جیسے کوئی دشمن سے گہٹتا ہے اور وہان سے باین کیفیت اُٹہے جیسے کوئی قضائے حاجت کو اوٹہتا ہے پہر حضرت اپنے مکان جنت نشان مین رونق افروز ہوئے اصحاب خیریت جناب رسالت مآب سے مسرت اندوز ہوئے حضرت نے حکم دیا کہ بنی نضیر نے بہ قاعدہ حاسدانہ بارادہ فاسدانہ نقض عہد کیا دس روز کے اندر وہ یہان سے نکلجائین پہر نہ آئین اگر بعد مہلت نہ جائینگے تو سزا پائینگے گردن مارے جائینگے ضرر سارے اوٹہائینگے یہود مخالف سید ابرار ہوئے لڑنے کو طیار ہوئے حضرت نے اونپر لشکر کشی فرمائی اونکو دہشت و ہیبت سے غشی آئی اونہون نے بنی قریظہ سے مدد چاہی بنی قریظہ نے بلحاظ عہد اونکی اعانت نہ چاہی امداد سے انکار کیا اونکو بہت بیزار کیا جب لشکر پیغمبر نے اپنا رخ اونکی طرف کو پہیرا تو اون کے قلعون کو گہیرا اونکو بہت تنگ کیا خراب بیدرنگ کیا اور بموجب فرمان سرور مرسلان اون کے درختان خرما کاٹے خارہاے قلوب یہود غمون سے پاٹے بعض صحابہ نے درختان قسم عمدہ قطع کئے اور بعض نے اقسام ناقص کے کاٹ دئے ہر دو اعمال خیر المآل بحسن نیت اصحاب حضرت اللہ کو پسند آئے خدا نے یہہ امور

ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین فرمائے بخاری مین کچھہ درختونکا جلا دینا پایا حضرت حسان بن ثابت نے اوسکے بیان مین یہہ شعر فرمایا۔

وهان علی اسراة بنی لوی	حریق بالبویرة مستطیر
سردار بنی لوی پر آتش کا لگانا	آسان تھا بویرہ مین تھا شعلونکا اوٹھانا

جب بنی نضیر عاجز آئے تب یہہ درخواست زبان پر لائے کہ ہمکو یہان سے جانے دو ہمارے نکلجانے کے مانع نہو حضرت نے کہا کہ یہہ امر اس شرط پر رہا کہ سب ہتیار اپنے یہان چھوڑ دو جہان چاہو اپنے مونہہ کو موڑو جسقدر اسباب تمہاری چوپایون پر جا سکے لیجاؤ اپنا رخت ادبار یہان سے اوٹھاؤ چنانچہ حسب فرمان خاتم پیغمبران یہود بنی نضیر جلاوطن ہوئے ذلیل و خوار گرفتار آزار پر محن ہوئے خیبر و شام اور دیگر مقام مین بسے لوگ اونکی حالتون پر ہنسے اللہ تعالے نے اس قصہ کو قرآن مین فرمایا اور ذکر اسکا حدیث مین آیا۔

غزوۂ خندق

جنگ خندق کا مختصر یہہ ماجرا ہے مورخین نے لکھا ہے کہ حی بن اخطب بنی نضیر تھا قوم یہود مین بہت شریر تھا مدینہ سے جلاوطن ہوکر خیبر مین رہتا تھا رات دن یہہ کہتا تھا کہ مسلمانون سے انتقام لونگا اونکو تکالیف وآلام دونگا بالآخر وہ کافر مع چند مفسدین اہل شر قریب بیست نفر مکہ کو گیا وہ بے حیا اہل قریش سے ملا اور حضرت کا گلہ کیا جب ترغیب مجادلہ اور نوید امداد کاملہ مبالغہ زیادہ کیا تو کفار قریش کو پھر مقابلہ آمادہ کیا ابوسفیان بالہوس چار ہزار کس فراہم لایا قبایل غطفان و اسد و سلیم کو لشکر مین ملایا سب کفار دس ہزار جمع ہوکر مدینہ کو

چلے آتش غضب مین جلے جب یہہ خبر حضرت خیر البشر نے پائی تو آپ نے صحابہ سے مشورت فرمائی حضرت سلمان فارسی نے کہا کہ اے رسول خدا ملک فارس مین یہہ قاعدہ ہے بہت پر فائدہ ہے کہ جب لشکر بسیار برسر کارزار کسی شہر پر چڑہتا ہے تو گرد شہر خندق کہود کر شہری اوسکی پناہ مین لڑتا ہے حضرت کو یہہ راے پسند آئی اور خندق کے کہودنے کی تجویز بجانب کوہ سلع فرمائی اور مدینہ مین عمارتین مستحکم تہین دیوارین حفاظت کو نہ کم تہین اسلیئے یہہ غزوہ غزوۂ خندق کہلایا اصل مین نام اسکا غزوۂ احزاب مصدق پایا حضرت خود خندق کہودنے مین مصروف تہے اور مہاجرین و انصار اوسکی کہودنے کی محنت و مشقت مین بسیار موصوف تہے حضرت نے بوجہ شدت گرسنگی کے شکم پاک پر پتہر باندہے تہے اور خندق کہودنے سے آپ کے سست ترکاندہی تہے حضرت جابر نے آپکی دعوت کی حضرت نے قبول ضیافت کی ایک ہزار مردمان ہمراہ سید المرسلان تہے جابر بسبب تہوڑے ہونے طعام کے حیران تہے آپکے آب دہن مبارک نے یہہ رنگ دکہلایا کہ تہوڑا کہانا کافی پایا حضرت نے تناول فرمایا اور سب نے خوب سیر ہوکر کہایا اور کہانا بدستور باقی رہا اسکو معجزہ نبی کہا پہر خندق مین نکلا ایک پتہر وہ پتہر تہا ایسا سخت ترکہ صحابہ سے نہ ٹوٹا آخر کو وہ اون سے چہوٹا حضرت وہان تشریف لاے اوسکو دیکہکر آپ نہ گہبراے حضرت نے ایک آہنی آلا دسپر مارا ٹوٹا اوسکا اک پارہ اوس مین ایک بجلی نکلی چمک مین تہی وہ چوڑی چکلی حضرت کو ملک شام نظر آیا آپ نے یہہ فرمایا کہ خدا نے مجہکو ملک شام دیا بڑا انعام کیا ایسے ہی دوسری بار مکانات ملک فارس رشک چمن اور تیسری بار عمارات ملک یمن نظر آئین برق سنگ نے عجب کیفتین دکہلائین حضرت نے وہی باتین ظاہر کین کہ اللہ نے یہہ اقالیم مجہکو دین چنانچہ اس پیشین گوئی کا بخوبی

وقوع ہوا کہ ان ملکون کا تصرف مطبوع بسوی مسلمانان رجوع ہوا ملک یمن دخل مین خود حضرت کے آگیا تھا مگر کچھ خلل پاگیا تھا بعد وفات سرور کائنات عہد صدیق باصفات مین وہ صاف ہوگیا اوس کا اہل سیر مین اعتراف ہوگیا ملک فارس وشام بعہد خلفا سے بتمام قبضۂ اہل اسلام مین آئے مسلمانون نے یہہ سب ملک پیشین گوئی نبی علیہ السلام مین پائے وہ پہتر ضربات سید السادات سے پاش پاش ہوگیا آپکا ہر لشکری بشاش ہوگیا یہہ قوت بازوے احمدی تھی یہہ طاقت عطیۂ ایزدی تھی جب حی بن اخطب نے ازراہ قہر وغضب حسب فہمایش ابو سفیان پرتعب بجہت موافقت جملہ بنی قریظہ بدقسمت مین داخل ہوا تو کعب سردار بنی قریظہ کو اوسکے آنے سے ملال حاصل ہوا حتی کہ اوسکو بنی قریظہ نے اپنے مکانون مین نہ آنے دیا اور دروازون کو بند کرلیا اور اوسکی آواز سنکر یہہ کہا کہ نحوست شعار عقوبت آثار تیری برائی کا اثر یہہ ہے کہ تو نے اپنی قوم کو تباہ اور برباد کردیا اب یہان ہمارا ستیاناس کرنے کو آیا بدرجۂ اخیر اوس مکار نے بہ مکر وتذویر اپنی تقریر ونرم گفتار سے بنی قریظہ کو پھسلایا اور دروازون کو کھلوایا بنی قریظہ نے نقض عہد با خیر الانام کیا اور اتفاق با کفار بدانجام کیا سب بنی قریظہ مخالف رسالت مآب کے موافق احزاب ہوئے جب خندق بہ ترتیب مرتب ہوگیا اور بر طبق تہذیب مہذب ہوگیا تو لشکر ظفر پیکر اوسپر بقواعد قیام پذیر ہوا اور اہتمام جنگ با تیر وتفنگ بفواید کثیر ہوا مشکوٰۃ شریف مین حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک نوجوان انصاری کی یہہ عجیب حکایت ہے کہ ہمنشین مکان ابو سعید خدری مکان اوسکا بنا ہوا تھا اور اوسکا بیاہ نیا ہوا تھا جب وہ حضرت سے اجازت پاتا تھا تو دوپہر کو وہ اپنے گھر جاتا آتا تھا ایک روز وہ اپنے گھر کو چلا اوس سے حضرت نے کہا کہ تو ہتھیار لیجا مجھکو بنی قریظہ

کا ہے خطرہ اوس نے اپنا نیزہ لیا اتباع حکم ہی کیا اوس نے اپنی بی بی کو دروازہ پر کھڑا
پایا اوس نے بتقاضائے غیرت اور باقتضائے حمیت اپنی بی بی کے مارنے کو
نیزہ گھمایا اوسکی بی بی بولی نکرو جلدی گھر مین جاؤ یہہ دیکھہ آؤ کہ مجھکو گھر سے کس نے
نکالا ہے کسکا پڑا پالا ہے جوان نے گھر مین جا کر دیکھا کہ اک سانپ بستر پر ہے
بیٹھا جوان نے اوس مار زہردار پر نیزہ مارا اور اوسکو نوک نیزہ سے اوبھارا سانپ نے
مارا سپاٹا فوراً جوان کو کاٹا دونون کو موت آئی تقدیم و تاخیر اونکی نہ پائی صحابہ نے سرور کائنات
سے کہا آیا مستجاب الدعوات دعا فرماؤ کہ جوان زندہ ہو جائے زندگی تازہ پائے آپنے فرمایا کہ اب
یہہ لازم آیا کہ جوان کو بہ تجہیز و تکفین دفن کرو اور کچھہ نہ کہو حضرت نے یہہ بھی ارشاد کیا سبکو
بتا دیا کہ مکانات مین جو سانپ نظاہر رہتے ہین اونکو مار عوام کہتے ہین اگر کوئی سانپ مکانمین
سے نکل آئے تو دیکھتے ہی وہ نہ مار ڈالا جائے اگر تین دن تک اوسکو نکلنے سے منع کیا جائے
تو پھر نکلتے ہی اوسکو مار دیا جائے المدعا عساکر اعدا بمقابلہ لشکر رسول خدا متصل خندق
باصفا براے وغا ٹھیرا غازیان جانباز و شجاعان سرفراز اور مبارزان خوش انداز و دلاوران
دلنواز کے تہا سپہر الکفار نے تیر و سنگ سے نہ شمشیر و تفنگ سے لڑنا شروع کیا اور خندق
پر حملون کا انحصار رجوع کیا کفار حملے کرتے رہے اور غازیان منصور بھی پتھرون سے
لڑتے رہے مسلمان حملون کے دفع کرنے مین مشغول رہے کافران اپنے کام مین
مجہول رہے جب کافرون نے یورش دفعتہً یکبار کی تو اوسکی مدافعت مین حضرت
نے کوشش بیشمار کی آپنے اوس سے مہلت نہ پائی نہ فرصت میسر آئی تو ظہر سے
عشا تک کی نمازین حضرت کی قضا ہوئین پھر وہ علی الترتیب ادا ہوئین ایک بار حضرت کی
نماز عصر قضا ہی آپنے کافرون کو بد دعا کی **ملا اللہ بیوتہم وقبورہم نارا**

کما شغلونا عن الصلوۃ العصر خدا نے اس آیۃ مین نماز وسطی کا کیا حصر حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی مفسرین نے دونون طرح لکہا اگرچہ نماز وسطی مین اختلاف ہی مگر نزد حنیفہ نماز عصر کی ترجیح صاف ہی کہ فجر وظہر نماز روز ہین اور مغرب وعشا نماز شب راحت اندوز ہین اور وسطی عصر ہے اسکی فضیلت مین نہ کوئی قصر ہے حدیث مین آیا ہے صحیح پایا ہے کہ جو فوت نماز عصر سے باخسارت ہوا تو گویا گہر اوسکا غارت ہوا عمر بن عبدوذ پہلوان قوی تہا شجاع دعوی تہا برابر ہزار مرد کے شمار کیا جاتا تہا اوس کے مقابل کوئی نہ آتا تہا ایکبار قافلہ قریش مین اوس نے تنہا پچاس قزاقون کو بہگایا تہا لوگون مین نام پایا تہا اوس نے جنگ بدر مین زخم کہایا تہا وہان سے بہاگ کر اپنے گہر آیا تہا اوس نے عہد کیا تہا سبکو سنا دیا تہا کہ جبتک محمد سے انتقام نہ لونگا اپنے سر پر تیل نہ ملونگا وہ اکفر مدہوش بہزار جوش وخروش خندق پر آیا اور جائی تنگ خندق سی گہسکر شور مچایا کہ کوئی مبارز جانباز ہے اپنی موت کا ہمراز ہے میرے مقابل آئے اپنی جان سے جائے جناب رسالت مآب نے حضرت حیدر کرار صفدر جرار اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو بلایا اور بمقابلہ کافر متکبر وپرنخوت کے مبارزت کے لئے فرمایا اور ذوالفقار سید ابرار کو دی اور انکے حق مین بجناب قادر مطلق غلبہ وحفاظت کی دعا کی جب حضرت شیر خدا شہسوار میدان لافتی اوسکے مقابل آئے تو اوس نے حضرت علی مرتضی کو دیکہکر ٹہٹہے اوڑائے اور یہہ کہا کہ کیا تمکو اسکا خیال نرہا کہ جان جائیگی پہر نہ آئیگی آگے نہ بڑہو اپنے مرنے سے ڈرو تم لڑکے ہو کیون ایسے بہڑکے ہو کیا تم پر ہاتہہ ڈالون کیا اپنا حوصلہ نکالون تمہاری باپ ابوطالب میرے دوست تہے اک جان دو پوست تہے تم میرے بہتیجے ہو نہ بیتیجی مین تمہارا قتل کرنا نہین چاہتا اپنے ذمہ الزام دہرنا نہین چاہتا حضرت علی نے کہا کہ ای دشمن خدا

مین چاہتا ہون اور یہہ بہتر پاتا ہون کہ برائے رضائے الٰہی تجکو تیری تباہی دکھلاؤن اور تیرا سر کاٹ کر تجکو جہنم پہونچاؤن پہر علی ولی نے قدم آگے بڑہایا اوس ملعون کو بڑا غضب پایا اوسنے شمشیر آبدار حیدر کرار پر چلائی صفدر نامدار نے اوس وار کو سپر پر روک کر اپنی جان بچائی سپر سر ور کٹگئی اور وہ تیغ بیدریغ سر اقدس تک پہونچکر پلیٹ گئی حضرت شاہ مردان شیر یزدان نے ذوالفقار برق وار سے بضرب سخت اوس بدبخت کا سر اوڑایا اور وہ سر بے سر کٹکر قدم پر پڑا پایا جب نعرہ الله اکبر بلند ہوا تو لشکر اسلام سنکر بہت خورسند ہوا کفار احزاب کے چھکے چہوٹے دل خراب اشرار بدعنا کے ٹوٹے نعیم بن مسعود ایک جوان تھے عزیز قبیلہ غطفان سے بحضور سید مرسلان حاضر آئے اور بفور فیضان سرور پیمبران نقد ایمان وافر پائے اونہوں نے جناب رسالت مآب مین یہہ امر عرض کیا کہ ای رسول کبریا اگر اجازت ہو اور غلط بیانی کی مجھکو نہ عقوبت ہو تو مین قریش اور بنی قریظہ مین مخالفت کرادون تفرقہ ڈلوادون آپنے اجازت فرمائی نعیم نے یہہ بات مناسب پائی کہ اول بنی قریظہ مین گئے بہت باتین اونکی بطہی کی کرتے رہے پہر اور مشورے کئے آخر یہہ خبری دئے کہ اب قریش وغطفان سے تمہاری موافقت ہے اور محمدؐ سے مخالفت ہے اگر قریش محمدؐ سے فتح نہ پائین اور پہر جائین تو پہر تمہارا کیا حال ہوگا تمکو تنہا مقابلہ محمدؐ کا محال ہوگا محمدؐ تمکو برباد کردینگے تمہارے گہرون کو بے بنیاد کردینگے بنی قریظہ نے کہا کہ اسے خیرخواہ بی ریا یہہ تمہاری اچھی تقریر ہے پہر اسکی کیا تدبیر ہے نعیم نے فرمایا میری رائے مین یہہ آیا کہ دو چار سرداران قریش وغطفان یا اولاد سرگروہان کو طلب کرو اور اپنے پاس رکہو اگر محمدؐ تمپر چڑہائی کرینگے تو ضرور وہ بضرورت حفاظت اپنے سردارون یا اولاد سرگروہون کے اگر محمدؐ سے لڑائی کرینگے اگر قریش اسکو قبول کرینگے اور تمہاری

بات کو اپنی خاطر مین نہ لینگے تو تمہارے مخلصان و دوست ملی ہین ورنہ بے مغز دوستی استخوان پوست لگی ہین یہود کو یہہ صلاح پسند آئی اور قریش کو پیغام کی ٹہیرائی پہر نعیم قریش کے پاس گئے بہت باتین خلوص کی کرتے رہے باظہار خیرخواہی یہہ بات ظاہر کرنی چاہی کہ ہمنے خبر پائی ہے یہہ خبر صحیح آئی ہے کہ بنی قریظہ بپردہ محمدؐ سے اتفاق رکہتے ہین باہم اخلاق رکہتے ہین مگر محمدؐ کہتے ہین مصر رہتے ہین کہ اگر تم کچہہ سرداران قریش کو گرفتار کر دوگے اور ہمارے پاس پہونچا دوگے تو ہمارا دل تم سے صفا ہو جائیگا قصور نقض عہد معاف ہو جائیگا اگر بنی قریظہ کوئی بیان سبب کرین اور کچہہ آدمی تم سے طلب کرین تو تم ہرگز اونکا کہنا قبول نکر لینا نہ کسی آدمی کو دینا نعیم نے بنی غطفان سے بہی وہی حال کہا جسکا قریش سے قیل و قال رہا قریش نے بنی قریظہ کو پیغام دیا کہ بہت عرصہ تک یہان قیام کیا اب تم ہماری مدد کو آؤ دیر نہ لگاؤ تا کہ ایکباری حملہ کرین اور خوب لڑین بنی قریظہ کی قریش سے وہی گفتگو آئی جو نعیم نے بتلائی قریش نے نعیم کو سچا جانا بنی قریظہ کا کہنا نہ مانا اور یہہ جان لیا خوب پہچان لیا کہ بنی قریظہ کا محمدؐ سے اتفاق ہے ہم سے نفاق ہے بنی قریظہ نے سمجہا کہ نعیم نے سچ کہا قریش ہمارے دوستدار نہین حقیقت مین وہ یار نہین بنی قریظہ اور قریش مین ناموافقت ہو گئی بلکہ مخالفت ہو گئی حدیث مین آیا نبی نے **الحرب خدعة** فرمایا یعنی لڑائی فریب ہے مگر ایسے مین نہ کچہہ عیب ہے اوس سے نہ گناہ ہوتا ہے نہ گمراہ ہوتا ہے اگرچہ اس مین ثواب ہے مگر خلاف عہد ناصواب ہے جب لشکر کفار کو زیادہ مدت گذر گئی اور ناموافقت بنی قریظہ پر نظر گئی اور سخت سردی نے ستایا تند ہوا نے خیمون کو اوڑایا سر کفار پر سراسر بلائے صرصر آئی گہوڑون نے چہوٹ کر شورش مچائی تو قریش احزاب بہت

گھبرائے اپنی زندگی سے تنگ آئے عزم مراجعت بالجزم ہوگیا ازالۂ دلولۂ رزم ہوگیا حضرت نے ایسے وقت مین برائے خبر احزاب حذیفہ بنی الیمان خوش خطاب کو مامور فرمایا جب اُنہون نے امر حضور پایا تو فورًا روانہ ہوئے مصروف شادیانہ ہوی اونکو آپکی دعا سے محفوظی سے سردی کا کچھ اثر نہ معلوم ہوا بلکہ ایسا مفہوم ہوا کہ بہت آرام مین ہین گویا حمام مین ہین حضرت نے فرمادیا تہا خوب سمجہادیا تہا کہ نہ کسی پر وار کرنا نہ کسیکو خوار کرنا جب حذیفہ ذیشان قریب خیمہ ابوسفیان لگ گئے تو اوسکو دیکہتے رہے کہ وہ آگ سے تاپ رہا ہے وہان تنہا آپ رہا ہے اونہون نے تیر کا مارنا ابوسفیان پر اپنی نیت مین پایا مگر بخیال ممانعت حضرت اسکا قصد نفرمایا پہر ابوسفیان نے اپنے لشکر سے کہا کہ بوجہ آفتون کے یہان کا رہنا مناسب نہ رہا یہان سے کوچ کرو مصیبتون مین نہ مرو حذیفہ نے بحضور سرور مرسلان یہہ بیان کیا اور سب باتونکا نشان دیا لشکر کفار اوسی رات روانہ ہوگیا امور قدرتی کا اک بہانہ ہوگیا اس غزوہ کا سورۂ احزاب مین ذکر آیا اور اس آیتہ مین یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا و جنودا لم تروہا ذکر بلا فکر پایا اور یہہ بہی مذکور تہا کہ گروہ ملائکہ برائے دفع لشکر کفار مامور تہا بفحوای حدیث نبی الآن نغزوہم ولا یغزوننا کے کفار غوی اپنا لشکر بمقابلہ سرور نہ لائینگے حضرت غزوۂ فتح مکہ مین اونپر فوج کشی فرمائینگے۔

کیا خوب حق نشان ہے شان محمدی   شایان شان کل ہے نشان محمدی
اول ہی وقت احمدی باطن مین واقعی   ظاہر مین آخری ہے زمان محمدی
خالق نے حفظ جان کیا ہر مقام پر   پیاری بہت خدا کو تہی جان محمدی

ہوئی ہین فتوح بہ تائید کبریا   منظور تہا ندب کو زبان محمدی
ہرگز نہ اہل دین کو تہا کفار کا خطر   کافی تہی اونکو امن و امان محمدی
ہے یہہ غلط کہ جنت ارضی محال ہے   فردوس ہے زمین پہ مکان محمدی

ثاقب نہ کیون سخن مین ہو اعجاز مصطفےٰ
معجز نبیان رہی ہے   زبان محمدی

غزوہ بنی قریظہ

حضرت رسالت مآب بعد فتح غزوہ احزاب دولت سرا برکت نما مین تشریف لائے اور وہان آکر نہائے اوسوقت جبرئیل جلیل آئے حضرت کو تحیۃ وسلام پہونچائے اور یہہ بولے کہ یا نبی اللہ تمنے ہتیار کہولے ہم کمر بستہ ہین نہ دل شکستہ ہین تعمیل حکم کبریائی کرو بنی قریظہ پر چڑہائی کرو حضرت نے فوراً لشکر تیار کیا اور یہہ فرمادیا کہ بہت جلد آگے بڑہو نماز عصر محلہ بنی قریظہ مین پڑہو اثناے راہ مین آفتاب قریب غروب ہوا اور نزد بعض یہہ امر نماز مقصود تعجیل مین محسوب ہوا اسلیئے بعض نے راہ مین نماز ادا کی بعض نے قضا کی محلہ بنی قریظہ مین قضا پڑہی دونون پر رحمت بڑہی چونکہ یہہ ارتکاب خطائے اجتہادی تہا نہ جرم ارادی تہا اسلیئے حضرت نے نہ کسی پر عتاب کیا نہ کسیکو کوئی خطاب دیا الغرض حضرت نے عجلت سے بنی قریظہ کو گہیرا اور سختی سے اونکو سستی کی طرف پہیرا پہر بنی قریظہ کا عجب ڈہنگ ہوا اون کے سب ہم ردیفون کا قافیہ تنگ ہوا بنی قریظہ عاجز آئے اپنے قلعہ سے نہ اوترنے پائے۔ ابوالبابہ انصاری صحابی تہے بنی اوس کے خطابی تہے بنی قریظہ کا اون سے مشورہ رہا آخر کو بنی قریظہ نے اون سے کہا کہ ہم اس شرط پر قلعہ سے

اوترآئین کہ جو رسول خدا فرمائین ہمکو وہ قبول ہے ابوالبابہ نے کہا کہ یہہ بات معقول ہے پھر اونھون نے اپنی گردن پر ہاتھہ رکھا یہہ اشارہ حکم قتل کا تھا جب اونھون نے خیال کیا تو اس بات کا بہت ملال کیا کہ مین نے خدا و رسول کی خیانت کی اپنی لیئے بہت ملامت کی مسجد نبوی مین آکر ستون سے بندھے مناجات جناب قاضی الحاجات سے سدھے پندرہ روز تک بندھے رہے اور یہہ کلمات کہے کہ جبتک غفار میری توبہ واستغفار قبول نہ فرمائیگا تب تک مجھکو چین نہ آئیگا ایسے ہی بدستور بندھا رہونگا کسی سے نہ کھولنے کو کہونگا اونکی لڑکی آتی تھی کھانا کھلا جاتی تھی قضائے حاجت کیلیئے کھولتی تھی پھر باندھکر نہ بولتی تھی حضرت نے سنکر فرمایا کہ وہ میرے پاس کیون نہ آیا اگر وہ اپنے حال کا اظہار کرتا تو مین اوسکے لیئے استغفار کرتا اب بلا حکم خدا نہ کھول سکتا ہون نہ کچھہ بول سکتا ہون المدعا پندرھوین روز حکم خدا برائے معافی خطا آیا بوقت سحر حجرۂ حضرت ام سلمہ مین آپکو سنایا حضرت ام سلمہ نے ابوالبابہ سے کہا لوگون نے دوڑکر کھولنا چاہا اونھون نے منع کیا اور کہدیا کہ مجکو رسول خدا کھولینگے میرے قصور کی معافی کے لئے بولینگے حضرت نے صبح کو آکر کھولدیا اور حکم الٰہی کو بیان کیا سعد بن معاذ انصاری بنی اوس حلیف بنی قریظہ تھے خواستگار حکمت حفیظہ تھے غزوۂ احد مین زخم تیر رگ دست سعد بنیظیر پر آیا تھا سیل خون نے اپنے مجاری سے اجرا پایا تھا خون بند نہوتا تھا قوت سعد کو کھوتا تھا سعد نے بجناب الٰہی دعا کی اور نہایت عاجزی سے التجا کی کہ اے قادر مطلق و اے خالق برحق اگر قریش سے کچھہ لڑائی باقی ہے تو یہہ کافی ہے کہ مجھکو مہلت عطا فرما میرا انتقام ہو میدان وغا کافرون کو تہ تیغ کردون خوب دل کھولکر لڑون ورنہ اس زخم سے

مجھکو شہادت دے دونون جہان کی سعادت دے اتنی مہلت ضرور پاؤن کہ سزائے بد عہدی بنی قریظہ دیکھہ جاؤن دفعتہً خون بند ہوا سعد مشکور خداوند ہوا جب بنی قریظہ گھبرا گئے تو قلعہ سے اپنے اوترنے کیلیئے یہہ عہد درمیان مین لائے کہ جو سعد بن معاذ ہمکو حکم دینگے ہم اوسکو اپنے ذمہ لینگے اوسکی خلاف نکرینگے تعمیل مین انحراف نہ کرینگے یہہ بات اسلیئے بنی قریظہ کی زبان پر آئی کہ جب سے رہاینگا عبداللہ بن اُبی نے اپنے ہم عہد بنی قینقاع کی جان بچائی ویسی ہی سعد ہماری رعایت کرینگے ضرور حمایت کرینگے سعد نے اس معاہدہ کو محکم کیا پھر یہہ حکم دیا کہ بنی قریظہ کی مردون کا قتل عام کیا جائے اور عورتون کو لونڈی اور لڑکونکو غلام کیا جائے جائداد اونکی معرض ضبطی مین آئے یہہ امر اک سرمو فرق نپائے حضرت نے فرمایا کہ اے سعد تمنے موافق حکم فرشتہ یہہ حکم سنایا حضرت نے کل چارسو مرد یہودی بنی قریظہ کو قتل کرایا اور عورتون اور لڑکون کو لونڈی غلام بنایا اور جملہ مال منقولہ و غیر منقولہ بموجب حکم خلاق انام اہل اسلام مین تقسیم ہوا رضامند خداوند علیم ہوا۔

حضرت مین جو حقداد نہ جرأت ہوتی
ہرگز نہ کبھی دین ترقی پاتا
کچھہ بھی تو نہ اسلام کی نصرت ہوتی
ایسی نہ اگر آپ کی ہمت ہوتی

قصہ حدیبیہ

قصہ حدیبیہ زمان ہجرت مین واقع ہوا یہہ واقعہ دیگر واقع ہجرت سی زیادہ نافع ہوا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ کا جانا اور عمرہ کا ادا فرمانا خواب مین

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہہ خواب اپنے اصحاب کو سُنایا چونکہ اصحاب شوق مکہ مین بیتاب تھے اور ذوق تمنائے زیارت خانۂ کعبہ مین کباب تھے اسلیئے خواب کو سنتے ہی فوراً تہیّہ سفر فرمایا اور سرور کونین کی معیت مین افتخار دارین پایا جب مدینہ طیبہ سے روانہ ہوکر متصل مکہ معظمہ کے پہونچے تو قریش سنکر بہت بہونکے آپ قصواء نامی اونٹنی پر سوار تھے اور گرد حضرت کے اصحاب کبار تھے آپکی اونٹنی مقابل کعبہ کے بیٹھ گئی اور ایسی اینٹھ گئی کہ صحابہ کے اوٹھانے سے نہ اوٹھی اور بہت گھٹی حضور اقدس نے فرمایا کہ اسکو بیٹھنے کیلیئے حکم خدا آیا اسلیئے بیٹھ گئی ہے اپنے اختیار مین نہی ہے نہ اسکا بیٹھنا نیا تھا فیل اصحاب فیل بھی بیٹھ گیا تھا پھر سرور انبیا نے خدا کی بصفات سپاس کی اور جناب کبریا مین یہہ التماس کی کہ اے بار خدا جو امور درباب تعظیم کعبہ باصفا قریش چاہینگے ہم اونکو بخوبی ادا کرکے بنہاہینگے یہہ کہکر حضرت نے اونٹنی کو اوٹھایا فوراً اوسکو اوٹھا پایا میدان حدیبیہ مین آپنے قیام فرمایا حدیبیہ کنوئین کا نام مشہور پایا حدیبیہ مین پانی بہت کم تھا ہر شخص بوجہ تشنگی و دیگر ضروریات کے پر الم تھا اک ظرف بحضور سید مرسلان تھا سوا اوسکے نہ لشکر مین کہین پانی کا نشان تھا حضرت نے دست حق پرست اپنا اوس ظرف پر رکھا انگشت ہائے مبارک سے پانی مثل چشمۂ بارانی جاری ہوکر نہ کم ہوسکا سب نے پیا وضو کیا عند الاستفسار حضرت جابر راوی حدیث نے کہا کہ پندرہ سو آدمیونکا مجمع تھا اگر لاکھہ آدمیون سے تعداد وافی ہوتا تو اونکو پانی کافی ہوتا چاہ حدیبیہ مین پانی نرہا تھا آپنے کنارہ چاہ پر بیٹھکر اک ظرف پانی کو کہا تھا جبکہ حضرت کو ظرف آب دیا تو آپنے اوس سے وضو کیا ایک کلی کنوئین مین ڈالدی اور دعا کی کنوئین مین پانی بھر گیا تا قیام لشکر سب کو کفایت کر گیا حضرت میدان

حدیبیہ مین رہتے رہے کفار نابکار یہہ کہتے رہے کہ ہم محمدؐ کو مکہ مین قدم نہ دہرنے دینگے نہ مسلمانون کو عمرہ کرنے دینگے بُدیل بن ورقاء خزاعی خدمت بابرکت رسول مقبول مین آیا اور اوس نے آمادۂ جنگ ہونا قریش کا سُنایا آپ نے فرمایا کہ ہم مین سے کوئی لڑنیکو نہین آیا ہم فقط عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ لشکر برائے کارزار لائے ہین قریش سے کہو کہ برائے صلح آمادہ ہو اگر قریش مصالحت کو کہینگے تو عافیت مین رہینگے اک مدت معہودہ تک ہم اور کافرون سے لڑتے رہینگے قریش سے کچھہ نہ کہینگے اگر ہم غالب آئینگے اور وہ چاہینگے تو اورون کی طرح ہماری اطاعت کرینگے ورنہ ہم اونکی نہ شکایت کرینگے اور اگر مغلوب ہوجائینگے تو اونکی مطالب برآئینگے بُدیل نے جاکر قریش سے کہا کہ محمدؐ سے قیل وقال رہا وہ عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ لڑنیکو آئی ہین وہ کاذب نہین اونکی روک ٹوک مناسب نہین اور حضرت کے پیغام کا بہی تکرار ہوا مگر قبیلۂ قریش نہموار ہوا پہر عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور اقدس مین حاضر ہوکر گفتگو کی اور مطلب برآری قریش مین بہت جستجو کی اور یہہ کہا کہ اے محمدؐ یہہ اشخاص بیوفا جو تمہارے ساتہہ آئے ہین اور جنہون ہاتہہ بڑہائے ہین تمکو چہوڑکر فرار ہوجائینگے نہ اکدم قرار پائینگے نہ اونپر بہروسا کرو نہ اونپر اطمینان دہرو حضرت صدیق اکبر یہہ سنکر بغایت حزین ہوئے نہایت خشمگین ہوئے اور اوسکو بہت سخت کہا وہ متحیر رہا کچھہ نکرسکا یہہ کہا کہ اے ابوبکر اگر مجھپر تمہارا احسان بلابدل نہ ہوتا تو مین جواب سی تمہارے حواس کہوتا عروہ باتین بناتا تہا بار بار بجانب ریش سید ابرار ہاتہہ چلاتا تہا حضرت مغیرہ بن شعبہ اوسکے ہاتہہ پر تلوار کی کوٹہی مارتے تہے اور اوسکو للکارتے تہے وہ بکتا تہا کچھہ نکرسکتا تہا عروہ نے حالات اصحاب باصفات کو

دیکہا اوسکو ہوا پر یکھا اوسنے جاکر سب حالات باصفات کافران سے کہے وہ حیران رہے اور یہہ بیان کیا اور اسکو خوب عیان کیا کہ مین نے دربار سلاطین کی سیر کی ہے اور اوسکی خبر خبر لی ہے مین نے ایسا تابعین شاہی کو نہین پایا جیسا گروہ اصحاب محمدؐ جان نثاری و تابعداری مین نظر آیا ہر شخص اونکے اشارون پر چلتا ہے آب دہن یا آب بینی محمدؐ کا جسپر پڑجاتا ہے وہ اپنے بدن پر ملتا ہے آب وضو تبرکاً بہت آرزو سے لیتے ہین حتی الامکان دوسریکو نہین لینے دیتے ہین اور جس کام کو آپ فرماتے ہین اوسکے کرنیکو دوڑکر آتے ہین ہر شخص اوس کا کرنا چاہتا ہے سکو وہ کام بہاتا ہے آپ پر تیز نگاہ نہین بہر سکتے ہین نرم آواز سے باتین کرتے ہین

پہر عروہ نے صلح کی مشورت دی اور تاکید مصالحت کی۔

محبوب خدا رحمت یزدانی ہے
اوسکی صفت ذات مین حقدانی ہے
اوصاف کا اوسکے یہہ خلاصہ پایا
ثانی کوئی اوسکا نہین لاثانی ہے

جناب رسول مقبول نے یہہ امر تجویز فرمائے کہ کوئی سفیر ہماری جانب سے قریش مین جائے کفار قریش کو سمجہائے اور اونکو اصلاح پر لائے چنانچہ حضرت عثمان کو برائے سفارت تجویز کیا اور اونکو قریش مین جانے کا حضرت نے حکم دیا حضرت عثمان قریش مین گئے اور اونکی قرابت دار اونکی حمایت مین رہے حضرت عثمان نے پیغام سید الانام قریش کو پہونچایا اور اونکو نہایت شایستگی سے سمجہایا قریش حضرت عثمان سے بہ مروت پیش آئے اور اختصاص محبت جتلائے اور اونکو طواف کعبہ کی اجازت دی مگر حضرت کے عمرہ کرنے کی ممانعت کی حضرت عثمان نے کہا کہ مین بلا رسول خدا عمرہ نہ کرونگا نہ کسی کافر کا احسان اپنے اوپر

دہرونگا بعض سنے کہاکہ عثمان کو خوب موقع ملاکہ وہ عمرہ کر لینگے اور اپنے دامن دل کو در مقصود سے بہر لینگے حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ خیال مین آیا کہ عثمان بلا ہمارے عمرہ کرین اور کافرون سے لڑین پہر لشکر مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ شہادت عثمان بالضرور ہوئی اور شیطان علیہ اللعن نے بہی یہہ خبر مشتہر کردی اور ملالت دلو مین لشکر اسلام عالی منزلت کے بہر دی جناب رسالت مآب کو یہہ سنکر بہت جلال آیا نہایت ملال پایا حضرت زیر درخت سمرہ رونق افروز ہوئے اور اصحاب پیغمبر بحضور سرور حاضر ہوکر سعادت اندوز ہوئے سب سے حضرت نے اس شرط پہ بیعت لی اور سب نے برضا و رغبت اوسکی قبولیت کی کہ تا حیات کفار سے مونہہ نہ موڑینگے کافرون کا سر توڑینگے چونکہ یہہ بیعت بجناب رب متعال مقبول ہونے والی تہی اور صاحبان بیعت کو امید حصول درجات عالی تہی اسلیئے آپکو حضرت عثمان کا بہی شریک کرنا ضرور ہوا اور اوسکا اسطرح پر مذکور ہوا کہ حضرت عثمان برائے کار سبحان و رسول یزدان گئے ہتے بوقت بیعت غیر حاضر رہے ہتے حضرت دستگیر بیکسان نے اپنا دست چپ اپنے دست راست پر رکہا اور یہہ کہا کہ یہہ ہاتہ برائے عثمان ہے یہہ اونکی بیعت کا نشان ہے خداوند جل علی کو یہہ معاملہ بیعت پسند ہوا اور اوس بیعت سے خدا رضا مند ہوا اور اللہ جل جلالہ نے ذکر اسکا اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم و اثابہم فتحا قریبا و مغانم کثیرۃ یاخذونہا و کان اللہ عزیزا حکیما فرمایا سب نے اطمینان پایا اور یہہ بیعت موسوم بیعت رضوان ہے کہ اس مین خوشنودی خالق یزدان ہے اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ ہین

نہایت ممتاز ہین اور اونکو مثال اہل بدر بشارت جنت کے اعزاز ہین جب قریش نے بیعت رضوان کی خبر پائی تب اونکو ہیبت و دہشت مسلمانان بیشتر آئی سہیل بن عمر بمشورہ قریش اکفر حضور والا مین حاضر آیا اور صلح کا ہونا باین شرائط قرار پایا کہ حضرت اس سال مین بلا عمرہ واپس جائین سال آیندہ مین عمرہ کرنے کو آئین صرف تلوارین قراب مین ہون اور نہ ہتیار معیت جناب مین ہون اور آپ تین دن سے زیادہ نہ قیام فرمائین اور دس برس میعاد صلح کے قرار با استحکام پائین اس میعاد مین مابین فریقین لڑائی نہو اور حلفائی حضرت پر لڑنے کو قریش کی چڑہائی نہو اور ایسے ہی ہر حلیف قریش پر حضرت کی رعایت مرعی رہے کوئی مسلمان اون سے کچہہ نہ کہے وہان قبیلہ بنی بکر قریش کا حلیف تہا اور قبیلہ خزاعہ آپ کا حلیف شریف تہا اور جو کوئی قریشی مسلمان ہوکر مدینہ کو جائی تو عند الطلب قریش منجانب حضرت حق کیش اوسکے دینے مین تامل نہ پائے اور جو مسلمان مرتد ہوکر قریش مین جائے اور اوسکو کوئی مسلمان طلب فرمائی تو قریش اوسکو نہ دین نہ مسلمان لین چونکہ جملہ شرائط حسب مراد قریش تہین اور شرطین لینی دینی مسلمان و مرتد کی قابل طیش تہین لہذا بعض اصحاب شجاعت مآب کو بہ حمیت و غیرت ناگوار ہوئین بلکہ وہ سخت پر آزار ہوئین جب پیغمبر اور ابوبکر یار غار ہمدرد نے اون کے نتایج حکمت سمجہائے تب اونکی خیال مین آئے جناب رسول خدا نے حضرت علی مرتضیٰ سے بہر تحریر صلحنامہ فرمایا اور یہہ بتلایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہدو سہیل نے کہا یہہ نہ ترقیم ہو ہم رحمن کو نہین جانتے ہین بسم اللہ کو نہین پہچانتے ہین باسمک اللہم تحریر کرو نہ ضد سے تقریر کرو حضرت نے باسمک اللہم لکہا دیا اور یہہ فرما دیا کہ ہذا ما قاضی علیہ محمد

رسول اللہ والقریش رقم کرو سہیل نے کہا کہ محمدؐ رسول اللہ کم کرو اگر ہم محمدؐ کو رسول اللہ جانتے تو اونکو کیون نہ مانتے کس لئے کعبہ سے روکتے اون کے معاملات کو کیون ٹوکتے بن عبداللہ لکھو رسول اللہ کو محو کرو آپنے فرمایا میرے لئے دونون طرح درست آیا جب حضرت علی نے لفظ رسول اللہ کو محو نہ کیا تو حضرت نے اوسکو محو کر کر اپنے دست مبارک سے ابن عبداللہ لکھدیا یہہ لکھنا بحالت امیت معجزۂ نبی عالی نسب تھا سبحان اللہ عجب معجز رقم امّی لقب تھا جب صلحنامہ نے تحریر و ترتیب پائی پھر اشخاص طرفین کی گواہیون سے اوس مین تکمیل و تہذیب آئی حضرت نے بعد ختم معاملۂ صلح اپنے ہدی کی قربانی فرمائی اور حجامت بنوائی سب نے اپنے اپنے ہدی کو قربانی کیا اور سر منڈوا دیا بعد الفراغ قربانی و موتراشی کے آپنے مدینہ کو کوچ کیا اور سب صحابہ کو اپنے ہمراہ لیا سورہ **انا فتحنا** راہ مین نازل ہوئی اور بشارت فتح سے خوشی کامل ہوئی اوس مین تعریف اصحاب باصفا تھی اور بشارت جنت الماوا تھی بعض مفسرین نے حدیبیہ کو فتح مین تفسیر کیا ہے اور بعض نے فتح مکہ کو تعبیر کیا ہے صلح حدیبیہ باعث فتوحات کا ہوئی اور سبب برکات کا ہوئی حضرت شتر پر راہ مین اس سورت کو لہجہ خوش الحانی اور نغمہ حق بیانی سے پڑھتے تھے اور **انا فتحنا لک فتحا مبینا** سے انوار جھڑتے تھے اس شرط صلحنامہ نے کہ جو باتفاق زمانہ مسلمان ہو کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جائے تو قریش اوسکو واپس پائے عجب قدرتی تماشے دکھلائے اور طرفہ ڈھنگ دیکھنے مین آئے کہ ابوبصیر مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ مین داخل ہوئے دو نفر قریش اکفر مدینہ

مین اون سے داصل ہوئے حضرت نے ابوالبصیر کو حوالہ اون کے کر دیا اونہون نے مکہ کا راستہ لیا اثنا راہ مین کہانا کہانے کو بیٹہے یہان ابوالبصیر بہت اچہے دونون مین سے ایک کی تلوار دیکہی اوسکی بہت تعریف کی اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا اوس تلوار سے اوسکے مالک کو قتل کیا دوسرا ایسا بہاگا کہ اوس نے نہ پیچہا دیکہا نہ آگا مسجد شریف مین حضرت نے اوسکو دیکہہ کر فرمایا کہ اسنے خوف کہایا اسلئے گہبرایا ہے بہاگ کر آیا ہے اوس نے بیان کیا حال سارا کہ میرے ہمراہی کو تلوار سے مارا اوسیوقت ابوالبصیر آگئے حضرت مطلب کو پا گئے اور آپنے فرمایا کہ اسنے لڑائی کو بہڑکایا یہہ اچہا نیکوکار ہوتا کہ کوئی اسکا مددگار ہوتا پہر ابوالبصیر نے خیال کیا کہ اگر یہان قیل وقال کیا تو پکڑا جاونگا حوالہ کفار کا پاونگا ابوالبصیر وہان سے چلے گئے دل وجان کافر ملے گئے مقام گذرگاہ قافلہ قریش پر قیام کیا انام مین اپنا نام کیا پہر جو مسلمان قریش مین ہوتا تہا وہان جاکر تخم موافقت بوتا تہا جو قافلہ قریش وہان آتا وہ لوٹ مین مارا جاتا بہت کفار مارے گئے حوصلے کافرون کے سارے گئے پہر قریش نے حضرت سے التجا کی کہ ہم نے وہ اپنی شرط صلحنامہ سے جدا کی بلحاظ قرابت صلہ رحم فرمائی اور اون لوگون کو اپنے پاس بلوایئے جب حضرت کا حکمنامہ وہان پہونچا وہ وقت ابوالبصیر سردار جماعت کی نزع کا تہا اونہون نے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا اور دار فنا سے گلزار بقا کو انتقال کیا اور مسلمان مدینہ مین آئے شرف خدمت اقدس پائے اور ہر وقت سب حاضر خدمت رہتے تہے اور یہہ مضمون ثنا حضرت کہتے تہے

خدا کے بندۂ ممتاز یا نبی تم ہو
پیمبرون مین سرافراز یا نبی تم ہو
تمام خلق کے دمساز یا نبی تم ہو
جہان نواز باعزاز یا نبی تم ہو

ہمارے باعث اعزاز یا نبی تم ہو

ہوئی جو عشق الہی مین جان فشانی خوب
تو آپ اپنے ہی معشوق کے بنے محبوب
خدا کو ایسی محبت تمہاری ہے مرغوب
کیا ہے آپکو خالق نے اپنا خود مطلوب
عجیب طالب جانباز یا نبی تم ہو

ہوا جو ذات مقدس کا اونکی اظہار
تو صاف کہلگئے عالم مین کشف کے آثار
ہوا جو علم لدنی تمہارا واقف کار
خدا نے تمکو کیا اپنا محرم اسرار
علیم راز کے ہمراز یا نبی تم ہو

ہوئے ہین تم سے عیان معجزات روشن تر
کیا ہے تم نے ہی شق القمر بہی ای سرور
نہ کوئی تمسا ہی معجز بیان پیغمبر
کسی رسول سے ہوتے یہہ معجزے کیونکر
اصول معنی اعجاز یا نبی تم ہو

جو آپ کرتے تہے غنج و دلال کا سامان
تو اونپہ ہوتے تہے قربان غمزۂ خوبان
اوہین سے آن بہی طنّاز کی ہوئی حیران
ادا پہ ناز تمہارا ہے اسلئے نازان
کہ با کرشمہ و انداز یا نبی تم ہو

جو چاہا خالق اکبر نے ہو ظہور انام
تو نور پاک نبی کو عطا کیا اقدام
بنائین خالق اکبر نے اوس ہی کل اقسام
یہہ دور آخری کیونکر نہو تا خوش انجام
کہ کن فکان کے آغاز یا نبی تم ہو

بہت ہی آپ کا مداح ایزد واہب
بشر سے ہو نہین سکتی ہی مدحت غالب
یہان ہی عاجز و حیران فہمائے صائب
صفات ذات مبارک کو کیا لکہی ثاقب
صفت شعار بہ انجاز یا نبی تم ہو

غزوۂ خیبر

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ پر سکینہ مین حکم غزوۂ خیبر کا دیا اور وعدہ فتح و ظفر اور غنایم بیشتر کا کیا یہود کو آتش حسد نے جلایا اور اون کے دل مین یہہ آیا کہ اسوقت مین مسلمانون کو تنگ کیا جائے اور اون سے اپنا قرضہ لیا جائے چنانچہ ابو شحم یہودی نے اپنے پانچ درم کے لئے عبداللہ بن حدرد صحابی سے سخت تقاضا کیا اونہون نے یہہ وعدہ ادا کیا کہ ہم خیبر مین حسب وعدۂ خداوند عالم فتح پائینگے مال غنیمت لائینگے ہم اپنے گہر والون کو مال سے بہر دینگے تیرا قرضہ بہی ادا کر دینگے اوسنے کہا کہ حال خیبر کا اور جگہون کا سا نہین رہا اوس مین دس ہزار مرد جنگی ہین نہ وہ قابل تنگی ہین صحابی نے اوسکو زجر و توبیخ کی اور اوس کے قول کی تنسیخ کی وہ بحضور والا مستغاثی آیا حضرت نے صحابی سے ادائے قرضہ کو فرمایا صحابی نے تین درم کو اپنا کپڑا بیچا اور دو درم اک صحابی سے قرض لیکر ادائے قرضہ مین بہت رنج کہینچا سلمہ بن اسلم خریدار پارچہ نے وہ کپڑا اونکو ہی دیدیا اونہون نے وہ لیلیا اور وہ پہن کر خیبر کو گئے بہت غنیمت پاکر خوش رہے قریبہ بی بی اوسی ابو شحم یہودی کی اونکو ملی اوسکو بقیمت زاید بیچکر پائی مراد دلی سرور لشکر ظفر پیکر لیکر خیبر مین داخل ہوئے اور لشکریان دلاور و مردمان یاور برائے جنگ بیدرنگ طیار و کامل ہوئے خیبر والون کو مسلمانون کے آنے کی خبر تہی اور سب کو اپنی حفاظت پر نظر تہی پہرہ دار ہوشیار رہتے تہے چوکیدار لوگون سے خبردار رہنے کو کہتے تہے سوار معہ ہتیار گشت کرتے تہے لشکر اسلام سے ڈرتے تہے ایک روز صبح کو مزارعان نے معہ آلات زراعت

قلعہ سے نکلکر لشکر اسلام کو دیکہا اور پکار کر سنایا یہہ لیکہا کہ محمد والخمیس یعنی محمد ہین اور پورا لشکر ہے اونکا انیس پورا لشکر پانچ طور پر ترتیب پاتا ہے مقدمہ آگے
میمنہ داہنی میسرہ بائین قلب درمیان کا
ساقہ پیچہے
لشکر کہلاتا ہے۔ قلب لشکر مین سردار ہوتے ہین لڑائی کے واقف کار ہوتے ہین فوراً وہ لوگ قلعہ مین دہنسے اور دروازہ قلعہ کو بند کرکے اپنے اپنے مقامون پر بسی حضرت نے قلعہ کا محاصرہ فرمایا اور لشکریون نے مقامات مناسب پر تعین پایا خیبر مین سات قلعے مستحکم پاسے چہہ قلعے فتوحات سے بتدریج قبضہ اسلام مین آئے اک قلعہ لڑ رہا تہا او جڑ رہا تہا کہ حضرت خیر الانام علیہ السلام نے اکدن بہنگام شام باحتشام کلام الملوک ملوک الکلام یہہ فرمایا اور ہر دل افسردہ کو یہہ مژدہ سنایا کہ لفردا اک مرد خدا مجہسے نشان عالیشان پائیگا اور رزم وغا مین جوہر شجاعت اور ہنر قوت رب العزت دکہلائیگا اور وہ خدا کا دوست بیریا ہے اور خدا اوسکا دوست لعطا ہے دہی باعانت رب الارباب فتحیاب ہوگا دل احباب شاد اور جگر اعدا کباب ہوگا علی الصباح ارباب فلاح نے انتظار فرمایا اور سب کے دلون مین یہہ خیال بے اختیار آیا کہ یہہ دولت بیدار و نعمت بیشمار کسکو نصیب ہوگی اور کس سے قریب ہوگی اوسیوقت سید الانبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا نے حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کو یاد کیا لوگون نے یہہ جواب دیا کہ وہ بوجہ آشوب چشم کے نہین آئے حضرت نے طلب فرمائے جناب ابو تراب نے وہان قدم رنجہ فرمایا حضرت نے اونکی آنکہون پر آب دہن مبارک لگایا فوراً آنکہین شفا پاگئین اصلاح پر آگئین پہر آپنے اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کو نشان ذی شان دیا او قلعہ پر

یورش کرنے کے لئے ارشاد کیا جناب حیدر کرار نے معہ لشکر جرار کے قلعہ پر چڑہائی کی اور سخت لڑائی کی مرحب یہودی شجاع و دلیر مشہور تہا اور قوت و جرات مین مثل شیر مغرور تہا وہ مقابل اسد الله آیا اوسنے خوف مانند روباہ کہایا قتل کیا گیا جہنم مین پہونچا دیا گیا اور رئیس و دلاور یہود مارے تمامی خیبری ہارے شکستگی در قلعہ خیبر کی نوبت آئی فتح کامل پائی اوس روز حضرت علی کی دلاوری بے مثال تہی اور بہادری باعز و جلال تہی جناب امیر بہمہ صفت موصوف تہے بقول شخصے بہ منقبت معروف تہے۔

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار × لافتا الا علی لا سیف الا ذوالفقار

امیر عرب خسرو دین علی ہے
وصی نبی مرشد ہر ولی ہے
صبا سے ہی پڑہتی سبق یا علی کا
چمن مین سحر کو جو کہلتی کلی ہے
یہہ سوز غضب دشمنی مین ہی اوسکی
کہ جان عدو بے جلائے جلی ہے
توجہ سے اوسکی ہوا کشف باطن
وہ کشاف راز خفی و جلی ہے
ہوا ہر فلک اوسکی پرتو سے روشن
زمین و زمان حسن سے منجلی ہے
نہ گلشن کی پروا نہ جنت کی خواہش
ہمارے لئے خلد اوسکی گلی ہے

سخن وصف لب مین ہے ثاقب کا شیرین
کہ ہر بات مصری کی گویا ڈلی ہے

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ لڑائی مین سپر حضرت حیدر کی گر گئی تہی اور اوس سے نظر جناب صفدر کی بہر گئی تہی شیر خدا نے در قلعہ کا کواڑ اوکہاڑ دیا اور اوسکو بجائے سپر اپنے دست اطہر مین لیا تمام دن اوسکو بلا خطر اپنے ہاتہ مین رکہکر بعد اختتام جنگ بوقت شام بیدرنگ پیچہے پہینکدیا اوسکے بار کو ناگوار نہ کیا

وہ چالیس گز پر جا گرا پہر وہ نہ تہرا اور اوسکا بار ایسا گرانبار تہا اوسکی گرانی سے ہر شخص ناچار تہا کہ ساتہہ نفر زور آور اوسکو پہیر سکتی تہی نہ پہیر سکتے تہے المدعا جو یہود باقی خیبر مین تہے اور وہ اپنی حالت ابتر مین تہے اون گرفتاران بلا کو پیشگاہ شہنشاہ دوسرا سے واسطے جلاوطنی کے حکم اخیر ہوا اور فرمان ضبطی جائداد یہود بوجہ جنگ و فساد نامسعود نفاذ پذیر ہوا یہود خیبر نے کہا کہ اسے سید الورا اگر ہمکو جلاوطن نہ کیا جائے اور یہان رہنے کا اذن دیا جائے تو ہم کاروبار زراعت و باغات مسلمانان مین کام کرینگے اور ہر کام کا اہتمام تا انجام کرینگے حضرت نے اسکو قبول فرمایا اور یہہ حکم سنایا کہ جبتک ہم تمکو یہان رکہینگے تب تک تم رہ سکوگے اور جب ہم تمکو نکال سکہینگے تو تم اوس مین نہ کچہہ کہہ سکوگے پس حضرت نے اونکو واسطے خدمات زراعت و باغات کے متعین کیا اور اونکا نصف حصہ مخابرہ مشتق خیبر یعنی بٹائی پر معین کیا اشخاص موضع فدک ملحقۂ خیبر نے حضرت سے صلح کی نصف اراضی اوسکی آپکو دی اور نصف خود لی حضرت نے یہہ صلح منظور کی حضرت صفیہ غنیمت خیبر مین داخل پائین وہ حصہ دحیہ کلبی مین بطور کامل آئین حضرت نے اونکو دحیہ کلبی سے لیا اور آزاد فرما کر نکاح اپنا اون کے ساتہہ کیا اونکے رخسار پُر بہار پر ایک داغ نیلگون تہا خوبی مین بوقلمون تہا حضرت نے فرمایا یہہ داغ کہان کہایا اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا کہ جب آپنے خیبر کا محاصرہ فرمایا تو مجہکو عالم رویا مین یہہ نظر آیا کہ چاند میرا ہم بغل ہے اور نہ کوئی خلل ہے مین نے یہہ خواب اپنے شوہر سے بیان کیا اوس نے اپنے سخت طپانچہ کا یہہ نشان دیا اور یہہ الفاظ کہے کہ تجکو یہہ بات بہاتی ہے تو چاہتی ہے کہ اس بادشاہ یعنی رسول اللہ کی بغل مین رہے اب تعبیر خواب پائی کہ مطابق خواب بخدمت مستطاب آئی زینب یہودیہ بنت حارث زوجہ سلام بن مشکم

تھی اور اوسکو یہہ بات مسلم تھی کہ حضرت کو گوشت دست بُز مرغوب ہی اور آپکی دانست مین وہ خوب ہی اوس یہودیہ نے گوشت دست پکا کر اوس مین زہر ملایا اور وہ حضرت کو کھلایا آپنے ایک لقمہ کھایا زہر نے خود اپنا ہونا بتلایا آپنے اوسکے کھانے سے لوگون کو منع کیا کسیکو نہ کھانے دیا اک صحابی کھا لیا تھا اثر زہر کا پورا پا لیا تھا اونہون نے انتقال کیا حضرت نے بہت ملال کیا پھر آپنے اوس یہودیہ سے دریافت فرمایا کہ تو نے کیون زہر پہ آفت ملایا اوس نے یہہ جواب دیا کہ مین نے اسلئے —— یہہ عمل کیا کہ اگر آپ پیغمبر ہین اور رازدار خالق اکبر ہین تو تمکو اسکا حال معلوم ہو جائیگا ورنہ ہمارا جھگڑا جائیگا ہم تمہاری آفت سے نجات پائینگے نہ زحمت بلیات اوٹھائینگے بعض نے کہا کہ حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا بعض نے لکھا ہے کہ بہ قصاص صحابی اوسکو قتل کیا۔ جہال عرب گوشت خر کھاتے تھے مگر حضرت کو نہ دکھلاتے تھے یکروز آپ نے ہانڈیان گدہے کے گوشت کی پکتی پائین اور اونکے نیچے چنگاریان دہکتی پائین آپنے فرمایا کیا پکا یا کسی نے بتلایا کہ گوشت خر پکا یا حضرت نے ہانڈیان اولٹوا دین اور باتین اوسکی حرمت کی سنا دین جناب رسالت مآب مع اصحاب و احباب سنہ ۷ ہجری مین بعد ایک سال صلح حدیبیہ براے عمرۃ القضا مکہ مین گئے وہان عمرہ کر کر حسب شرط صلحنامہ رہے پھر آپنے کوچ فرمایا آپ کا قافلہ مدینہ مین آیا اوسوقت مین حضرت نے نکاح میمونہ بنت حارث سے مکہ مین کیا اور ولیمہ کے لیے فرمایا مگر کفار نے زیادہ قیام نبی صاحب نہ مانا آپ نے وہان زاید ٹھہرنا مناسب نہ جانا پھر سنہ ۷ مین بعد صلح حدیبیہ خالد بن الولید و عمرو بن العاص و عثمان بن طلحہ بن طلحہ حجبی صاحب مفتاح کعبہ مدینہ مین آئے ایمان لائے جہاد مین کارنمایان کئے حمایت اسلام کے طرفہ سامان کئے۔

بیان مکتوبات

سنہ ۶ یا ۷ ہجری مین بعد صلح حدیبیہ حضرت نے شاہان اقالیم عالیشان مثل ہرقل شہنشاہ روم نجیدشہ اور نجاشی بادشاہ حبشہ اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر اور پرویز شاہ فارس نبیرۂ نوشیروان خوش ذکر اور اکثر والیان مملکت و بیشتر حاکمان ذی حکومت کو نامے تحریر فرمائے اور اونمین مضامین دعوت اسلام تسطیر پاے چونکہ عجم مین بلا مہر اعتبار خط نہوتا تہا اور اوسپر کسی کام کا ربط نہوتا تہا اسلئے حضرت نے محمد رسول اللہ مہر مین کہدوایا اور اوسکو خطوط پر ثبت فرمایا اول آپنے اوس مہر کو انگشتری طلائی مین رکہا تہا پہر اوسکو اوتار کر مردکو پہننا سونے کا حرام فرمایا وہ مہر انگشتری نقرئی مین رکہائی اور خنصر دست راست مین زیبا فرمائی کیفیت عمدہ مین انگشتری محبوب یزدانی تہی اور خاصیت طرفہ مین گویا انگشتری سلیمانی تہی جب نامۂ مبارک کو ہرقل نے خوشتر پایا تو اوسکو تعظیماً اونچے سر چڑہایا چونکہ ہرقل سلطان روم تہا اسلئے اوس مین یہہ مرقوم تہا کہ یہہ نامہ ہدایت شمامہ منجانب محمد رسول اللہ بنام ہرقل بادشاہ کے ہے اور وہ برائے دعوت اسلام صداقت پناہ کے ہے ہم تمکو اسلام مین بلاتے ہین اور یہہ بات سمجہاتے ہین کہ اگر اسکو مانوگے تو سلامت رہوگے ورنہ خرابی مین پڑوگے اور اوس مین یہہ آیت کریمہ یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیا ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون تحریر کی اور مفسرین نے تفاسیر مین اوسکی تفسیر کی ابوسفیان نے کہا

کہ مین شام مین تہا جب خط حضرت کا ہرقل کے پاس آیا تو اوس نے یہہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص محمدؐ کا ہموطن یہان حاضر ہو تو اوسکے احضار مین نہ کوئی قاصر رہو لوگ مجھکو اور میرے ہمراہیون کو اوسکے دربار مین لیگئے مگر کوئی خبر نہ دیگئے ہرقل نے مجھکو محمدؐ کا قریب تر دریافت کرکر اپنے روبرو بلایا اور ترجمان زبان عربی و رومی کو اپنے سامنے بٹھلایا بہت متوجہ رہا ترجمان سے کہا کہ اسکے ساتہیون کو سمجہا دیجیو کہ اگر کچہہ جہوٹہ ہو تو بتلا دیجیو پہر ہرقل نے ترجمان سے یہہ باتین بنیابت کین ترجمان نے مجہسے دریافت کین کہ آیا مدعی رسالت نسب مین کیسا ہی مین نے کہا اعلے ہے آیا قبل دعوے نبوت کبہی جہوٹ بولا ہے مین نے کہا نہ کبہی جہوٹہ سے زبان کو کہولا ہے آیا اون کے خاندان مین کوئی بادشاہ کہین ہوا کہا نہین ہوا آیا پہلے اس سے تم مین کسی نے دعوی پیغمبری کیا کہا کہ نہ کبہی کسی نے ایسا دعوی بلند نظری کیا آیا اول اونکا اتباع غربا نے کیا یا امرا نے کیا کہا نہ امرا نے البتہ غربا نے کیا آیا اونکی جماعت ترقی پاتی ہے یا تنزل لاتی ہے کہا بڑہتی جاتی ہے نہ گہٹنے مین آتی ہے آیا جو اسلام مین آتا ہے وہ کبہی مرتد ہو جاتا ہے کہا ایسا کبہی دیکہنے مین نہ آتا ہے نہ سماعت مین پایا جاتا ہے آیا لڑائی مین غلبہ اونکو ہوتا ہے یا تمکو کہا کبہی اونکو ہوتا ہے کبہی ہمکو آیا کبہی عہد شکنی کی کہا اب تک نہ خلاف سخنی کی ہم سے عہد کیا ہے پیمان دیا ہے دیکہئے اوسکی موافقت کرتے ہین یا اوس مین مخالفت دہرتے ہین آیا کن امور کے لئے اونکے احکام ہوتے ہین کہا پہر نماز زکوٰۃ اور بجہت سلوک با اقربا سے نیکذات اور برائے پہر حرام بر انجام ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ اے بندہ خدا اگر یہہ باتین جو تمنے بیان کین اور یہہ صفاتین جو ہم سے بیان کین صحیح و حق ہین تو وہ بلاشک پیغمبر برحق ہین

یہہ توصیفات سوا پیغمبرون کے کسی مین پائی نہین جاتین اور یہہ تعریفات بجز مرسلونکے
اور دن مین بتلائی نہین جاتین اگر مین حاضر حضور ہوتا تو اونکا پابوس ضرور ہوتا عنقریب
دخل اونکا یہان ہو جائیگا یہہ ملک اونکا قرار پائیگا ابوسفیان نے یہہ بات بیان کی کہ ہرقل نے
مجکو رخصت دی مین نے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا کام بڑہا رہا کہ سلطان روم اون سے
ڈرتا ہے اور اونکا بہت خوف کرتا ہے ابی کبشہ شوہر حلیمہ کا نام تہا نسبت حضرت کے
شرارت سے قریش کا یہہ کلام تہا ہرقل نے اپنے دل مین تصدیق نبوت نبی علیہ التحیۃ
کی مگر اوسکو طمع سلطنت نے محرومیت دی صحیح بخاری مین آیا کہ اکدن جملہ نصاریٰ نے
مکان شہر حمص مین اجتماع پایا ہرقل نے کواڑ کوٹہی کے بند کرائے اور سب کو
یہہ امور سُنائے کہ دین پیغمبر خدا جو عرب مین پیدا ہوا اختیار کرو اپنے ملک کو اپنے ہاتہون
سے نہ برباد زنہار کرو اگر تم اون پر ایمان نہ لاؤ گے تو پہر اپنے ملک کو نہ پاؤ گے یہہ
سنکر نصرانی مضطر ہوئے بہت پرشور و شر ہوئے وہان سے ٹلنا چاہا نکلنا چاہا مگر کواڑ
بند پائے سب نے فساد مچایا پہر ہرقل نے کہا کہ یہہ قیل وقال تمہاری آزمایش
اعمال کے لئے تہا مین تم سے بہت رضامند ہوا مجکو تمہارا رہنا اپنے دین پر پسند
ہوا سب نے اوسکو سجدہ کیا آداب بطریق بندہ کیا صغاطر نامی عالم نصرانی نزد نصاریٰ
معظم تہا علمائے ترسایان مین مکرم تہا کبرسن تہا نیک چلن تہا ہرقل نے دحیہ کلبی
سفیر جناب محمدؐ محب قلبی سے فہمایش کی کہ تم اوسکے پاس جاکر باتین کرو فہمایش کی اور
حضرت کا حال بیان کرو اون کے مقال پر ہو اگر ایمان لائیگا تو ہر نصرانی اسلام پائے گا
دحیہ کلبی نے حالات سید السادات بیان کئے اور کتب ماضیہ کے نشان دئے فوراً سُنتے
ہی اوس نے اپنے ہاتہہ مین عصا لیا اور سپید کپڑون سے اپنے تن کو زیبا کیا پہر کلیسا مین

آیا وہان عماید نصاری کو پایا اوس سے یہہ فرمایا کہ مین پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لایا یہہ وہ نبی ہے کہ جس کی خبر عیسی نے دی ہے کتب سابقہ مین اوس کا مذکور ہے اوسکو دیکہہ لو اگر دیکہنا منظور ہے اے لوگو ایمان لاؤ اسلام مین آؤ نصاری یہہ سنکر اوسپر دوڑے اور اوسکے ہاتہہ پاؤن مروڑے اور اوسکو اسقدر مارا کہ مرگیا وہ بیچارہ ہرقل نے یہہ سنکر کہا کہ مین لوگون کے شر سے بچا اگر زیادہ یہہ ہی میرا مقال ہوتا تو میرا بہی یہہ ہی حال ہوتا اگرچہ اکثر شاہان اعلے اور بیشتر یہود و نصاری نے اقرار نبوت کیا اور پہلی کتابون سے اظہار رسالت کیا مگر توفیق الہی جنکی رفیق ہوئی اونکا ایمان کی پوری تصدیق ہوئی اور جو محبت ملک و مال اور الفت جاہ و منال مین سخت مذموم رہے وہی بدبخت دولت ایمان اور نعمت اسلام سے محروم رہے جب نامہ نامی صحیفہ گرامی حضرت بابرکت کا پاس نجاشی بادشاہ حبشہ کے شرف صدور لایا تو نجاشی نے نہایت تعظیم سے اوسکو آنکہون سے لگایا فورًا ایمان لایا اسلام پایا اور اوسنے جواب اوسکا بکمال توقیر تحریر کیا اور اوس مین حال اپنے ایمان لانے کا اور مقال دین اسلام مین خوبیان پانے کا تسطیر کیا اور تحف ہدایا بخدمت فیضدرجت خیر البرایہ روانہ کیئے جلوس شاہانہ بہ شادیانہ کیئے اس نجاشی کا اصحمہ نام تہا ہر بادشاہ حبشہ نجاشی بلفظ عام تہا اسی نجاشی کے عہد مین مہاجرین نے مکہ سے حبشہ کو ہجرت کی تہی اوس نے بعلو ہمت مہاجرون کو اعانت دی تہی اور حضرت نے سنہ ۹ ہجری مین اسی نجاشی کی خبر موت بیان فرما کر نماز جنازہ غایبانہ پڑہی اوسکی شان مغفرت بدرجہ علویت بڑہی ام حبیبہ دختر ابو سفیان نے معہ اپنے شوہر کے مکہ سے حبشہ کو ہجرت کی تہی اور حضرت نے اجازت نکاح کی اپنے ساتہہ بعد فوت اون کی

شوہر کے دی تہی اسی نجاشی نے نکاح آپ کا ساتہہ ام حبیبہ کے منعقد کیا تہا اور اوس نے
اجر خوشنودی خاطر عاطر سرور کا لیا تہا جب فرمان سید المرسلان نے مقوقس بادشاہ
مصر و اسکندریہ کو ممتاز فرمایا تو وہ نہایت ادب و تعظیم سے پیش آیا اور بہت خوشحالی
سے مقال کئے اور تحایف بحضور اقدس ارسال کئے اون مین دو لونڈی ماریہ
قبطیہ و شیرین اور ایک خچر سفید موسوم بہ دُلدُل داخل تہا اور دیگر اسباب نایاب
شامل تہا ماریہ قبطیہ تصرف مین حضرت کے آئین اونہون نے عمدہ نعمتین پائین
ابراہیم ابن رسول اللہ اون کے بطن سے پیدا ہوئے اور اونکو عجایبات ہویدا ہوئے
عنوان نامۂ والا موسومۂ پرویز کسری مین محمد رسول اللہ الی کسری عظیم فارس
مرقوم تہا پرویز شوم بسیرت لوم تہا اوس نے نامہ مبارک کو کہولا جہنجلا کر یہہ بولا
کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا یا اونکو میرا خوف نہ آیا اوس شقی نے
نامۂ نبی کو چاک کیا اپنی جان کو آتش غضب سے جلا کر خاک کیا باذان حاکم صوبہ
یمن کو حکم دیا کہ جس نے دعوئے پیغمبری کیا اوسکو معرفت دو مرد تیز تر طلب کر کے
یہان بہیجدو ہرگز تغافل و تساہل نہ کرو باذان نے دو جوان چالاک کو روانہ کیا
اور یہہ مندرج نامہ کیا کہ آپ پاس کسری کے جائین توقف نہ فرمائین وہ مرد وکس
بالہوس حاضر حضور ہوئے اور وہ اپنی گفتگو مین مغرور ہوئے آپ نے فرمایا کہ تمکو داڑہی کا
منڈانا اور موچھون کا بڑہانا کس نے بتلایا اونہون نے بیان کیا کہ ہمارے رب کسری
نے ہمکو حکم دیا آپ نے کہا کہ میرے رب کا یہہ حکم ہوا کہ داڑہی بڑہاؤ و موچہین کترواو
ہرچند کہ رعب حضرت سے اون کے دل کانپتے تہے اور وہ بدن کی تہرتہری سے
ہانپتے تہے نہایت ڈرتے تہے مگر یہہ باتین بیباکانہ کرتے تہے کہ تم کسری کے

پاس چلو خلعت وخطاب لو ورنہ مزاج کسریٰ کا بہت سخت ہی اور وہ صاحب تاج وتخت ہے تمہارے ملک عرب کو برباد کردیگا تمکو ناشاد کردیگا آپنے فرمایا کہ تمہارا اظہار نامناسب پایا کل یہان آنا اپنا جواب پانا حضرت نے علی الصباح اونکو یہہ جواب دیا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو قتل کیا وہ شب سہ شنبہ دہم جمادی الاولی سنہ ہجری کی تہی کہ جسکی آپنے خبر دی تہی وہ ہر دو جوان پاس باذان کے واپس گئے اوس سے سب حالات حضرت مقدس کہے باذان نے کہا کہ اگر یہہ امر صحیح ہوا تو مین قبل جملہ شاہان بلا تامل مسلمان ہوجاونگا کوئی بات شک کی دل مین نہ لاؤنگا اوہنہین ایام مین بنام باذان ذی شان فرمان شیرویہ آیا اوس مین یہہ حکم تہا کہ مین نے پرویز ستم انگیز کو قتل کیا لوگون کو اوس کے ظلم سے بچا دیا تم عہدہ پر بدستور رہو اور محمد عربی سے تا صدور حکم ثانی کوئی بات تعرض کی نہ کہو باذان معہ ہر دو صاحبزادگان خود مسلمان ہوگئے اور اہالیان یمن وفارس حاضرین باایمان ہوگئے حضرت کو باذان نے اپنے ایمان لانے کی خبر دی اور آپنے بہت خوشی کی جب حضرت نے اپنے نامہ کے چاک ہونے کی خبر پائی تہی تو آپنے یہہ بددعا۔ **اللهم مزقهم کل ممزق** فرمائی تہی سلطنت ہزار ہا سال کسریٰ نابود ہوگئی تہوڑی مدت مین مفقود ہوگئی ہرقل نے تعظیم نامہ مبارک کی کی تہی اوسکی خاندان سے سلطنت علیہ نے قطعیت کلیہ نہ لی تہی مکاتیب سرور نے عجیب سامان دکہلایا کہ اکثر نے ایمان پایا یہہ علوئے مرتبت حضرت ہے اور غلوئے رفعت وشوکت ہے۔

احمد نے عجب مرتبہ اسے علا پایا
اعلا کو حقیقت مین دو بالا پایا

پایا نہ کسی نے کہین اوس کا ہمسر عالم مین وہی سب سے نرالا پایا

مجاہدین شجاعت پناہ جہاد فی سبیل اللہ مین اپنی جانون سے کہیلتے رہتے مصیبتین جہیلتے رہتے جب غزوہ مین کوئی توشہ نپایا نہ کوئی خوشہ ہاتہہ آیا تو درختون کے پتون کو جہاڑ کر کہایا وہ غزوہ غزوۂ ذات الخبط کہلایا سمندر نے لشکر اسلام کی دعوت کی اک مچہلی عنبر نامی کنارہ پر بجانب لشکر پہنکدی یہہ قدرت الہی تہی کہ وہ ایسی کلان ماہی تہی کہ نصف ماہ تک اوسکو کل لشکر نے کہایا اور لشکر تین سو کس کا شمار مین آیا ابو عبیدہ سردار لشکر نے ہڈی اوسکی پسلی کی کہڑی کرائی وہ ایسی اونچی پائی کہ اک شتر بلند اوسکے نیچے سے نکلگیا نہ بے محل گیا اور اوسکے حدقۂ چشم مین منون آٹا خمیر ہوتا تہا محافظ اوسکو آب کثیر سے دہوتا تہا صحابہ نے مدینہ مین آکر اوس مچہلی کا حال حضرت سے بیان کیا آپنے شکر رزّاق دوجہان کیا حضرت نے فرمایا بہت خوب ہوا کہ تمنے اوسکو کہایا اگر کچہہ باقی ہو تو ہمکو دو صحابہ نے کچہہ گوشت حضرت کو دیا آپنے تناول کیا۔

غزوۂ فتح مکہ

جب کفر و ضلالت اور ظلمت وجہالت مکہ معظمہ مین زیادہ ہوئی تو خداوند جل علی کو یہہ بات منظور بالارادہ ہوئی کہ شوکت عُلیہ خیر الانام اور عظمت عظیمہ اسلام مکہ مین ظاہر ہوجائے اور مذلت کفار خسر الدنیا والآخرت باہر ہوجائے اور کفر و جہالت جزیرۂ عرب مین نیست و نابود ہو مکہ مین پرستش معبود ہو مسبب الاسباب نے یہہ سبب فرمایا اور یہہ واقعہ وقوع مین آیا کہ خزاعہ اور بنی بکر کے باہم لڑائی ہوئی

اوّل شبخون مارنے کو خزاعہ پر بنی بکر کی چڑہائی ہوئی بیس کس خزاعہ کے مارے گئے اور بنی بکر کی طرف سے قریش بہی پکارے گئے چنانچہ اونہون نے بنی بکر کی خفیہ شرکت کی اور خلاف عہد یہ حرکت کی باعلام الٰہی حضرت نے خبر پائی اور راجز خزاعہ نے امداد چاہی خدا نے اوسکی آواز حضرت کو پہونچائی آپنے لبیک لبیک فرمایا اوسنے جواب پایا اوسوقت حضرت حجرۂ میمونہ مین وضو کرتے تہے اور اوس آواز پر خیال دہرتے تہے کہ میمونہ نے کہا کہ اے رسول خدا آپ نے کس کے جواب مین لبیک فرمایا آپنے بتلایا کہ راجز خزاعہ کا مجکو پکارتا ہے کہ ہمکو قبیلۂ قریش بشرکت بنی بکر مارتا ہے حضرت نے صبح کو یہہ حال حضرت عائشہ صدیقہ سے بیان فرمایا اونکو استعجاب آیا کہ قریش کیونکر عہد شکنی کرینگے کیسے اوس مین قدم دہرینگے کہ اونکو تلوارون نے فنا کیا ہے نہ چین دیا ہے آپنے کہا نہین شک ذرا قریش نے عہد توڑا ہی یہہ قصور اون کا نہ تہوڑا ہے مگر اوس مین حکمت خدا ہے مدعائے اظہار حکم کبریا ہے پہر بعد سہ روز عمر بن سالم خزاعی بحضور اقدس آئے اور سب حالات نظم مین سنائے جب یہہ واقعہ ختم ہوگیا تو قریش کو یہہ فکر و غم ہوگیا کہ جسوقت محمدؐ خبر اسکی پائینگے تو ضرور فوج کشی فرمائینگے ابوسفیان کو بہر دریافت حال ناموافق اور بہر لئے ازدیاد میعاد صلح سابق مدینہ کو روانہ کیا اور توثیق عہد کا بہانہ کیا ابوسفیان مدینہ پہونچکر پہلے پاس ام حبیبہ اپنی بیٹی کے گیا اون کو بوجہہ اوس کے کفر کے آئی حیا جب اوسنے قصد حضرت کے بستر پر بیٹہنے کا کیا تو اونہون نے بستر کو لپیٹ لیا ابوسفیان جہنجلایا اونہون نے فرمایا کہ

تو نجاست شرک مین مبتلا ہے نجس العین سے سوا ہے یہہ بستر سید الطاہرین کا ہے مفخر الساجدین کا ہے ابو سفیان نے کہا کہ ای دختر بیوفا میری علحدگی سے تیری عادت جبلی بدل گئی اور تیرے دل سے میری محبت نکل گئی ام حبیبہ نے فرمایا کہ تیری سمجھہ مین یہہ نہ آیا کہ ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ بتہذیب اسلام سے مہذب ہے اور بتادیب ایمان سے مودب ہے اسے پدر نادان مین حیران کہ تو سرداران قوم مین گنا جاتا ہے اور تجکو دعوی فہم وخرد رہتا ہے حقیقت پر نظر نہین فرماتا ایمان نہین لاتا یہہ کیا ہوشیاری ہے کہ تو پتہرون کا پجاری ہے یہہ عجب ہے اور عقل پر غضب ہے کہ جو خود پتہرون کو گہڑے اور اون مین اور چیزین جڑے وہ اون بتون کی پوجا کرے خدا سے نہ ڈرے اور اون بتون کو معبود جانے اور اون سے حصول مقصود مانے اوس معبود مطلق کی پرستش سزاوار ہے کہ جو خالق و پروردگار ہے ابو سفیان نے کہا کہ واہ تو میری ہتک کی باتین بناتی ہے اور مجھسے میرے باپ دادا کا دین چھوڑاتی ہے ناخوشی مین گھٹگیا وہان سے اوٹھگیا حضور سرور مین حاضر ہوکر تجدید عہد کا پیام کیا آپنے اوسکو نہ کچھہ جواب کلام دیا پہر حضرت ابو بکرؓ سے کہا اونکو یہہ عذر رہا کہ مین اس بارہ مین گفتگو نہین کر سکتا ہون تمہارے سوال مین اپنے حال سے نہین گذر سکتا ایسا ہی جناب عمرؓ اور حضرت فاطمہ اطہرؓ نے فرمایا پہر وہ پاس حضرت علیؓ کے آیا اور اپنا مطلب زبان پر لایا جناب مرتضیٰ کے مزاج وہاج سے ظرافت کا اتفاق تہا اوس ظرافت مین عجیب لطافت کا مذاق تہا جب ابو سفیان نے حیدر کرار سے زیادہ مبالغہ و اصرار کیا تو اونہون نے عند الاستفسار فرمادیا کہ تم بوڑھے

سردار قریش کے ہو خیر خواہ اپنے قوم و خویش کے ہو مسجد نبوی مین جاؤ وہان پکار کر سبکو سناؤ کہ یہہ توسیع پیمان کی سے ہے کہ مین نے قریش کو امان دی ہے محمدؐ میری امان کو نہ توڑینگے اور جو توڑیگا تو اوسکو وہ جوڑینگے ابوسفیان نے کہا کہ ای مرتضی اگر مین اس بات پر قایم رہا اور آپنے ایسے بیانات پر کلمۂ ملایم کہا تو مفید ہوگا یا حضر حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے بنایا اسکا آخر اب تم جانو مانو یا نہ مانو ابوسفیان نے مسجد شریف مین جاکر ویساہی کہدیا بعدہ مکہ کو کوچ کیا جب مکہ مین پہونچا تو لوگون نے حال سنکر غصّہ مین اوسکے بدن کو نوچا بہت نفرین کی نہایت توہین کی اور یہہ کہا کہ اے زبدۃ الحمقا نہ خبر صلح لایا کہ اطمینان ہوتا نہ حال جنگ سنایا کہ سامان ہوتا علی نے تیرے ہٹّے اوڑائے تیری سمجھہ مین نہ آئے زوجہ ابوسفیان بہت زبان دراز تھی بدانداز تھی اوس نے ابوسفیان کو ذلت اہانت دی لعنت و ملامت کی جناب سید البشر نے طیاری لشکر فرمائی اور یہہ تجویز ٹھہرائی کہ قبیلہ قریش کو اسکی اطلاع نہ دیجائے تاکہ وہ فوج کشی کی خبر نہ پائے دفعتہً اونپر دہاوا کیا جائے اور اون کو گھیر لیا جائے حاطب ابی بلتعہ نے اک خط بیربط مشعر عزم سرور قریش بد اندیش کو لکھا اور اوسکو بدست زن بت پرست خفیہ مکہ کو بھیجا علام الغیوب نے حاطب کے عمل پر عیوب سے حضرت بابرکت کو آگاہ کیا آپنے شکر اللہ کیا فوراً محمدؐ مصطفے نے علی مرتضی اور زبیر و مقداد باصفا کو بلایا اور اون سے بطلب اوس خط کے روضہ کاخ تک جانے کو فرمایا یہہ حضرات گھوڑون پر سوار ہوکر وہان پہونچے اور اوس عورت سے ملے تلاشی مین اوسکے پاس کوئی خط نہ پایا حضرت علیؑ نے تلوار سے اوس عورت کو دہمکایا اور یہہ فرمایا کہ رسول خدا نے تیرے پاس خط کا ہونا

صحیح بتلا یا اگر تو خط نہ دیگی اور حیلے لیگی تو مین تجکو ننگا کر دونگا تیرے دلکو غم سے بہر دونگا تب اوسنے موسے سر کے جوڑے مین سے خط نکالدیا حضرت علی مرتضیٰ نے اوسکو لاکر بحضور والا پیش کیا وہ خط بنام سرداران قریش تہا اوس مین ذکر تیاری جیش تہا کہ سید ابرار معہ لشکر جرار تم پر چڑہائی کرینگے تمہاری تباہی کرینگے اگر حضرت تنہا ہی قصد فرمائینگے تو بہی تم پر غالب آئینگے تم ہوشیار رہو اپنی فکر کرو حضرت نے حاطب کو بولایا اوس سے استفسار فرمایا اوسنے اقرار کیا اور یہہ بیان حال زار کیا کہ مین نے صرف بغرض حفاظت اپنے عیال واموال کے یہہ کام کیا ہے نہ براہ ارتداد یہہ الزام لیا ہے اور مین خوب جانتا ہون اور یہہ پہچانتا ہون کہ آپ ضرور فتح پائینگے میرے لکہنے سے کچہہ نقصانات نہ آئینگے حضرت عمرؓ نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا اگر اجازت ہو تو اس منافق کو قتل کیا جائے اسکو وقفہ نہ دیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اے عمر یہہ اہالیان بدر کے شمار مین آیا ہے اللہ جل شانہ نے بدر والون پر خاص تلطف فرمایا ہے چنانچہ۔ اعملوا ما شئتم اونکی نسبت قرآن مین آیا ہے حضرت عمر یہہ سنکر رونے لگے پہر یہہ کلام ہونے لگے کہ کوئی کچہہ نہین پہچانتا ہے خدا اور اوس کا رسول خوب جانتا ہے حضرت نے حاطب کو رخصت دی سزا معاف کی

احمد مختار معہ لشکر مہاجرین وانصار اور دیگر قبائل عرب جان نثار بتعداد دوازدہ ہزار مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے اور کوچ منازل بہ تو زک شاہانہ ہوئے اثنائے راہ مین حضرت عباس ملے آپ کو دیکہہ کر وہ مثل گل کہلے حضرت عباس نے ہجرت مکہ سے مدینہ کو فرمائی تہی حضرت نے یہہ ہجرت بہ تمثیل

اپنی نبوت کے آخری بتلائی ہے تہے حضرت عباس نے لئے اسباب اپنا حسب ارشاد
محمد خیر الناس کے مدینہ بہیجدیا اور خود معیت خاتم النبوت مین کوچ کیا جب قریب
مکہ منزل مرالظہران مین لشکر کا قیام ہوا تو حضرت کا یہہ حکم عام ہوا کہ رات مین ہر شخص
پیش خیمہ خود آگ جلائے لشکر عرب کا دستور عمل مین لائے حضرت عباس کے قیاس
مین یہہ آیا کہ اگر لشکر نے اچانک دہاوا فرمایا تو قریش امان نپاینگے سب تباہ ہوجاینگے
حضرت عباس خوش خصال باین خیال لشکر سے علیحدہ ہوکر بجانب مکہ گئے اور
اور اس جستجو مین رہے کہ کسیطرح سے قبیلۂ قریش کو خبر دیجائے کہ وہ اپنے بچاؤ کی تدبیر عمل مین
لائے اگر قریش بحضور رسول باری بہ زاری و انکساری آجاینگے تو بتوجہ آپکی رحیمی و کریمی
کے امن و امان پاینگے اتفاقاً ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بخوف
لشکر کشی سرور بدر یافت خبر ادہر سے آگئے اور پشتۂ مرالظہران پر کہڑے ہوکر
روشنی آتش سے پاگئے کہ کوئی لشکر ہے جسکی نہ کچہہ خبر ہے حضرت عباس وہان پہونچ
اور اون کی باتین سنکر اپنے دل مین سوچے کہ یہہ قریش کی زبان ہے آواز ابوسفیان
ہے بالآخر اوسکو پکارا اور اوسکا جواب پاکر کہا حال سارا اور اوسکو اپنے ساتہہ لاکر لشکر مین
ٹہرایا حضرت عمر نے اوسکو دیکہہ پایا اوسکو قتل کرنا چاہا حضرت عباس نے اوسکے بچاؤ کو
یون بتایا کہ یہہ میری امان مین ہے میرا خیال اسکی حفظ جان مین ہے جب دیکہی یہہ سامان
نئے تو حضرت عمر دوڑ کر بہر اجازت قتل اکفر پاس حضرت خیر البشر کے گئے حضرت
عباس ابوسفیان کو آپ کے پاس لیگئے مگر اسکی کسیکو خبر نہ دیگئے حضرت فاروق
اعظم نے جناب محمد صلی الله علیہ وسلم سے التماس کی کہ یہہ دشمن خدا کافر سر دغا ابوسفیان
بے ایمان حمایت مین ہے عباس کی اگر اجازت ہو تو اوسکو گردن ماردون تن سے

سر اوتارون حضرت عباس نے کہا کہ اے رسول خدا مین نے اسکو امان دی حضرت عمرؓ نے پہر گفتگو کی مگر آپنے حضرت عباس سے فرمایا کہ مین نے اسوقت یہہ مناسب پایا کہ تم اسکو اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح کو میرے پاس لاؤ حضرت عباس نے علی الصباح اوسکو بحضور اقدس حاضر کیا حضرت نے اخلاق باطنی اپنا ظاہر کیا اور یہہ فرمایا کہ ای ابوسفیان ابتک تیرے اعتقاد مین یہہ نہ آیا کہ سوائے خدا نہ کوئی قابل پرستش ہے نہ لائق کورنش ہے ابوسفیان نے کہا کہ میرے مان باپ آپ پر ہون فدا آپ نہایت خلیق وحسین ہین رحمۃ اللعالمین ہین کہ باوجود میری ایسی عداوت کے آپکی یہہ عنایت ہی یہہ عین صفت رحمت ہی واقعی سوائے خدائے غنی اور کوئی عقل مین نہین آتا اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور وہ ہماری مدد فرماتا پہر حضرت نے فرمایا کہ تو میری نبوت کی تصدیق کرتا ہے یا بیدینی وکفر پر مرتا ہے ابوسفیان نے ایمان لانے مین کچہہ تامل کیا حضرت عباس نے سمجہا دیا کہ اب کیون تجاہل ہے کسلئے تامل ہے اگر تو اب وقت مین وقفہ دیگا تو اسی دم عمر تیرا سر کاٹ لیگا ابوسفیان کو پہر کچہہ توقف نہ رہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب حضرت نے ابوسفیان کو رخصت کیا تو حضرت عباس نے یہہ کہدیا کہ ابوسفیان ہمیشہ سے سخت کافر ہے اسلئے مجکو یہہ اندیشہ وافر ہے کہ کہین ایسا وقوع مین نہ آئے کہ وہ یہان سے جاکر مکہ مین مرتد ہو جائے آپنے فرمایا میرے خیال مین یہہ بہتر آیا کہ اسکو ٹہیراؤ تمام لشکر دکہلاؤ تاکہ شوکت با احتشام اوسکے دیکہنے مین آئے اور ہیبت اسلام اوسکے دل مین سمائے حضرت عباس نے اوسکو جاکر روکا نہ دیا کوئی دہوکا ایسے مقام پر بٹہلایا کہ

جہان مرور لشکر کا پایا جب ابو سفیان نے رسالہ ہائے سواران اور پرا ہائے پیادگان کو دیکھا اور اون کے سردارون کا جانچا لیکھا تو اونکی ہیبت وحشمت سے متحیر ہوا اور ہیبت علم سے رنگ اوسکا متغیر ہوا اور کہا کہ اے عباس باصفا تمھارا بھتیجا بڑا بادشاہ ہوگیا بہت ذیجاہ ہوگیا حضرت عباس نے فرمایا کہ یہہ کیا تیری سمجھہ مین آیا یہان بادشاہت کا کیا کام ہے وہ پیغمبر والا مرتبت عالی مقام ہے حضرت عباس نے آپسے یہہ امر بھی عرض کیا گویا پیغام دیا کہ ابوسفیان نمود داری کو عزیز رکھتا ہے سرداری کی تمیز رکھتا ہے اوسکے لئے کوئی ایسا امر ہو کہ جس سے اوسکو فخر ہو حضرت نے **من دخل دار ابی سفیان فھو امن** فرمایا اور یہہ بھی سنایا کہ جو مسجد الحرام مین داخل ہوگا اور جو ہتیار ڈالکر اتباع پر مایل ہوگا اور جو دروازہ اپنا بند کرلیگا قریش کا ساتھہ ندیگا اوسکو امان ہے اوسپر نہ کسی شک کا گمان ہے جب موکب اغلب مکہ طیبہ مین داخل ہوا تو عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ معہ جماعت پر شقاوت مقابل ہوا آپ نے فرمایا کہ میری راے مین یہہ آیا کہ جبتک کوئی تم سے نہ لڑے خوانخواہ نہ لڑے تب تک تم اون سے نہ لڑو قتال وجدال نہ کرو جسوقت کفار نے آغاز جنگ کیا تب مسلمانون نے لڑکر اون کو بہت تنگ کیا سخت لڑائی ہوئی کفار بدبخت کی بورائی ہوئی لشکر خالد بن ولید نے کافرون کو مسجد الحرام تک بھگایا اور مارتے مارتے اونکا برا حال بنایا چوبیس کس کافر بنی بکر اور چار ہزیل کے قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید فی الاصل ہوئے عکرمہ نے ایک مسلمان کو مار ڈالا تھا بظاہر اوسکا یہہ جرم سزا والا تھا مگر سرور نے یہہ سنکر

تبسم فرمایا اور سبب اوسکا یہہ بتلایا کہ قاتل و مقتول بہشت کو ساتھہ جاتے نظر آئے سامعین نے یہہ سنکر استعجاب فرمائے اگرچہ عکرمہ کا مسلمان ہونا لوگ دشوار جانتے تھے اور اوسکے ایمان لانے کو نہ مانتے تھے مگر وہ بموجب پیشین گوئی نبی کے مسلمان ہوا داخل جنان ہوا روضۃ الاحباب اور معارج النبوت مین ہے کہ ابن عباس سے یہہ روایت مین ہے کہ جب حضرت مکہ مین داخل ہوئے تو مستغیث سایل ہوئے کہ خالد اہل مکہ کو قتل کرتے ہین لوگ مرتے ہین آپنے **ارفع عنہم السیف** کا حکم دیا مگر جانے والے نے **ضع فیہم السیف** کو بیان کیا خالد نے زیادہ قتل مین کوشش کی ستر مردمان کو قتل کر کر مرگ کی چاشنی دی حضرت نے خالد پر عتاب کیا اونہون نے یہہ جواب دیا کہ مجکو حکم قتل کا پہونچا تہا اسلیئے نہ کچہہ سوچا تہا حضرت نے حکم کے لیجانے والے سے استفسار کیا اوسنے اقرار کیا کہ مجکو راہ مین اک شخص مہیب شکل نظر آیا سر اوس کا آسمان پر پاؤن اوسکا زمین پر پایا نہ کوئی اوس کے ساتہہ مین تہا اک حربہ اوس کے ہاتہہ مین تہا اوس نے مجھسے کہا کہ **ضع فیہم السیف** مین کمی بیشی نہ کیجیو کوتاہ اندیشی کو راہ نہ دیجیو اور یہہ ہی جا کر کہنا نہ غافل رہنا ورنہ اس حربہ سے تجکو مار ڈالونگا تیری جان نکالونگا مجکو اوسکی دہشت و ہیبت سے کچہہ ہوش نہ رہا مین نے جا کر ویسا ہی کہا دریافت ہوا کہ فرشتہ مرد مہیب شناخت ہوا چونکہ عہد مین بوقت قتل حضرت امیر حمزہ حضرت نے زبان صادق البیان سے قتل ہونا ہفتاد کس کا فرمایا تہا اسلیئے بحکم خداوند عالم مقتول ہونا ستر آدمیونکا لازم آیا تہا اللہ تعالے نے آپکو سچا جتلایا آپ کے کلام نیک انجام مین فرق نہ آیا حضرت نے مکہ مین پہونچکر سجدہ کو سر جھکایا ریش مبارک نے کجاوہ سے مس

فرمایا سو اسطرحی یہہ سجدہ شکر حق تعالے تہا کہ کس کربت وغربت سے یہان سے نکالا تہا اب کس عظمت وشوکت سے یہان داخل فرمایا کہ دونون جہان مین اعزاز پایا ۔ حضرت نے بخانہ امہانی بنت ابوطالب غسل کیا اور آٹہہ رکعت نماز چاشت پڑہکر آرام لیا یہہ بات امہانی کی زبان پر آئی کہ علی مرتضی میرا بہائی فلان کو قتل کرنا چاہتا ہے اور مجکو اوس کا بچانا بہاتا ہے مین نے اوسکو امان دی ہے آپسے امید منظوری کی ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے تمہاری امان منظور کیا اکثر سرداران قریش شہر سے بہاگ گئے اور جو آئے آپکے آگے اونکا قصور حضور نے معاف کیا او جان بخشی کا اعتراف کیا حضرت نے کہا کہ اب میری نسبت تمہارا کیا گمان رہا سب نے بالاتفاق کہا نہ ازروے نفاق کہا کہ آپ ہمارے برادر مہربان ہین مالک ذیشان ہین آپ ہم پر رحم فرمائینگے ہم نجات پائینگے پہر حضرت کا یہہ ارشاد ہوا کہ مین وہ کہتا ہون جو یوسف نے اپنے بہائیون کے حق مین کہا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین اونکو آپکی عنایت و مرحمت کا ہوا یقین مشرکین بین نے تین سو ساٹہہ بت خانہ کعبہ مین نصب کئی تہے اون کے پانون سیسی سے جمادئے تہے حضرت کے دست حق پرست مین ایک لکڑی تہی وہ ایسی چھکڑی تہی کہ جب حضرت بسوئے روئے بتان اشارت فرماتے تہے تو وہ چت گر گرا پنے پجاریون کو شرماتے تہے اور جسکی جانب پشت اشارہ ہوتا تہا وہ بت اوندہا گر کر ناکارہ ہوتا تہا اور حضرت بوقت اشارت یہہ آیت جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا پڑہتے تہے خانہ کعبہ کو نجاست سے پاک کرتے تہے دیوار کعبہ پر کچہہ نشان تصویرون کے تہے وہ خاک کے پیغمبرون اور امیرون کے تہے حضرت نے اونکو آب زمزم سے

دلوایا اور اوس مین تصاویر حضرات ابراہیم و اسمٰعیل کو پایا مشرکون نے براہ شرارت اون کے ہاتہہ مین علامت تیر قماری کی بنا دی تہی حالانکہ ان پیغمبرون نے کبہی ایسی کام کو جاری نہی اور یہہ نوعیت مشہور ہے مصلحت سے نہ دور ہے کہ جس بت سے اوسکے پیر نصب پایا اوسکو اندر کعبہ کے توڑکر یون گرایا کہ جناب علی مرتضی نے حضرت نبی خدا سے کہا کہ میرا یہہ خیال رہا کہ آپ میرے کاندہون پر سوار ہوکر بتون کو توڑین اون کے کان مروڑین حضرت نے فرمایا کہ اے برادر بلند پایا تم بار نبوت نہین اوٹھا سکتے مجکو بار ولایت کے اوٹھانے مین امور دشوار نہین آسکتے حضرت علی نے کتف پاک صاحب لولاک پر پاہاے مبارک رکہکر بتون کو توڑا کسی کو نہ چہوڑا اگرچہ آپ لکڑی سے بتون کو گراتے تہے اور بظاہر کوئی ضرورت کاندہون پر چڑہانے کی نہ پاتے تہے مگر جو اندر کعبہ کے بنظر شرف حضرت مرتضی ایسا ہوا تو مقام استعجاب نہ تہا سرور نے بجرائم سخت شر کے عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ وحشی قاتل حمزہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر ہبار بن اسود عبد اللہ بن زبعری عبد العزی ابن خطل مقیس بن صبابہ حارث بن طلاطلہ حویرث بن نقیدان گیارہ مردونکا اور ہند زوجہ ابو سفیان قرتنا قریبہ ارنب سارہ ام سعد چہ عورتون کا خون ہدر فرمایا تہا اون مین سے عبد العزی مقیس حارث حویرث قتل ہوئے تہے باقی نے ایمان پایا تہا عورتون مین سے ہند قرتنا ایمان لائین تہین اور باقی قتل ہونے نہین آئین تہین۔

غزوہ حنین

بعد فتح مکہ غزوۂ حنین بکفار اہل شین واقع ہوا المختصر دین سید الثقلین یہان بھی بایٔ زین لامع ہوا حنین نواح طایف مکہ مین اک مقام کا نام ہے مشہور عام ہے وہان کفار ناہنجار بارادۂ کارزار جمع ہو گئے تھے قابل قلع و قمع ہو گئے تھے حضرت لشکر ظفر پیکر برائے مقابلہ گروہ اکفر لیکے سوئے حنین اوس مین بارہ ہزار مرد جنگی کی خبر دیکے مجاہدین نے حضرت سے کہا کہ اے سید والا کافرون نے مواشی اور سامان نمائشی نکالا ہے آپنے کہا انشا اللہ تعالے یہہ سب غنیمت مین تم کو ملنے والا ہے عوف بن مالک سردار کفار تھا مرد غدار تھا بہنگام جنگ مسلمانان جائے تنگ مین مقابل تھے جوانان قبیلۂ ہوازن تیراندازی مین کامل تھے اونہون نے شستون سے بہت تیر چھوڑے مسلمانون نے بہت تیرون سے مونہ موڑے اکثر کے پاؤن اوٹھہ گئے چھکے چھوٹ گئے حضرت بغلہ شہبا یعنی دُلدُل خوشنما پر سوار ہوئے اور آگے بڑہکر کفار سے دوچار ہوئے حضرت کو نہ کچھہ خوف آیا رجزًا یہہ فرمایا۔

انا النبی لا کذب　　　انا ابن عبد المطلب

مین نبی ہون شک نہین اسمین ذرا　　　ابن عبد المطلب ہون بالعلا

ابوسفیان بن حارث آپ کے ہمراہ تھے حضرت کے خیر خواہ تھے اونہون نے عنان بغلہ تھامی تھی آگے بڑہجانے کی نہ بے انتظامی تھی حضرت عباس عمِ رسول خیر الناس بھی وہان موجود تھے جویان مقصود تھے اونہون نے حسب ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب مہاجرین و انصار کو اصحاب سمرہ کہکر پکارا تھا چونکہ بیعت رضوان کو زیر درخت سمرہ گذرا تھا اسلیئے ارباب

بیعت رضوان کو اصحاب سمرہ کہا سبکو آواز حضرت عباس سے جوش ہوا جملہ نے
یکبارگی حملہ کیا اوس حملہ نے ایسا عمل کیا کہ کافرون نے شکست پائی فتح عظیم مسلمانون
کے ہاتہہ آئی خدا نے فرشتے بہی مسلمانون کی مدد کو بہیجے ہتے کافرون کے زہرے
آب خاک کلیجے ہتے اس غزوہ مین بہی اک مشت خاک و سنگریزہ خاشاک بجانب لشکر
کفار بد اختر پہینکدی تہی اور بہ شاہت الوجوہ بد دعا کی تہی اوسکا یہہ اثر پایا کہ شکست
کفار نے خون آلودہ مونہہ دکہلایا بعض مجاہدین کے دل بشریت آگین مین یہہ خیال
آیا کہ ہمیشہ ہماری جماعت قلیلہ نے جماعت کثیرہ کفار پر غلبہ باکمال پایا اب ہماری
جماعت کثیر ہے اور کفار کی قلیل پر تقصیر ہے ہم اونپر غالب آئینگے کافر
مغلوب ہوجائینگے فی الواقع جماعت کفار بتعداد چار ہزار بمقابلہ بارہ ہزار اہل اسلام
شجاعت شعار کے بہت قلیل تہی مگر یہہ بات ناپسند خداوند جلیل تہی اسلئے
مسلمان پسپا ہوگئے ہتے پہر بامداد خدائی جواد وہ واپس آئے جو گئے ہتے
اور اس آیہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم مین اس قصہ کا ذکر ہے نہ مقام فکر
ہے بیشمار غنیمت مسلمانون کو حاصل ہوئی بسیار منفعت ایماندارون کو واصل
ہوئی اک پہاڑ مواشی سے بہر گیا تہا تعداد سے تجاوز کر گیا تہا حضرت نے
وہ کل مواشی صفوان بن امیہ کو عطا فرمائی اس عطیہ سے اوس کے اسلام کی
نوبت آئی کفار حنین سے بہاگ کر اوطاس مین اکہٹے ہوگئے ہتے اور اپنی
ترش روئی سے اون کے دانت کہٹے ہوگئے ہتے لشکر سید البشر نے وہان
چڑہائی کی بعد جدال و قتال اونکو شکست دی عوف بن مالک نے پہلے سے
سامان ضروری اک سال کا قلعہ طایف مین رکہایا تہا اور اوس نے مع مشرکان

ہوازن وثقیف کے اوس قلعہ مین امن پایا تہا حضرت نے اوس قلعہ کا محاصرہ فرمایا تہا بعد چند روز کے آپکو خواب مین یہہ نظر آیا تہا کہ اک پیالہ شیر میرے سامنے رکہا ہے اور اوسپر ایک جانور کا گذر ہوا ہے اوس جانور نے اپنی چونچ سے دودہ اوس پیالہ کا گرا دیا پہر اوسکو نہ پیا حضرت نے اس خواب کو صدیق اکبر سے بیان کیا اونہون نے اوسکی تعبیر مین یہہ جواب دیا کہ اسوقت مین نہ یہہ قلعہ فتح ہوگا نہ کوئی رجوع بصلح ہوگا آپنے فرمایا کہ اسکو صحیح پایا حضرت نے اوس قلعہ کو چہوڑا وہان لشکر بہت رہا نہ تہوڑا پہر وہ قلعہ خود بخود حضرت کے قبضہ مین آیا آپنے اوسپر تصرف فرمایا عوف بن مالک ایمان لایا ہوازن نے بہی اسلام پایا حضرت نے عوف بن مالک کو خطاب امیر دیا اوس نے بہت جلد بعد مقابلہ ثقیف کو بہی مسلمان کیا حضرت نے غنایم مین سے قریش نئے مسلمانون کو بہت زیادہ دیا بعض نوجوانان انصار نے یہہ شکوہ کیا کہ قریش نے غنایم سے بہت زیادہ پایا اور ہمکو حضرت نے کم مرحمت فرمایا حالانکہ ابتک ہماری تلوار نے خون قریش کی بوندین ٹپکتی ہین اور ہمیشہ سر میدان کارزار مین اول ہماری شمشیرین چمکتی ہین جب حضرت نے یہہ خبر پائی تو آپنے جماعت انصار اک خیمہ مین جمع فرمائی پہر اون سے یہہ کہا کہ مین نے ایسا سنا اونہون نے التماس کی کہ اشخاص فہمیدہ نے نہین کہی کوئی بات پاس کی البتہ نوعمر جوانان نافہم نے کچہہ کہا وہ نامناسب تہا حضرت نے اپنے احسانات کو اون پر شمار فرمایا کہ مین تمکو ظلمت کفر سے نورانیت ہدایت مین لایا مغاک شرک سے نکالا طریق حق پر سنبہالا سزاوار دار القرار کیا عزت و وقار دیا باقی دیگر احسان محسن زمان نے بیان فرمائے سب نے بجملہ مستحسن بالایقان بتلائے آپنے کہا کہ اے انصار باوفا تم بہی اپنے احسانات کو ظاہر کردو لوگون کے دلون مین

پہر وہ اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہمارے کیا احسان ہین ہم آپ کے تابع فرمان ہین آپنے فرمایا کہ ہم نے تمکو اپنے گہرون مین ٹہیرایا ہم تمہارے مددگار رہے اور ایسے ہی اور کلمات بسیار کہے پہر حضرت کا یہہ ارشاد ہوا کہ قریش پر یہہ باعث تزاید امداد ہوا کہ وہ نئے مسلمان ہین لائق احسان ہین اون کے قلوب کی تالیف ضرور ہے کیا تمکو یہہ نا منظور ہے کہ لوگ اپنے گہر اموال لیجائین اور ہم رسول اللہ کو اپنے گہر لیجا کر اجلال پائین سب انصار نے سید الابرار سے کہا کہ اے رسول خدا ہم آپ سے رضامند ہین بہرحال خورسند ہین پہر حضرت نے عزیمت مدینہ کی فرمائی آپکی برکت سے زینت مدینہ نے پائی -

غزوہ تبوک

غزوہ تبوک غزوات مشہورہ مین ہے اور یہہ غزوہ آخری حالات ماموره مین ہے اطراف شام مین تبوک اک موضع کا نام ہے وہ لشکر ہمایون کا مقام قیام ہے چونکہ ایام عسرت مین اس غزوہ کا حکم ہوا اسلیئے اسکو غزوہ عسرہ بہی کہا جب حضرت نے خبر پائی کہ ہرقل بادشاہ روم چاہتا ہے لڑائی تو حضرت نے پہلے لشکرکشی مناسب جانی اور یہہ تجویز اکثر نے مانی آپنے جماعت قبایل عرب کو بولایا اک بڑا گروہ بحضور والا حاضر آیا حضرت نے حکم جہاد دیا اور اس غزوہ کو خلاف عادت شریف اور طریقہ دیگر غزوات لطیف کے علانیہ ظاہر کیا چونکہ سفر دراز تہا اسلیئے مناسب انکشاف راز تہا آپنے اوسپر رغبت دلائی کہ اس غزوہ کی اعانت سے ہوگی بہلائی جو شخص سامان لشکر یا اسباب نصرت بقدر مقدرت

میرے سامنے لائیگا وہ جنت پائیگا تیس ہزار لشکری تہے حضرت عثمان ایسے مستعد یاوری تہے کہ اونہون نے تین ہزار کا سامان بحضور سرور مرسلان پیش کیا بخوبی اطمینان جیش کیا آپ حضرت عثمان سے نہایت راضی ہوئے بعنایت موصوف فیاضی ہوئے خدا سے رضامندی چاہی اون کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور یہہ کہا کہ بحکم خدا آج سے عثمان ضرر نہ پائیگا کہین اوسکو خطر نہ آئیگا حضرت عمر نے کہا کہ مجھکو خیال رہا کہ ابوبکر ہمیشہ مجھسے امور خیر مین غالب رہتے ہین رضائے خدا و رسول کے طالب رہتے ہین اب مین بوجہ اپنی دست رسی کے غالب رہونگا شکر خدا کرونگا الحاصل مین نصف اپنا خدمت بابرکت حضرت خاتم الرسالت مین لایا آپنے فرمایا کہ اپنے عیال کو کتنا چھوڑا مین نے کہا کہ اپنے اطفال کو اتنا ہی نہ بہت نہ تہوڑا حضرت صدیق بالتحقیق کل مال اپنا لائے نہ کچہہ چھوڑ آئے حضرت نے کہا تم نے کیا رکھا اونہون نے کہا خدا و رسول خدا پہر حضرت نے کہا **ما بینکما ما بین کلماتکما** یعنی جتنا تفاوت تمہارے کلمات مین پایا اوتنا ہی تمہارے درجات مین پایا جناب رسول خدا نے حضرت علی مرتضی کو قیام مدینہ کا حکم دیا اونہون نے عرض کیا کہ آپ مجھکو عورات و اطفال مین چھوڑتے ہین کسلیئے آپ مجھسے مونہہ موڑتے ہین حضرت نے فرمایا کہ آیا تم کو یہہ ناخوش آیا کہ تم ہو مجھسے ایسے کہ جیسے ہارون موسیٰ سے موسیٰ کوہ طور پر گئے ہارون بنی اسرائیل مین نائب موسیٰ رہے ایسے ہی مین تمکو گو تم نبی نہین نبی لقبی نہین اپنا نائب کرتا ہون اور جملہ کاروبار وصیت تمہارے ذمہ دیتا ہون جناب سید البشر معہ لشکر ظفر پیکر مدینہ سے روانہ ہوکر بعد قطع منازل و طی مراحل تبوک مین پہونچے اور حضرت وہان کا ٹہرنا مناسب سوچے اگرچہ آپنے قیام تا ایام کامل فرمایا مگر ہرقل بخوف رسول خدا صلعم نہ مقابل آیا وہ آپکی نبوت کا قایل تہا حضرت کو دین پر

مائل تہا آپنے لشکر اطراف کو روانہ کئی لشکر نے جوانب مین دبدبہ شاہانہ کئی خالد بن ولید اکیدر حاکم دومۃ الجندل کو گرفتار کر لائے اور اوسکے بہائی کو قتل کر آئے آپنے اکیدر کو رہا کیا اوسنے کچہہ نذرانہ مقرر کر دیا حضرت نے حسب مصلحت تبوک سے مدینہ کو مراجعت فرمائی مدینہ نے آپکے پہونچنے سے زینت پائی

دربار نبی ہوگیا سرکار مدینہ مختار مدینہ رہا سردار مدینہ
یہہ مقدم پیغمبر خالق کا شرف ہی جنت کی نشان بنگئے آثار مدینہ
گلگشت نبی ہوتی ہی اے بلبل شیدا کیونکر نہ شگفتہ رہے گلزار مدینہ
وہ دل ہین کہان عشق کی جو لطف اوٹہائین عشاق کے دل لیگیا دلدار مدینہ
احباب پیمبر ہتے فدا سرور دین پر قربان دل وجان سے تہے انصار مدینہ
فیضان محمدؐ کا یہہ عالم تہا نمایان اعلے تہے سلاطین سے انفار مدینہ

رہتی ہے یہہ ہی ثاقب مسکین کو تمنا
دکہلائے خدا مجہکو بہی دیدار مدینہ

سنہ ۹ ہجری مین خدا نے حج فرض فرمایا حضرت نے بوجہ اشتغال ہدایت جہال اور تعلیم اشخاص نیک اعمال اور امور غزوات سید السادات حج کا موقع نہ پایا آپنے حضرت صدیق اکبر کو امیر الحاج مقرر کیا اور اونکو روانگی کعبہ کا حکم تحریر دیا چونکہ اظہار نقض عہد زبانی کسی اہل بیت سے مناسب تہا اسلئے آپنے حضرت علی مرتضی ولی باصفا کو مکہ بہیجا کہ سورہ برات موسم حج مین لوگون کو سنائین اور اسکے احکام سمجہائین حضرت علی ناقہ عضباء نبی پر سوار ہوکر اور مکہ مین پہونچکر کعبہ مین گئے اور منتظر تعمیل حکم کے رہے اونہون نے بعد حج سورہ برات بہ

آواز بلند اور بوسیلۂ اشخاص ارجمند سنائی اور یہہ منادی فرمائی کہ سال آیندہ مین
کوئی مشرک حج نہ کرے اور براے طواف خانۂ کعبہ کوئی برہنہ قدم نہ دہرے مسلمان
بہشت پائیگا سوا اوس کے نہ کوئی جنت مین جائیگا اور جس کا عہد ہے وہ پورا کرے
نہ ادہورا کرے اور جس کا عہد و پیمان ہے اوسکو چار مہینے تک امان ہے
پہر جو ایمان نہ لائیگا وہ قتل کیا جائیگا۔ عرب مین بنی نجران قبیلۂ نصاریٰ تہا
منجانب حضرت اونکو دعوت اسلام کا اشارہ تہا سنہ ۱۰ ہجری مین قوم کے چودہ
مرد منتخب بجناب سید والانسب حاضر آئے اور وہ حضرت سے مباحثۂ بیجا پیش
لائے آپنے ہرچند اونکو سمجہایا مگر اون کے خیال مین کچہہ نہ آیا آخر کار کفار بہ قرار
مباہلہ بوعدۂ فردا اپنے مقام قیام پر گئے اور اونکو قرار داد مباہلہ کے خیالات رہے
اونہون نے عاقب اپنے سردار سے مشورہ کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ محمدؐ پیغمبر
برحق ہین یہہ مطلق ہین اگر اون سے مباہلہ کیا جائیگا تو وہ ضرور تم پر تباہی لائیگا مباہلہ
اسکو کہتے ہین کہ دربارہ امور نزاعی بجناب الٰہی بمبالغہ تمام بغرض انجام مستدعی رہتے
ہین کہ جو برسر باطل ہو اوسپر خدا کی لعنت نازل ہو خدا اوسکو تباہ و برباد کردے نیست
و بے بنیاد کردے اور سخت مبالغہ مین مقام مباہلہ مین اپنی اولاد و عورات کو ساتہہ
لاتے ہین اون سے آمین کہلاتے ہین جب دوسرے روز وہ ندامت اندوز
دربار باوقار مین آئے تو حضرت جناب فاطمہ زہرا و علی مرتضیٰ اور امام انام حسنین
علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لائے جب اونہون نے پنجتن پاک کو مجتمع پایا تو دل اونکا
گہبرایا ابو الحارث بن علقمہ بولا کہ اگر اونہون نے زبان کو کہولا تو پہاڑ بہی ٹلجائیگا
مباہلہ مین ان سے کوئی فتح نہ پائیگا پس اونہون نے مباہلہ سے انکار کیا اطاعت

کو اختیار کیا ہر سال ہزار حلے بطور نذر دینے گئے اور حضرت سے رخصت ہوکر وہان سے چلدیئے آپنے کہا یہہ ضرور تہا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو بندرونکی صورتون مین مرتے یہہ صحرا آگ برساتا نصاری کا زمین پر کوئی نام و نشان نپاتا ۱۰ سنہ ہجری جناب رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براے حج کعبہ باصفا خود تشریف فرما ہوئے جب حضور پُر نور مکہ معظمہ مین جلوہ نما ہوئے تو آپنے ایسے کلمات ہدایات فرمائے کہ جیسے کوئی وداع کی باتین سناے اسلیئے یہہ حج حجتہ الوداع کہلایا یہہ ہی سبب تسمیہ پایا جب قبائل عرب نے یہہ خبر پائی کہ حضرت نے بجہت حج عزیمت فرمائی تو اطراف سے روانہ ہر گروہ ہوگیا اک لاکہہ سے زاید انبوہ ہوگیا حضرت نے ارکان حج ادا فرمائی خطب مین احکام حج بیت الحرام اور مرام نصایح مفید عام سمجہائی اور یہہ بہی ارشاد کیا لوگون کو سنادیا کہ شاید بسال آیندہ مین تم مین نہ رہون پہر یہان مواعظ نہ کہون اور حفاظت جان و مال اور ممانعت ناحق خونریزی و قتال کی تاکید کی اور یہہ بہی نصیحت کردی کہ خاوند اپنی بی بی کے ساتہہ سلوک و احسان کرے اوسکے معاملات مین ڈرے اوسکو تکالیف بیجا نہ دے اور اوسکے نان و نفقہ کی خبر لے اور جورو اپنے خاوند کی اطاعت کرے اوسکے بلا اجازت کہین قدم نہ دہرے کسی مرد بیگانہ کو اپنے گہر نہ آنے دے نہ کسی غیر کو قابو پانے دے اپنے خاوند سے ڈرتی رہے موافق قرآن مجید عمل کرتی رہے پہر آپنے کہا کہ مین تم مین کیا رہا کیا تم مجہسے خوش رہوگے بروز محشر خالق اکبر سے کیا کہوگے صحابہ نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہم آپسے خوش رہینگے جناب الہی مین یہہ کہینگے کہ آپنے احکام رب الانام بخوبی پہونچاے اور نصیحت سے امت کو برسراسلوبی لاے حضرت نے انگشت شہادت کو بجا

آسمان اوٹھایا اللهم اشهد فرمایا اور کہا کہ تین چیزین سبکو رکہنی ہین صفاک اخلاص عمل با ایمان دوسرے شوکت جماعت مسلمانان تیسری خیرخواہی اہل اسلام یہہ کلام ہین لاکلام احرام تین قسم ہے تمتع قران افراد اونکا اسم ہے تمتع مین صرف بجاہائے حج عمرہ بجالاتے ہین بعدہٗ حج ادا فرماتے ہین قران مین احرام حج وعمرہ ساتہہ باندہا جاتا ہے اور افراد مین فقط حج یا عمرہ کا احرام صادق آتا ہے جناب علی خیبرشکن نے یمن سے ارادہ حج کا کیا اور احرام اسطرحپر باندہ لیا کہ جیسا رسول خدا کا احرام ہے ویسا ہی میرا احرام خیرانجام ہے حج یا عمرہ کی نیت کرنے کو احرام کہتے ہین اور احرام مین بے سیئے کپڑے پہنے رہتے ہین فقط عمرہ مین لبیک اللهم بعمرة اور صرف حج مین لبیك اللهم بحجة اور قران مین لبیك اللهم بحجة وعمرة پڑہتے ہین پڑہنے والون کے مونہہ سے انوار جہڑتے ہین القصہ بروز عرفہ یہہ آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی خبر کمال دینی اور پوری نعمت یقینی اور پسندیدگی اسلام برائے خوشی مسلمانان انام کامل ہوئی چونکہ نزول اس آیتہ کا بروز عرفہ یوم جمعہ مین پایا اسلیئے یہہ دن یوم عید کہلایا حضرت بعد فراغت حج مدینہ طیبہ کو تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ مین بمقام غدیر خم رونق افزا ہوئے غدیر یعنی تالاب کلان اور خم اوسکا نام ونشان آپنے وہان خطبہ ولایت بہ جذبہ محبت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا پڑہا اوس سے مرتبہ والا حضرت علیٔ اعلا کا بڑہا حضرت نے فرمایا کہ میری محبت مسلمانون کو اپنی جانونسے زیادہ مناسب ہے سب نے کہا اے رسول خدا آپکی محبت سبکو اپنی جانون سے زیادہ واجب ہے پہر آپنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من

عا د ۱۸ ارشاد کیا حضرت عمر نے بہ بخ بخ یا ابن ابی طالب جناب مرتضیٰ کو مبارکباد دی اور ہر مومن و مومنہ کے مولا ہونے سے اونکی بہت تعریف کی الحاصل بطحی بمنازل حضرت مدینہ آئے وہان ہدایت مخلوقات اور عبادت معبود کائنات مین مشغول پائے اکثر حالات قرب اجل بیان کئے اور کلمات وداع بھی فرمادئے۔

اب یہان ذکر وفات سید الثقلین سے
کربت و حزن و الم مین ہر دل رنجور ہے

فہمائے عقلائے عالم مین پیدا ہے اور علمائے اذکائے بنی آدم کو ہویدا ہے کہ لباس حیات مستعار ہے اساس عمر ناپائدار ہے راہ منازل مسافران عقبی نہایت دور و دراز مساحت مراحل بادیہ دنیا بغایت مخطور و خلل انداز گیتی دار فنا ہے نہ مدار لقا بنائے جفا ہے نہ جائے وفا ملائم قرار ہے نہ مقام قرار خانہ لوار ہے نہ کاشانہ بہار۔

دنیا عجب سرائے فانی ہے
اس مین کہین نہ جاودانی ہے
دورہ یہان ہے آنے جانے کا
آتی ہے موت جان جانی ہے

اے بلبل مدہوش مستی گل باغ ہستی ہمنشین خار ہے اور گل میکدہ دہر باز ہر قہر قرین خمار ہے اس جہان مین گنج برنج عیش بہ طیش وفاق بہ نفاق التصاق بہ افتراق پیوستہ ہے اور اس دوران مین رحمت بازحمت قربت با کربت

مسرت بامضرت عشرت باعسرت وابستہ ہے۔

گلشن دار فنا مین ہم صفیر — ہر گل خندان ہے نوک خار پر
خار غنچون کو ہے نیش جفا — یہہ بلا کیسی ہے اس گلزار پر

جس سرو شمشاد نے چمن وجود آزادی مین سر اوٹھایا اوسکی شاخہائے پر آفات کو ارۂ حوادث سے خاک ہلاک پر گرایا اور جس نہال تازگی مآل نے گلشن حیات مین نشو و نما پایا اوسنے اپنی بیخ کو تبر حمات سے کٹوایا۔

ہوگا جو بلند سر کشیدہ ہوکر — آخر کو جھکیگا وہ خمیدہ ہوکر

منادی احکام قضا نے ندائے **کل مخلوق یموت** مخلوقات کو سنائی اور عادی اعلام اوامر قدر نے صدائے **وکل مرزوق سیفوت** موجودات مین پہونچائی نہ ایسا کوئی جلسہ وصال ہے کہ جس مین **لقد تقطع بینکم** کانتقال ہے نہ ایسا کوئی فرقہ کمال ہے کہ جس مین **ہذا فراق بینی وبینک** نہ خیال ہے آثار **کل شئ ہالک** رخان ادنی واقصی سے نمایان اور غبار **کل من علیہا فان** مفارق اسفل واعلی پر افشان سبکو ذائقہ موت چکھنا ہے مضایقہ فوت رکھنا ہے

شہنشاہ وخاقان وسلطان وشاہ — وزیر وامیر وغنی وفقیر
رئیس ونفیس وخسیس وسخی — خبیث وبد وناسزا وشریر
حسین وجمیل وجلیل وذلیل — حکیم وفہیم وصغیر وکبیر
جہول وظلوم ووضیع وشریف — ضعیف وتوانا وبرنا وپیر
اتالیق وعلامہ وباکمال — ہنرپرور وخوش نویس ودبیر
یہہ سب ہین برابر بدالنت مرگ — جہان موت کا ہوگیا ہے اسیر

اگر اس جہان مین حیات ابد آتی تو عمر انبیاء علیہم التحیۃ والثنا بقاے سرمد پاتی اور حوادث ممات نہ آسکتے تو خصوص سرور کائنات وفات نپاتے حق تعالی جل علا نے بفحواے **انک میت وانہم میتون** امت والا ہمت کی وفات سید السادات سے تسلی فرمائی اور اوہام انام سے **جعلنا البشر من قبلک الخلد** سے تشفی پائی ہرچند کہ اظہار وفات سید ابرار عجبی ہے مگر باسرار صفات محبوب پروردگار حیات النبی ہے

جمیل الشیم ہے حیات النبی
جلیل الحشم ہے حیات النبی

حیات النبی ہے نبی الورا
رفیع العلم ہے حیات النبی

شہ دو سرا اہل جود و سخا
عظیم الہمم ہے حیات النبی

جہان مین اوسی کے ہین اکرام عام
عمیم الکرم ہے حیات النبی

امام الہدی افتخار العرب
امیر العجم ہے حیات النبی

نہ کیون فخر لمحات عالم مین ہو
نعیم النعم ہے حیات النبی

شفاعت کی **ثاقب** رجا کیون نہ ہو
شفیع الامم ہے حیات النبی

اگر اصحاب مصائب اور ارباب نوائب واقعۂ ہائلہ وفات سرور کائنات کا خیال کرین اور حادثۂ نازلۂ ممات سید السادات کا مقال کرین اور اپنی روح و روان کو رضا و تسلیم سے تسلی دین اور خاطر پریشان کے لیے صبر عظیم سے تشفی لین تو اونکو دہشت مرگ برعنا آسان ہو نہ ہیبت فنا گران ہو۔

اندیشۂ وفات نبی جان کو چاہیے
ہان ترک عیش ہر دل نادان کو چاہیے
جب سید البشر نہ رہے اس جہان مین
پہر طمع خام کس لیے انسان کو چاہیے

جب حجۃ الوداع مین سورۂ کریمہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی تو حضرت کو خبر ارتحال بدرجہ کمال حاصل ہوئی رسول رب جلیل نے جبرئیل سے فرمایا کہ اے برادر بلند پایہ اب مجکو پیام اجل آیا حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے رسول خدا وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ دنیا سے بہتر ہے عقبیٰ پہر آپ کار آخرت مین نہایت کوشش فرماتے تہے اور سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی انک انت التواب الرحیم بار بار زبان فیض ترجمان پر لاتے تہے لوگون نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کیا ہے کسلیئے اسکا زیادہ ورد ہوا ہے آپنے یہہ جواب دیا کہ مین نے قصد آخرت کا کیا اب ایسے آثار نظر آتے ہین کہ مجھکو عالم بالا مین بلاتے ہین حضرت نے یہہ فرماکر گریہ فرمائی لوگون کو حیرت آئی کہ آپ حبیب خدا ہین اشرف انبیا ہین خدا نے آپکو بخشا ہے نہ کوئی خدشہ ہے کیون یہہ زاری ہے کسلیئے ہول طاری ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ خیال تنگی قبر و تاریکی لحد اور ہول قیامت پر وحشت نے ڈرایا اگرچہ حضرت فی الحقیقت ایسے خیالات و خطرات سے ایمن بالتسلیم تہے مگر یہہ امور سائلان کو تعلیم تہے منقول ہے یہہ ہی شان نزول ہے کہ حضرت نے منشاری سورۂ فتح اور فحوائے آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے اخبار رحلت پاکر خورشید شوق مواصلت ایزدی اور ذوق مراجعت وطن اصلی نے مطلع ارجعی الیٰ ربک سے نفس اقدس حضرت مقدس پر اپنی شعاعین چمکائین حضرت خیر البشر وفات سے یکماہ پیشتر بخانہ عائشہ صدیقہ رونق افروز تہے اور بخیال جدائی احباب نہایت دلسوز تہے آپنے وہان خواص اصحاب کو بلایا جب اونکو ملاحظہ فرمایا تو بہ شفقت و رحمت چشمان سرمگین نور آگین سے قطرات عبرات برسائے

پہر یاران بالاختصاص اور دوستان باخلاص کو اضطرار خیال بحران مین کیونکر قرار آئی جب صحابہ کو بہت تعجب رہا تو یہہ سب نے کہا۔

جو ہوگا ہمکو قلق آپ کی جدائی کا
تو قید غم مین نہوگا پتا رہائی کا
وداع یار مین ہوتی ہی جان بہی رخصت
عجیب ماجرا ہوتا ہے دل ربائیکا

ہرچند کہ حضرت مستجاب الدعوات نے جناب قاضی الحاجات مین یہہ دعا مرحبا بکم وحیاکم الله بالسلام حفظکم الله حرکم الله نصرکم الله ورفعکم الله ھداکم وفقکم الله اداکم الله وقاکم الله سلمکم الله بخطاب حاضرین فرمائی مگر حقیقت مین بقاعدہ شرعی رجوع بہ تمام لائی حضرت نے پہلے دعا دی پہر یہہ وصیت کی کہ تقوی و پرہیزگاری کرتے رہو جناب باری سے ڈرتے رہو مین خدا سے ڈرتا ہون تم کو سپرد خدا کرتا ہون اور مین نے بجائے اپنے الله کو اپنا خیر خواہ کیا اور تمکو عقاب رب الارباب سی بخوف گناہ ڈرادیا تم بہ کبر و علو بندگان خدا پر علو نہ کیجیو اور خدا کے ملک مین فتنہ و فساد کو راہ نہ دیجیو الله تعالے فرماتا ہے کہ وہ جنت پاتا ہے کہ جو زمین پر غرور سے سر نہین اوٹہاتا الغرض متقی تباہی مین نہین آتا جب حضرت نے یہہ کلمات فیض آیات سنائی تو اصحاب مودت مآب نے یہہ امور یقینی پائے کہ حضرت اپنے دوستون کو رخصت فرماتے ہین اور خبر اپنی رحلت کی سناتے ہین پہر صحابہ نے عرض کیا کہ اے حبیب کبریا وقت رحلت کب آئیگا اور صیاد اجل کب مونہہ دکہلائیگا آپ نے فرمایا کہ زمان فراق و آوان افتراق قریب آیا بجناب خداوند وہاب جاتا ہے اور سدرۃ المنتہی ملا اعلی جنت الماوا و رفیق الاعلی کو پاتا ہے پہر صحابہ نے دربارہ غسل دہی اور کفن و دفن نبی کے استفسار کیا حضرت نے یہہ جواب بالاختصار دیا کہ مردان اہل بیت مین سے

قریب تر مجھکو غسل دین اور وہی میری تدفین کرین اور مجھکو جامہ موجودہ تن مین دفن
کر دینا یا جامہاے مصری یا حلہ ہاے یمنی یا پارچہ ہاے سفید کفن کو لینا پھر صحابہ نے
کہا کہ یا نبی الورا نماز جنازہ کسطرح پڑہی جاے یہہ کہتے ہی سب بے تابی مین سب بیقراری
و گریہ و زاری کی تاب نہ لاے خود حضرت نے بھی اشکباری فرمائی اور یہہ بات
زبان مبارک پر آئی کہ صبر و شکیبائی اختیار کرو جزع و فزع کو دخل نہ دو تم پر خدا رحمت
فرماے گناہون کی زحمت نہ آے جب مجھکو نہلا دیا جاے اور کفنا دیا جاے
تو میرے جنازہ کو اس مکان مین کنارہ قبر پر رکھکر تھوڑی دیر کو علحدہ رہنا کچھہ کہنا
او ای میرا خلیل یعنی جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت باگروہ کثیر و با انبوہ
خطیر نماز پڑہینگے پھر اور نماز پڑہنے کو بڑہینگے اول ابتدا مردان اہل بیت کرین پھر زنان اہلبیت
با صفا اور طفلان خوش لقا نماز پڑہین پھر احباب محبت مآب یعنی اصحاب والاحطاب نماز
پڑہنے کو بڑہین اور سب نماز پڑہنے والے جماعت نفرمائین فرداً فرداً پڑہتے جائین اور مجھکو
اہلبیت طیبین باگروہ ملائکہ مقربین قبر مین اوتارین اور وہی گور کو سنوارین اور میرا سلام
میرے یاران غیر حاضر اور پیروان دین ناصر کو پہونچائین اور قیامت تک تحیۃ
سے سبکو مخصوص فرمائین المدعا بعد وصیت جناب ختم الرسالت کو انتظار اجل ہوا اور
نفس مطمئنہ حضرت کو جناب احدیت سے مژدہ **فادخلی فی عبادی** کا اصر اکمل
ہوا حضرت نے اٹہائیسوین صفر سنہ ۱۱ ہجری مین شب چہارشنبہ کو گورستان
بقیع مین تشریف ارزانی فرمائی اور ابو موہبہ نے شرف ملازمت حضرت سے
عزت جاودانی پائی آپ نے بہت عرصہ تک واسطے اہل مقبرہ بقیع کے استغفار
کی اور ابو موہبہ نے یہہ حسرت بہر افتخار کی کہ اگر مین اہالیان گورستان بقیع مین ہوتا

تو اس دعا کے شرف سی میرا مرتبہ درجات رفیع مین ہوتا حضرت نے ابو موہبہ سے فرمایا
کہ اسوقت مجھکو خزائن دنیا کو دکہلایا متحیر بنایا یا مخیر فرمایا کہ مین دنیا مین قیام کرون پہر
بہشت مین قدم دہرون لقاے خدا دیکہون بعالم بقا رہون ابو موہبہ نے التماس
کی کہ یا نبی یہہ بات ہی میرے قیاس کی کہ میرے مادر و پدر فدا تم پر پہلے آپ خزائن
و بقاے دنیا پائین پہر بہشت مین جائین آپ نے کہا کہ لا مین نے اصلا دنیا کو نہ لیا
لقاے خدا و جنت الماوا کو اختیار کیا کتابون مین یہہ امور بہی مرقوم ہوے کہ دو مرتبہ
آپ خواب مین مامور ہوے کہ بقیع مین جائین براے مدفونان بقیع استغفار فرمائین
جب تیسری بار غلبہ خواب ہوا تو اوس مین یہہ حکم رب الارباب ہوا کہ واسطے شہداے احد
کے استغفار کیجیے اونکو دعاے اقتدار دیجاے چنانچہ حضرت نے جناب رب العزت
سے آمورزش و منزلت ہر مغفور چاہی خدا نے منظور فرمائی پہر دوسرے روز بخانہ
میمونہ حضرت کو درد سر لاحق ہوا آپ کو یقین مرض الموت واثق ہوا حضرت نے
سر مبارک پر عصابہ باندہ لیا جب مرض نے زور کیا تو زوجات مطہرات وہان فراہم آئین
اتفاق باہم لائین حضرت نے این انا غدا فرمایا کہ جس کا یہہ مطلب پایا کہ مین بفردا
کہان ہونگا بتلاؤ جہان ہونگا جناب فاطمہ زہرا نے امہات مومنین سے کہا کہ رسول خدا
ہر روز کہان مشقت اوٹہائینگے بہتر ہوگا کہ تم سب کو اک گہر پر راضی پائینگے جنابہ
عائشہ پر رضامند ہوئین یہہ مرضیان سب کی حضرت کو پسند ہوئین اور حضرت نے
ایک ہاتہہ دوش علی خیر الناس اور دوسرا دوش فضل بن عباس پر رکہکر خانہ میمونہ سے
باہر آئے مگر چلنے مین پاہاے مبارک لغزش کرتے پائے حتی کہ آپ حجرہ عائشہ مین
رونق افروز ہوے بستر مرض پر اذیت اندوز ہوے سب بیبیان آپ کی

خدمت بابرکت مین حاضر رہین خدمت گذاری مین نہ قاصر رہین پہر مرض الیم سے شدت پائی تپ عظیم صعوبت لائی عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ مین پاس رسول خدا کے تہا مین نے ہاتہ اپنا جسم اطہر پیغمبر پر رکہا مگر میرے ہاتہہ کو غلبۂ گرمی سے تحمل نرہا مین نے حضرت سے عرض کیا کہ اے نبی کبریا آپکو تپ بہت گرم و پر ضرر ہے نہایت باخطر ہے حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنی تپ کو برابر دو شخص کے حدت پایا ہے مین نے کہا کہ اے رسول خدا آپکو دو چند اجر ہوگا اور تحفہ جزا آپکی نذر ہوگا حضرت نے کہا کہ بخدا کسیکو روے زمین پر ایذاے مرض وغیرہ نہین ہوتی ہے مگر وہ اوسکے گناہون کو کہوتی ہے ابو سعید خدری نے کہا کہ مین مستفیض خدمت والا ہوا اوس وقت آپنے قطیفہ اوڑہا تہا آپ کا مرض نہ تہوڑا تہا حرارت تپ بالاے قطیفہ تہی مبتلاے عارضہ سخت ذات شریفہ تہی مین بلا واسطہ اپنا ہاتہہ بدن پاک سید لولاک پر نہ رکہہ سکتا تہا استعجاباً سبحان اللہ کہکر حسرت سے حضرت کو تکتا تہا آپ نے فرمایا کہ دافع البلایا نہ کوئی بلا انبیا سے سخت تر مقرر فرماتا ہے نہ کسیکو پیغمبرون سے زیادہ مصیبتون کی طرف کہینچکر لاتا ہے مگر اجر انبیا مضاعف ہے اونکی معاصف ہے اونمین سے بالخصوص بعض کو فقر و فاقہ مین مبتلا کیا اور نہ کوئی لباس سواے چادر تن پوش کے دیا انبیا کو جو فرحت بلا مین تہی نہ کسیکو وہ مسرت عطا مین تہی جو محب کو دوست زخم پہونچاتا ہے وہ مرہم ہے اور جو دوست سے الم پاتا ہے وہ عین کرم ہے ۔

ابتلاے محب براے دوست
فرحت قلب راحت جان ہے
زخم اوسکا ہے مرہم خاطر
درد اوسکا دواے درمان ہے

مادر بشر بن البرا نے فرمایا اور اوسکو صحیح پایا کہ مین مرض الموت مین پاس

رسول خدا کے گئی اور آپ کے مرض کو دیکھکر حیران رہی ہین نے کہا کہ ای رسول خدا
آپ کو بہت شدت سے بخار ہے تکلیف بیشمار ہے مین نے ایسی تپ کسی پر نہین
پائی اور نہ ایسی تکلیف میری دیکھنے مین آئی حضرت نے فرمایا کہ اے مادر بشیر بن البرا
مجھکو اس مرض مین تکلیف جسقدر ہے اوس سے زیادہ مجھکو اجر ہے مجھکو یہہ خیالات
بہی آتے ہین کہ لوگ میرے مرض کو کیا بتلاتے ہین اونہون نے بتلایا کہ لوگون کی سمجھ
مین ذات الجنب آیا آپ نے کہا کہ بلطف خدا یہہ سزاوار نہ آئے کہ پروردگار اپنے نبی پر
اس مرض کو مسلط فرمائے زحمت ذات الجنب ہمزات شیطان ہے شیطان کو مجھپر
غالب آنیکی نہ امکان ہے البتہ یہہ مرض بہ اثر زہر خیبر ہے اور اوسکے کہانے مین میرا
شریک تمہارا پسر ہے اکثر اوقات اثر اوسکا مجھپر ہوا ہے مگر اب حکم قضا ہے بعض نے یہہ
حکمت بتلائی کہ آپ نے اس زہر سے شہادت پائی روح الارواح مین ہے کہ عجب
بہید قدرت ایزد فتاح مین ہے کہ جسکو بضعہ نبوت مضغہ ولایت مین پایا اور دُرِ شہوار
پدید آیا کہ یخرج منہما اللولو والمرجان صادق ہے اور زہر ایک میراث پدر
سے فایق ہے حضرت پیغمبر پدر بزرگوار نے بہ اثر زہر دار فنا سے رحلت پائی اور
والد بزرگوار جناب حیدر کرار نے بضرب تلوار آبدار توجہ بآخرت فرمائی بموافقت
خاتم الرسالت شربت زہر امام انام حضرت حسن علیہ السلام پسر بزرگ تر کے پینے
مین آیا اور باتفاق حضرت علی امام آفاق زخم تیغ بیدریغ فرزند دیگر خوش سیر امام ہمام
حضرت حسین علیہ السلام نے کہایا مدت مدید سے اثر اس زہر کا کسی تریاق سے نہین
جاتا اور عرصہ بعید سے یہہ زخم مرہم نہین پاتا دیدہ ہاے دردمندان اوس زہر کے
اثر سے گریان ہین اور سینہ ہاے مستمندان اوس تیغ کے شرر سے بریان ہین

جب ہوا جان نبی کا زہر سے ٹکڑے جگر
آتش کلفت سے قلب فاطمہ بریان ہوا
قرۃ العین علی کا خون ہوا جسدم روان
اشکباری مین مسیحا بہی بہت گریان ہوا

ہر چند کہ حضرت نے شہادت سریہ پائی مگر وہ حد کمال تک نہ آئی کسلیئے کہ شہادت کاملہ بلا توقف ہوتی ہے فوراً جان کو کہوتی ہے چونکہ آپکا منصب عالی بالا جلال ہے لہذا آپکی شہادت سریہ بواسطہ حضرت امام حسن علیہ السلام خاص ذات سید الانام کے علی وجہ الکمال ہے شہادت سریہ و جہریہ حضرت خیر البریہ کی بوساطت حسنین امام المشرقین کے خالق اکبر کو مدنظر ہوئی تمامی انبیا و شہدا سے کامل تر ہوئی یہہ بخوبی تحقیق رہا کہ حضرت عائشہ نے بالتصدیق کہا کہ مین نے کسیکو مانند رسول خدا سوائے فاطمہ زہرا حسن سیرت خوش تر و استقامت منظر مین نہ بہتر پایا نہ کوئی مثل مصطفےٰ بجز بتول عذرا باوقار و محمود قیام و قعود مین نظر آیا جب جناب سیدہ بخدمت علیہ رسول اللہ حاضر آتین تو حضرت کو بر تعظیم متوجہ زیادہ تر پاتین آپ کہڑے ہوجاتے تہے اونکو اپنی جگہہ بٹہلاتے تہے اور جب حضرت اون کے گہر جاتے تہے تو آپ بہی اپنے ساتہہ وہی قواعد مرعی پاتے تہے حضرت نے اپنی علالت مین جناب فاطمہ با ملاطفہ کو بولایا مرحبا یا بنتی فرمایا اور اپنے پہلو مین بٹہلایا اور تفقد و مہربانی اور تعہد و قدردانی سے کان مین کچہہ سُنایا جناب سیدہ گریان ہوئین اشک ریزان ہوئین پہر حضرت نے ایسی باتین فرمائین کہ جن سے وہ خوشی مین آئین حضرت عائشہ نے کہا کہ اے دختر خیر الوریٰ یہہ حزن و فرح باہم کیسے ہین کہ نہ کہین دیکہے ایسے ہین جناب سیدہ نے اوسوقت کچہہ نہ کہا راز مخفی رہا بعد وفات سرور کائنات بیان کیا راز پنہان

کھولدیا کہ بعرصات سابقہ سنوات ماضیہ مین جبریل امین بجہت درس قرآن مبین ہرسال یکبار آتے تہے یہہ ہی معمول بالاحضار پاتے ہتے امسال دوبار آئے مین نے یہہ آثار پائے کہ میری اجل قریب آئی عالم قدس نے شکل دکہلائی عنقریب بترک حمیت دار فانی جوار رحمت سبحانی پاؤنگا فی الحال مین تم سے جدا ہوجاؤنگا تم مجھکو غنیمت سمجھو مجھسے علحدہ نہو یہہ کہکر رولایا پہر یہہ فرماکر ہنسایا کہ اے نور دیدہ و اے سرور سینہ غم نہ کہا الم نہ اوٹہا دو مژدے تجھکو سناتا ہون زنگ ملال تیری خاطر خوشحال سے مٹاتا ہون کہ تو سیدۂ زنان با ایمان بروضہ رضوان ہوگی اور سب اہل بیت سے پہلے میری ملاقات مسرت آیات سے شادان و فرحان ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جبریل یہہ بشارت لایا کہ اولاد زنان مسلمانان سے اولاد فاطمہ ذیشان اعظم ہی افتخار عالم ہے پس ای فاطمہ اطہر و اے فرزند لخت جگر صبوری دیگر زنان سے تجھکو صبر بیشتر لازم ہی بے صبر ناشکیبائی مین نادم ہی چونکہ حضرت یہہ جانتی تہی خوب پہچانتے تہے کہ فاطمہ میری مفارقت کی تاب نہ لائیگی اور میری مہاجرت مین چین نہ پائیگی اسلیئے آپنے باتباع احتیاط جزع اور بامتناع ارتباط فزع ارشاد کیا بخوبی سمجہادیا جب مرض حضرت کا زیادہ ہوا تو جناب والامرتبت کا ارشاد بالارادہ ہوا کہ سات مشک پانی کنوؤن کا مجہپر ڈالا جائے شاید بیماری اوس سے کچہہ خفت پائے اگر مرض سے کچہہ افاقہ پاؤن تو باہر جاؤن لوگون کو وصیت کردون او پہر بار نصیحت دہردون پس حسب فرمان واجب الاذعان صحابہ نے مشکین پانی کی مرتب کردین پانی سے بہردین آپکو طشت کلان مین بٹہلایا مشکون کا پانی جسم اطہر پر بہایا او سدم مرض نے کچہہ تخفیف پائی حضرت نے باہر تشریف ارزانی فرمائی آپنے بعد حمد خداوند احد اور بیان شہدای احد کے

فرمایا خوب جتلایا کہ انصار میرے دوستدار ہین غمخوار و مددگار ہین کہ اونہون نے میرے ساتھ ہجرت کی اور مجکو اپنے مکانون مین رکھکر اعانت کی اون کی نیکیون کے ساتہہ نیکی کرنا اور بدون کی بدی سے درگذرنا مگر حدود الٰہ کا خیال رہے اون کے خلاف نہ کوئی حال رہے یہہ بات بخوبی مانی جائے اور اس مین تاکید شدید جانی جائے جب انصار نے مرض کو بڑہتا پایا تو اونکا دل نیازمنزل بہت گہبرایا وہ اپنے گہرون مین آرام نہ پاتے تہے سراسیمگی سے گرد مسجد نبوی گشت فرماتے تہے حضرت علی مرتضیٰ اور فضل بن عباس باجمعنا نے حالات انصار باصفات سے حضرت کو مطلع کیا اور یہہ صاف کہدیا کہ انصار ڈرتے ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ اگر آپ دنیا سے بسوئے عقبیٰ انتقال فرمائینگے تو ضرور ہم ملال پائینگے اور آپ کے بعد خدا جانے ہمارا کیا حال ہوگا کیسا اختلال ہوگا جناب پیغمبر یہہ سنکر کہڑے اور اپنی جگہہ سے اوٹہے ایک ہاتہہ اپنا دوش ید اللہ پر اور دوسرا دوش فضل بن عباس خیرخواہ پر رکہا راہ مین شدت اذیت کو چکہا عصابہ سر اقدس پر بستہ تہا ہر شخص دل شکستہ تہا حضرت نے مسجد مین پہونچکر خطبہ پڑہا بعد حمد خدا و ثنائے کبریا سفارش باہمی سے مہاجر وانصار کا مرتبہ بڑہا در باب قریش بہی کچہہ کلام فرمائے بوجہ طویل ہونے کے بیان لکہنے مین نہ آئے فضل بن عباس نے فرمایا لوگون کو سنایا کہ ایام مرض مین آپ نے سر مبارک پر عصابہ بند ہوا یا بلال سے فرمایا کہ لوگون کی خبر لے بہت جلد ندا دی کہ سب مسجد مین آئین فراہم ہوجائین تاکہ وصیت کیجائے نصیحت دیجائے یہہ وصیت آخری ہے بلال خوشخصال نے حسب ارشاد فیض بنیاد کے بازارون مین ندا دی محلون مین منادی کی مردمان خورد و کلان سنتے ہی آواز بلال خوش الحان بجانب مسجد دوڑے لوگون نے جلسے جوڑے جب سب اشخاص مسجد مین آئے تو حضور بہی خود تشریف لائے آپ نے خطبہ بلیغ

ادا فرمایا لوگون کو سمجہایا کہ میری اجل قریب ہے اب جدائی نصیب ہے مین تم سے جدا ہوجاؤنگا
لقاے الہی پاؤنگا تم فراموشی کو راہ نہ دیجیو مجہکو اپنے دلون سے جدا نکیجیو اور آپنے یہہ بہی کہا
کہ کوئی پیغمبر دنیا مین ہمیشہ نہین رہا مین بہی یہان نہ ہونگا پہر تم سے کیا کہونگا اک روایت مین
آیا آپنے یہہ فرمایا کہ اے یاران باوفا و اے دوستداران باصفا مین نے پیغمبری مین جہاد
کیا کفر کو برباد کیا دانت میرا ٹوٹا اوسوقت آرام مجہسے چہوٹا میرا رخسار پر بہار خون سی رنگین ہوا
مین ابتلا مین حزین ہوا جاہلان قوم سے سختی پائی بہت تکلیف اوٹہائی مین نے گرسنگی مین
اپنے شکم پر پتہر باندہے سنگ برداری سے سوجے میرے کاندہے لوگون نے یہہ
امر عرض کیا کہ اے نبی کبریا یہہ سب راست ہے بے کم وکاست ہے کہ آپنے راہ خدا مین صبر
فرمایا ہمکو راہ حق دکہلایا اللہ تعالی آپکو جزا عطا فرمائی کہا کہ تمکو بہی خدا جزای خیر مین لائی میرے پروردگار نے یہہ بات
فرمائی ہے قسم کہائی ہے کہ ظالم کو نہ چہوڑا جائیگا سر اوس کا توڑا جائیگا مین تمکو خدا کی قسم دیتا
ہون اور یہہ کہتا ہون کہ اگر مین نے ناحق کسیکو مارا ہے تو مجہکو یہہ گوارا ہے کہ اسوقت مجہسے
قصاص لے اور نہ مکافات ستم کی مہلت دے اگر مین نے کسیکا مال لیا ہے یا تصرف
بیجا کیا ہے تو وہ میرے پاس آئے حق اپنا مجہسے لیجائے کوئی یہہ خیال نہ کرے نہ اس
بات سے ڈرے کہ اگر قصاص لیا جائیگا تو نبی کو رنج دیا جائیگا رسول قادر سے عداوت
ہوگی آخر کو خجالت ہوگی میری طبیعت مین عداوت نہین مجہکو پسند شقاوت نہین جو میرا
دوست ولی ہے اور جسکو میری محبت ملی ہے وہ مجہسے قصاص لیگا یا حق اپنا چہوڑ دیگا
تاکہ مین بحضور رب غفور پاک وصاف جاؤن کسی بات سے نہ شرماؤن پہر آپ منبر سے
اوتر آئے توجہ بہ نماز پیشین لائے بعد نماز پہر منبر پر گئے وہی بات کہتے رہے اک شخص
بولا کہ اے مولا میرے تین درم آپ کے ذمہ واجب الادا ہین قابل العطا ہین آپ نے

فرمایا کہ اے بندۂ واہب العطایا مین تجہکو جہٹلاتا نہین قسم کہاتا ہین یہہ درم میرے ذمہ کے ہین
اوس نے کہا کہ اے حبیب خدا ایسے ہین کہ آپنے مجہسے اک مسکین کو دلائے وہ مین نے
ابتک نہین پائے حضرت نے فضل بن عباس سے فرمایا کہ اس کے تین درم کا ادا کرنا
لازم آیا اسکو تین درم دیدو مجہکو برات لیدو سیر امام اسمٰعیل خوارزمی اور روضۃ الاسلام
قاضی سدید الدین سرفتی مین مذکور ہے اور کتابون مین بہی مسطور ہے کہ وہان عکاشہ
بن محصن اسدی نے یہہ امر عرض کیا کہ یا نبی کبریا چونکہ آپنے زیادہ مبالغہ فرمایا اسلیئے
مجہکو کہنا لازم آیا اگر مین نہین کہتا ہون تو گنہگار رہتا ہون آپ سفر تبوک مین ناقۂ عضبا
کو سنوارتے تہے اوسپر تازیانہ مارتے تہے کہ وہ تازیانہ میرے شانہ پر لگا مجہکو الم شدید
رہا چونکہ مین آپکو رضامند پاتا ہون اسلیئے اب اوس کا قصاص چاہتا ہون حضرت نے
کہا اے عکاشہ جزاک اللہ خیر یہہ ہی مقصود میرا کہ تو نے اس خصومت کو قیامت پر چہوڑا
ہے دنیا مین قصاص ہو جانا بہت تہوڑا ہے آخرت مین قصاص سخت تر ہے کہ وہان
موجودگی انبیا و شہدا خوش سیر اور فرشتگان مقربان خالق اکبر ہے حضرت نے کہا
کہ وہ کون تازیانہ تہا عکاشہ نے کہا کہ اے رسول خدا وہ تازیانہ ممشوق تہا آلہ تعزیر مخلوق
تہا حضرت نے کہا کہ اے سلمان باوفا مجہکو قصاص قبول ہے وہ تازیانہ بخانہ بتول ہے
فاطمہ کے گہر جاؤ اوسکو جلد لاؤ سلمان در حجرۂ سیدہ پر گئے وہان بہت حیران رہے پہر
نعرہ مارا اور پکارا کہ یا سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا باپ تمہارا تازیانہ ممشوق طلب فرماتا ہے
حضرت فاطمہ نے کہا کہ اے سلمان باصفا مجہکو تعجب آتا ہے کہ میرے والد بزرگوار
بعارضہ تپ حار مبتلا ہین ضعف و نقاہت سے بے قابو دست و پا ہین نہ سوار ہونے کی
قوت پاتے ہین پہر کسلیئے تازیانہ طلب فرماتے ہین سلمان نے بیان واقعہ کیا

فاطمہ کو سخت حادثہ دیا اور خاطر عاطر جناب سیدہ سی خروش بر آیا سلمان سے یہہ فرمایا کہ اوس شخص سے کہو کہ میرے باپ پر جبر نہو رحم کرو خدا سے ڈرو الغرض سلمان تازیانہ لیکر مسجد مین آئے صحابہ نے شور مچائے آپ نے فرمایا کہ اے عکاشہ تازیانہ آیا عکاشہ نے تازیانہ اوٹہایا سبکو رولایا اکابر صحابہ مین سے ہراک نے کہا کہ بعوض ایک کے مجہپر دس تازیانہ لگا حضرت نے کہا کہ اے احباب باوفا قصاص مجہپر واجب ہی تم پر تازیانون کا لگنا غیر مفید و نامناسب ہے پہر حضرت امام حسن علیہ السلام اور جناب حسین امام انام گریان و خروشان آئے یہہ سامان دیکہکر گہبرائے شاہزادون نے فرمایا کہ جد بزرگوار کیون ستایا بجائے ایک تازیانہ کے ہم سو سو تازیانے کہاوینگے اپنے جد امجد کو بچاینگے حضرت کو صاحبزادون پر بہت پیار آیا اور یہہ فرمایا کہ اے جانان جد و اے خاصان احد تازیانہ مین نے مارا ہے قصاص مین نہ کوئی تعلق تمہارا ہے پہر بحکم رسول خدا عکاشہ بہر قصاص اوٹہا اور یہہ کہنے لگا کہ بزمانہ ضربت تازیانہ میرا کتف برہنہ تہا یا نبی الورا آپ بہی کتف مبارک کو برہنہ فرمایئے پوری برارت پائیے حضرت نے کتف اقدس کو لباس مقدس سے نکالا یعنی دراعہ حشمت کو دوش بارفعت پر ڈالا خروش ملائکہ اوٹہا دم ہوش صحابہ گہٹا اصحاب خروشان ہوئے احباب گریان ہوئے جب عکاشہ کو مہر نبوت نظر آئی تو فوراً اوس کے دل مین خوشی بیشتر سمائی اوس نے دوڑ کر خاتم مشکین کو چوما اور فرط شادمانی مین زمین پر گہوما اور یہہ عرض کیا کہ یا نبی کبریا میرا یہہ ہی مدعا تہا بالقصاص مقصود مساس بعض اعضا تہا آپ کا ہی یہہ قول و قرار کہ من مس جلدی لن تمسہ النار پہر حضرت ممبر سے اوتر آئے موعظہ آخری مین یہہ امور پائے جب بیماری حضرت پر سخت طاری ہوئی تو عالم قدس سے یہہ صدا جاری ہوئی۔

اے جان کوئی رہتا نہیں دنیا مین ہمیشہ
جاری ہی عزیزی یہی عجب موت کا پیشہ

اک روز جبریل آئے فرمان رب جلیل لائے کہ اے سید خداوند صمد تمکو سلام پہونچاتا ہے اور یہہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہین تو شفا دون ورنہ بہ ممات غرق دریائے مغفرت کرون آپ نے کہا کہ مین ہون سپرد خدا جو اوسکو خوش آئے سو فرمائے فان شاء احیانی و ان شاء اماتنی مین جو بہتر پائے۔

گر میرا مرنا چاہے یا میرا جینا بہائے
کس سے کہون حکایت مجھکو نہین شکایت
ہر حال مین الہی راضی ہون با رضا ہون
جو چاہے کر تو شاہا بندہ تو مین ترا ہون

ہر روز بلال خوش خصال اوقات صلواۃ سے سرور کائنات کو خبردار کرتے تہے حضرت تکالیف آزار بہرتے تہے جب حضرت مرض مین طاقت نہ پا سکے باہر نہ جا سکے تو بلال نیک فال در حجرہ پہ حاضر آئے الصلواۃ یا رسول اللہ زبان پر لائے حضرت نے فرمایا پیام نماز پایا بلال باکمال کو کچھہ توقف رہا پہر الصلواۃ یا رسول اللہ کہا خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے انور کو ردائے اطہر سے نکالا ہوگیا اوجالا آپ نے وقت نماز کی خبر پائی اور دعائے رحمت بحق بلال حسرت مآل فرمائی پہر بلال پر ملال نے تامل کیا بعدہٗ الصلواۃ یا رسول اللہ کا نعرہ دیا حضرت اوس وقت غش مین تہے سختی مرض کی کشمکش مین تہے جب جواب نہ پایا تو دل بلال پر اختلال بہت گہبرایا آہ سرد دل پر درد سے نکالی مسجد مین جا کر جائے حضرت دیکہی خالی بلال پریشان حال کو ہوش نہ رہا واغوثاہ و الانقطاع رجاہ و الانکسار ظہراہ کہا بلال بہ اندوہ ملال فریاد کرتے تہے اور یہہ کہکر دم سرد بہرتے تہے کہ کیا خوب بات تہی کہ میری مان مجھکو نہ جنتی اگر مین پیدا ہوتا تو خدا مجھکو پہلے کہوتا جو مر جاتا تو یہہ حال حبیب ذو الجلال میرے دیکہنے مین نہ آتا۔

اے فلک ہوتی ہے یہہ کیسی جفا   یار سے اپنے مین ہوتا ہون جدا
اب تو سامانِ فراقِ یار ہے   اشکباران دیدۂ خونبار ہے
مین خیالِ ہجر مین ہون غمگسار   اب کہان جاؤن نہین جائے فرار
کیا ہو برگشتہ ہمارا بخت سے   فرقتِ جانان نہایت سخت ہے
تلخ ہے بیچارگی مین زندگی   بندگی ہے بندگی ہے بندگی

المدد صاحب ارشاد رسول خدا ابوبکر سے نماز پڑہائی اور کئی مرتبہ نوبت نماز پڑہانیکی آئی جب صدیق اکبر محراب پر نظر فرماتے تہے اور وہان جناب رسالت مآب کو نہ پاتے تہے تو اونکی عجب حالت ہوجاتی تہی روح قالب مین گہبراتی تہی گریان ہوتے تہے سب یاران روتے تہے اصحاب کو جوش غم آتے تہے احباب خروش الم اوٹہاتے تہے زبان پر آہ وفغان تہی یاران مین نہ تاب وتوان تہی۔

جب خمِ ابروئے دلدار ذرا یاد آیا   طاقِ محراب وہین بر سر فریاد آیا

روایت صحیح مین آیا کہ حضرت نے ہنگام وفات یہہ فرمایا الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کی حفاظت اور لونڈی اور غلامون کی رعایت کرو تم اس سے تاکید نماز اور مزید احتیاط کنیزکان وغلامان کی متحقق ہے اور یہہ مصدق ہے کہ نماز مین غفلت کا کرنا برا ہے اور عمل اذیت کنیزکان وغلامان ناروا ہے بعض مسلمانان نماز سے غافل رہتے ہین اور لونڈی غلامون کو ناسزا کہتے ہین اور بعض امور ضروریہ نماز کو بجا نہین لاتے اور ارکان نماز کی رعایت نہین فرماتے خصوص بعد رکوع کہڑے نہین ہوتے اور مابین ہر دو سجدہ بیٹہکر نقص نماز کو نہین کہوتے نماز نادرست ہوجاتی ہے عدم وجود مین برابر کہلاتی ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ صفات مسواک یون بیان مین آتی ہین کہ وفات سرور کائنات سے کچھہ پیشتر عبد الرحمن بن ابی بکر خدمت خاتم الرسالت مین آئے اور ایک مسواک اپنے ساتھہ لائے حضرت نے مسواک پر نظر فرمائی میرے خیال مین یہہ بات آئی کہ آپ کو اوصاف مسواک بہاتے ہین شاید حضرت مسواک کرنی چاہتے ہین مین نے یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا مسواک موجود ہے آپنے کہا کہ میرا یہہ ہی مقصود ہے مین نے مسواک عبد الرحمن سے لیکر اپنے دانتون سے چبائی جب وہ نرم پائی تو حضرت کو دی آپنے وہ مسواک کی مینے یہہ فخر پایا کہ قادر مطلق نے آخر عمر مین بھی لعاب دہن میرا آب دہان مبارک خیر الورا سے ملایا یہہ بڑی تعریف مسواک کی پائی کہ آپنے بوقت مرگ بھی اپنے دانتون پر پہرائی حدیث مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ اک رکعت مسواک ستر رکعت بے مسواک کی برابر ہے یہہ بیان ملا علی قاری حسب تجربہ مشائخان خاصان باری معتبر سراسر ہے کہ بہ التزام مسواک ہنگام ہلاک کلمہ شہادت زبان باسعادت پر جاری ہوگا افیونی نشہ افیون مین کلمہ شہادت کے پڑہنے سے عاری ہوگا مورخین کہتے ہین کہ اس بیان سے دل مومنین حزین رہتے ہین کہ جب عزرائیل بحکم رب جلیل در حضرت پر بصورت اعرابی آئے اور عالم پر حسرت پر خرابی لائے تو انہون نے اجازت چاہی حضرت فاطمہ علیہ التحیۃ نے ممانعت فرمائی حضرت نے کہا کہ اے فاطمہ زہرا اسکو تم جانتی ہو کچھہ پہچانتی ہو حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ یا نبی کبریا ہم اس سے ناواقف و بے خبر ہین خدا و رسول خدا دانا تر ہین حضرت خیر الانام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ ایسا با صفات آیا کہ شکنندہ لذات و قطع کنندہ مرادات ہے تفرقہ انداز جماعات و طرفہ شہباز ممات ہے یتیم کنندہ فرزندان ہے بیوہ کنندہ زنان ہے بلا کلید در کشا ہے بے حربہ جان ربا ہے

یہہ ملک الموت ہے اب میری نوبت فوت ہے اسکو پوچہنے کی کسی سے حاجت نہین اور اجازت لینے کو اسکی عادت نہین یہان پاس ادب ہی اسلیئے اجازت طلب ہی اسکو آنے دو منع نکرو پس عزرائیل بحضور رسول جلیل آئے السلام علیک ایہا النبی زبان پر لائے اور یہہ کہا کہ اے خیر الورا اللہ تعالے نے تمکو سلام پہونچاتا ہے اور یہہ ارشاد فرماتا ہے کہ بلا اذن قبض روح نہو اے حضرت مجہکو اجازت دو حضرت نے فرمایا کہ میرا بہائی جبریل بیک ملک الجلیل نہین آیا اوسکے آنے تک مہلت دو پہر اپنا کار منصبی بعجلت کرو ملک الموت نے کہا کہ بخدا مین آپ کا تابعدار ہون آپکی رضامندی کا خواستگار ہون پہر احکام احکم الحاکمین اور اوامر رب العالمین نفاذ پذیر ہوئے عالم لاہوت کے مافی الضمیر ہوئے کہ فرشتگان جوامع ملکوت اور سُکّان صوامع جبروت صف بصف استادہ ہون اور ارواح انبیا و اصفیا بہہ تعظیم روح سید الورا آمادہ ہون رضوان جنات کو آراستگی دے اور حور العین بازیب و زین پیراستگی لے مالک آتش دوزخ کو بجہادے منادی یہہ ندا دے کہ روح محمدی سرمایہ سرمدی آتی ہی جلوہ گری لاتی ہے فورًا روح الامین بحضور سید مرسلین آئے مراسم تسلیم بجا لائے حضرت نے بسبیل شکایت نہ بطریق حکایت فرمایا کہ اے بہائی اسوقت مین تمکو میری تنہائی کا کچہہ خیال نہ آیا حضرت جبریل نے کہا کہ اے رسول خدا مین تمہارے کام مین مشغول تہا میرا عذر غیر حاضری معقول تہا اے حضرت منجانب رب العزت آپکو بشارت ہی آپنے کہا کہ اے دوست بتا اوسکی کیا اشارت ہے حضرت جبریل نہایت ادب سے بولے اور ان النیران قد اخمدت والجنان قد زخرفت والحور العین قد تزینت والملائکۃ قد صفت لقدوم روحک کے عقدے کہولے حضرت نے کہا کہ اے برادر باوفا یہہ بشارتین بہت خوب ہین مگر جو امور مجہکو

مطلوب ہین اون کے مژدے سناؤ اور میرے دل مضطر و غمگین کو تسکین دلاؤ حضرت جبرئیل نے کہا کہ جنت الماویٰ انبیا اور اونکی امم اوسکو اوسوقت تک حاصل نہوگی جب تک تم اور تمہاری امت عالی ہمم اوس مین داخل نہوگی حضرت نے فرمایا مین نے ابھی تک اطمینان نہین پایا اگر اس سے زیادہ اور مژدہ بطریق کافی اور بطور وافی ہو تو اوسکو بیان کرو تاکہ میری ملالت کی بشارت سے تلافی ہو پھر اوسنے مژدہ دیا کہ یا نبی کبریا بفردائے قیامت تاج شفاعت بر سر حضور ہوگا اور منشور وافر السرور قبول بدست حضور ہوگا پھر نبی نے یہہ بات کہی کہ ای سفیر وحی الہی بشارت دو کہ جس سے میرے دل پر ملال و خاطر کثیر الاختلال کو بشاشت ہو جبرئیل نے کہا کہ اے حبیب خدا تمکو کیا غم ہے اور کیسا الم ہے کہ ہر چند مین نے آپکو بشارتین سنائین مگر تاہم غموم و ہموم کی شکایتین پائین حضرت نے بغایت شفقت کہا کہ ہمیشہ مجھکو اندیشہ امت رہا اب یہہ مقتضائے تودد ہے کہ مجھکو اوسکا زیادہ تر تردد ہے دیکھیے بعد میرے اوس کا کیا حال ہوگا شاید بدحال اوسکو وبال ہوگا دنیائے فانی مین اسرار قرآنی کا کون اظہار کریگا ہر روضہ دار ماہ مبارک رمضان مین بلا میری کیونکر روزہ افطار کریگا حاجیان بیت الحرام منا مین کیسے بہزار آلام جاوینگے عقبیٰ مین کردار امت گنہگار کیا کیا انجام پاوینگے روح الامین نے رحمت للعالمین سے عرض کیا کہ یا سید المرسلین خاتم النبیین امروز حضرت رب العزت نے تمہاری امت کو اپنی پناہ و حفاظت مین لیا اور خالق اکبر روز محشر بخاطر حضور آپ کی امت پر قصور کی ایسی بخشش فرمائیگا کہ جس سے آپ کا دل باصفا راضی و خوش ہو جائیگا حضرت نے فرمایا کہ یا اخی اب میرے دل نیاز منزل نے بخوبی اطمینان پایا پھر آپ نے

ملک الموت سے کہا کہ اب کوئی سبب توقف نہ رہا جس امر پر مامور ہوا اوسکو انجام ضرور دو ملک الموت بہت ملول ہوئے قبض روح اقدس رسول مقدس مین مشغول ہوئے اگرچہ حضرت پر بظاہر تکلیف نزع سخت تہی مگر وہ حقیقت مین آپکو نہ کرخت تہی آپ لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات فرماتی تہی بہی کوئی حرف شکایت زبان فیض ترجمان پر نہ لاتے تہے حضرت نے اوسی حالت مین اپنے دست حق پرست کو بجانب سقف خانہ اوٹہایا یا الرفیق اعلیٰ فرمایا بقول مشہور بارہوین ربیع الاوّل بروز دوشنبہ دوپہر ڈہلے بعالم وصال ارتحال حضور ہوا انتقال رسول ایزد متعال سے ہر دل رنجور ہوا روح الامین نے روح مطہرہ سرور کو اعلیٰ علیین مین پہونچایا وا محمداہ یا رسول رب العالمین اونکی زبان پر آیا حضرت علی مرتضیٰ نے یہہ بات بیان فرمائی کہ آسمان سے صدائے وا محمداہ میرے کان مین آئی اور جو کیفیت حسرت و سوز و حیرت غم اندوز اور نوعیت نالہ و بکا اور اندوہ و عنا آل اطہار و اصحاب کبار پر طاری ہوئی زبان اوسکے بیان سے عاری ہوئی نہ تحریر بشر مین آسکتی ہی نہ اس مختصر مین سما سکتی ہی خصوص حضرت فاطمہ اطہر اہلبیت نبوت مین بادل مضطر عجب حالت مین تہین گویا وہ خود اپنی موت کی نظارت مین تہین ہر دم یا ابتاہ کہتی تہین ہر وقت روتی رہتی تہین تا حیات خود کبہی تبسم نہ فرمایا آخر بعد چہہ مہینے کے پیام اجل آیا حضرت کی فرقت مین وفات پائی جنت مین خدمت پدر عالی مرتبت سے اونکو مسرت آئی پس حسب وصیت غسل میت حضرت کو دیا اور اہتمام تکفین و تدفین خیر الانام حسب وصیت کیا اور نماز بحکم رسول باعجاز فرداً فرداً خلقت نے پڑہی بعدم محرومی اس شرف مقسومی سے ہر اک کی عزت بڑہی ابوطلحہ قبر بغلی کہود کر محزون ہوئی حضرت حجرہ شریف عائشہ صدیقہ مین مدفون ہوئے ملائکہ نے خاتم الرسالت کی صحابہ

سے تعزیت کی اور اہل بیت سے ماتم پرسی ہین رحمت کی رحلت حضرت امت کو مصیبت ہے اس مصیبت مین رونا باعث مغفرت ہے اکابر صحابہ مین سے اک صحابی نے فرمایا کہ اس غم مین جس چشم نم سے آنسو بہایا اوس مین نور بہر جائیگا نہ دوزخ نظر آئیگا نہ اس الم مین تمہا مردمان آفاق مصروف بکا ہین بلکہ اس مصیبت مین زمین و آسمان شمس و قمر شجر و حجر نہال و نباتات جبال و جمادات و وحوش و طیور سباع و سمور سمک و سماک اور جمیع غمناک مبتلا تھے ۔

وادریغا سید عالم کی رحلت ہوگئی
رحلت سرور سے برپا اک قیامت ہوگئی
ذات احمد ہی نشان شان حی لایموت
انتقال ظاہری سی سب کو حیرت ہوگئی
ہی وفات مصطفےٰ سی حسرت درد و الم
کربت ترحیل پیغمبر مصیبت ہوگئی
اب قیام صبر عالم مین نہین آتا نظر
رخصت شہ سی شکیبائی بہی رخصت ہوگئی
ہم غم و رنج و عنا و حزن مین ہین مبتلا
کاہش ہجر نبی مین کیسی کلفت ہوگئی
ماتم سرور مین ہم رہتی ہین مصروف بکا
نالہ و آہ و فغان کی ہم کو عادت ہوگئی

لکھتے ہی حال وفات سید الثقلین سے
کیا کہون ثاقب عجب تر دل کی حالت ہوگئی

عظم الله اجورنا بمصائبنا بحضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم وارزقنا شفاعته الکبرا وادخلنا تحت لوائه الاعظم ۔

اس کتاب مستند کا خاتمہ بالخیر ہے
اس لئی اس خاتمہ مین کچھ بیان محصور ہے

جناب رسالت مآب تمام کائنات مین اعلے ہین جمیع مراتب عالی درجات مین بالا ہین
محبوب ذات الٰہی ہین منسوب برسالت پناہی ہین مخصوص بوجاہت والا ہین منصوص
بشفاعت کبرا ہین کتب احادیث سے ثابت ہے نہ اس مین کسی حجت کی حاجت ہے
کہ یوم قیامت بوجہ درازی روز پر وحشت کے آفت ہوگی اور بسبب تمازت
آفتاب پرتاب کے گرمی کی شدت ہوگی لوگون کو بقدر اعمال پسینہ آئیگا۔
کوئی زانو تک کوئی تا بسینہ پائیگا کفار سرسے پاتک عرق مین غرق ہون گے اور اوسکی
سوزش سے بیتاب بلا فرق ہونگے تکلیفات سخت ہونگی آفات بنصیب بدبخت
ہون گی خدا کا اوسوقت غضب ہوگا اوس غضب سے لوگون کو تعب ہوگا۔
لوگ عاجز آئینگے بہت گھبرائینگے ناچار ہوکر پاس حضرت آدم ابو البشر کے جائینگے
اور یہہ باتین سنائینگے کہ قادر مطلق نے تمکو اپنے دست قدرت سے بنایا مرتبہ
نبوت عطا فرمایا آپ ہمارے باپ ہین دردمند ہمارے آپ ہین آپ ہماری
شفاعت فرمائین تاکہ ہم اس مصیبت سے نجات پائین حضرت آدم شرمائین گے
لست ہناکم فرمائینگے حیران رہینگے یہہ باتین کہینگے کہ آج غفار قہار بہت غضبناک
بسیار ہے مین نے جنت مین خلاف حکم رب العزت گیہون کھایا ہے عتاب
پایا ہے مین جراءت نہین کرسکتا ہون ہیبت رب العالمین سے ڈرتا ہون
حضرت آدم ذی فتوح حضرت نوح کو اور حضرت نوح حضرت ابرہیم کو اور حضرت ابرہیم حضرت
موسیٰ کلیم کو اور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ کو بتلائینگے سب لوگ ہر ایک کے پاس
جائینگے یہہ پیغمبران لست ہناکم فرمائینگے اور اپنے اپنے عذرات پیش لائینگے
حضرت نوح ڈرینگے یہہ کلام کرین گے کہ مین نے بلا مرضی خدا اپنے بیٹے کے لئے

ڈوبنے سے بچنے کی دعا کی مین نہین ہون لائق شفاعت کبری کی حضرت ابراہیم خوف
کہا ئینگے یہہ فرمائینگے کہ مین نے اپنی عمر مین تین بار جہوٹ بولا ہے اب خاموش رہنا اولی
ہے تین باتین حضرت ابراہیم کی بظاہر دروغ تہین مگر حقیقت مین وہ نہ دروغ بے
فروغ تہین اول یہہ کہ کفار میلے کو جاتے ہتے اور حضرت خلیل رب جلیل اون مشرکون کے
ساتہہ جانے سے گہبراتے ہتے اونہون نے ستارون پر نظر فرمائی اور اپنے بیمار
ہونے کی خبر جتلائی کفار معتقد نجوم ہتے اونکو حالات نجوم معلوم ہتے کافرون نے
یہہ سمجہا کہ ابراہیم نے ستارے دیکہکر اپنا حال کہا لہذا مرض کا یقین کیا اون کو ساتہہ
نہ لیا دوسرے یہہ کہ کفار میلے کو گئے حضرت ابراہیم تنہا رہے اونہون نے بتون کو
تبر سے توڑا پہتر پہوڑا تبر اک بت کے کاندہے پر رکہدیا کافرون نے آکر سب حال
دریافت کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرے دیکہنے مین یہہ آیا کہ اس بت کلان نے
بتون کو توڑا ہے کسی کو نہ چہوڑا ہے ان بتون سے پوچہا جائے تا کہ تمکو یقین آئے یہ
ارشاد خلیل بہر دلیل تہا نہ بغرض قال وقیل تہا کافرون نے کہا کہ اے مرد خدا
بتون کو حس وحرکت نہین ایسی حرکت کی اون کو قدرت نہین وہ ایسا کام نہین
کر سکتے ہم اون پر الزام نہین دہر سکتے جب ایسا ظہور مین آیا تو حضرت ابراہیم نے
اونکو بہت شرمایا تیسرے یہہ کہ جب حضرت ابراہیم بہ ہجرت وطن قدیم مصر مین
آئے تو وہان کے حالات ابتر پائے بادشاہ وہان کا ظالم تہا اوس کے ظلم کا
نہ کوئی مزاحم تہا وہ غیر عورت کو چہین لیتا تہا اور اوس کے شوہر کو مار دیتا تہا بی بی
سارا حضرت ابراہیم اپنے شوہر کے ہمراہ تہین نہایت حسین وعالیجاہ تہین جب
لوگون نے دریافت کیا تو حضرت ابراہیم نے ان کو اپنی بہن بتلا دیا باعتبار

دینی یہہ کلام بیجا تہا اوس مین الزام ذرا نہ تہا چونکہ مرتبہ انبیا علیہم الثنا کا برتر ہے تو اونکو علے قدر مراتب خدا کا ڈر ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میرے ہاتھہ سے قتل ایک قبطی کا وقوع مین آیا مین خدا سے ڈرتا ہون اس لئے عذر شفاعت کرتا ہون حضرت عیسیٰ علیہ الثنا نے کہا کہ اے بندگان خدا نصاریٰ نے بعد میرے مجھکو معبود ٹہیرایا اور ابن اللہ مجھکو بنایا اگرچہ اونپر مجھکو طیش آئے مگر دیکھئے کیا معاملہ پیش آئے مین اس آفت و بلا مین ہون حالتِ خوف و رجا مین ہون شفاعت سے معذور ہون طبیعت سے مجبور ہون اب مین تمکو مصلحتاً یہہ سمجہاتا ہون یہہ باتین بتلاتا ہون کہ تم جملہ اشخاص بالاختصاص شفیع المذنبین رحمت اللعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ کے پاس جاؤ تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤ خدا نے اون کو بخشا ہے اونکو نہ کوئی خدشہ ہے وہ ضرور تمہاری شفاعت کرینگے تمہارے حال پر عنایت کرینگے چنانچہ بلاکشان قیامت آپ سے خواستگاران شفاعت ہونگے حضرت مستعد مرحمت و حمایت ہونگے آپ انا لہا فرمائینگے اور یہہ مضمون کہتے ہوئے سجدہ مین جائینگے ۔

فضل فرما اے کریم کارساز
رحم فرما اے رحیم بے نیاز
کیجئے بندہ نوازی کیجئے
مین ترا بندہ ہون اے بندہ نواز

حضرت سجدہ مین حمد الٰہی بجا لائینگے اور سپاس نامتناہی ادا فرمائینگے اللہ جل جلالہ عم نوالہ یا محمد ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع فرمائیگا مقصد شفاعت بعنایت رب العزت بر آئیگا سبحان اللہ عجب مرتبہ خیر الورا ہے کہ اون کی مانند نہ کہین دوسرا ہے بروز محشر اولو العزم پیغمبر بہیبت جلال

قادر ذوالجلال تہرتہرائین گے اور دہشت قیامت سے بدرجہ کمال گہبرائین گے اور ہمارے حضرت فخر رسالت بہ کشادہ پیشانی بامید افضال سبحانی بحضور رب غفور حاضر ہوکر اپنی امت پُر معصیت کو اللہ جل شانہ سے بہر حال بخشوائین گے اور گنہگاران امت کو دوزخ پُر آفت سے نکال لائین گے بہ یوم نشور ہمراز محبوبیت حضور کہلجائین گے اور اسباب خصوصیت جناب تلجائین گے سب انبیا علیہم الثنا نفسی نفسی کہین گے اور سید الورا محمد مصطفےٰ امتی امتی کہتے رہین گے **اللہم صل علی الرسول الکریم بالمومنین رؤف الرحیم** حضرت کئی بار سجدہ مین آکر محامد الہیٰ فرمائین گے جب پروردگار سے درخواست بخشش امت گنہگار بار بار ہوگی اور زیادہ تر التجائے پیغمبر بالاصرار ہوگی تو غفار بخاطر سید ابرار کہیگا کہ جس کے دل مین اک ذرہ ایمان ہوگا وہ دوزخ مین نرہیگا جو دین مسلمانان پر ہوگا اور جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا وہ نہ رحمت خدا نہ شفاعت مصطفےٰ مین شامل ہوگا ہر اہل ایمان برحمت ایزد منان اور بشفاعت محمد ذیشان بہشت مین داخل ہوگا سبحان اللہ عجب ذات بابرکات خیر الورا ہے کہ مثل اونکی نہ کوئی دوسرا ہے اللہ تعالےٰ جل علا نے جیسے اپنے فضل عمیم سے نبی کریم علیہ التسلیم کو بمناصب بارزہ و بمناقب متکاثرہ فاضلترین مرسلین کیا ویسے ہی اولیائے کرام امت خیر الانام کو سوائے انبیا علیہم الصلوٰۃ کے تمامی مخلوقات سے زیادہ تر مرتبہ دیا **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** اولیا اللہ سے مراد ہے کہ اونکو علم ظاہری و باطنی کی استعداد ہے اور بمصداق۔ **یحبہم ویحبونہ** اولیائے عظام طالب و مطلوب خالق ذوالاکرام مین فاضل و کامل معظم و محترم کریم و علیم شجاع و خلیق سخی و رفیق بعد انبیائے علیہم السلام ہین چونکہ ذکر اولیا گویا ذکر خاتم الانبیا ہے اور عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ صاحب

النبوت نے کہا ہے اسلیئے یہان مختصر بیان خلفائے راشدین و ائمہ طاہرین ہے اور تذکرہ سید العارفین یعنی حضرت محی الدین ہے خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ علیہم الرضوان خلیفہ چہارم و امام اول حضرت علی مرتضیٰ خلیفہ پنجم و امام دوم حضرت حسن مجتبیٰ امام سیوم حسین شہید کربلا امام چہارم حضرت زین العابدین ذو العلا امام پنجم حضرت محمد باقر با حکمت و ضیا امام ششم حضرت جعفر صادق با صدق و صفا امام ہفتم حضرت موسی کاظم با ارتضا امام ہشتم حضرت موسیٰ رضیٰ امام نہم حضرت محمد تقی جواد با سخا امام دہم حضرت محمد نقی ہادی و با ذکا امام یازدہم حضرت حسن عسکری رہنما امام دوازدہم حضرت محمد با ہدا علیہم السلام ہین افضل ترین امام ہین۔

کنیت خلیفۂ اول افضل البشر بعد الانبیاء ابو بکرؓ لقب صدیق اکبر و عتیق نام عبد اللہ و والا جاہ بن ابی قحافہ ذی وقار ہین نسب مین عالی تبار ہین مرہ جد ہفتم رسول اللہ ہین جد ششم صدیق عالیجاہ ہین ولادت والا مرتبت واقعہ فیل سے بعد دو سال چار ماہ کے اخبار مین آئی اور مدت خلافت بقدر دو سال سہ ماہ کے شمار مین آئی عمر شریف ترسیٹھ یا پینسٹھ برس کی جامع ہوئی رحلت ابو بکرؓ بروایت معتبر تیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری مین بشب سہ شنبہ واقع ہوئی ابو بکر رفیق پیغمبر تھے نعم القادر اللہ نقش نگین صدیق اکبر تھے عجب مراتب قربت اجازت مشحون ہوئے کہ ابو بکر قریب پہلوئے پیغمبر مدفون ہوئے۔

کنیت خلیفۂ دوم ابو حفص لقب فاروق اعظم نام عمرؓ و نیک سیر ابن الخطاب ہین

معدلت انتساب ہین کعب جد ششم سید الورا ہین جد ہفتم عمر با صفا ہین واقعہ فیل سے تیرہوین سال اونکی ولادت ہوئی غرّہ محرم اور بروایتے اٹھائیسوین ذیحجہ سنہ ۲۳ھ ہجری مین شب یکشنبہ اونکی شہادت ہوئی عمر شریف تریسٹھ سال کی تھی خلافت دہ سالہ عمر با اقبال کی تھی نو فرزند ہین اونکا شغل تہا کفا بالموت واعظا یا عمر نقش نگین سنہ زمن تہا قبر عمرؓ خوش سیر کنار صدیق اکبر ہے یہہ خوب نظم خاقانی سخنور ہے۔

بینی حرم محمدی را — جولانگہہ ستر سرمدی را
جوزا بکنار شمس خفتہ — پیشش دو خلیفہ رخ نہفتہ
چون یک الف و دو لام اللہ — ہر سہ شدہ ہم نہاد و ہمراہ

کنیت خلیفہ سوم ابو عمر یا ابو لیلی یا ابو عبد اللہ لقب ذو النورین نام عثمان و ابن عفان ہین عبد مناف جد چہارم سید المرسلان جد پنجم عثمان جامع القرآن ہین ولادت حضرت عثمان بعد انقضائے شش سال عام الفیل ہوئی خلافت گیارہ سال گیارہ ماہ اٹھارہ یوم تک نصیب عثمان جلیل ہوئی جبکہ ناگہان حملے اوباشان مدینہ کے شدید ہوئے تو حضرت عثمان ۱۳ تیرہوین یا ۱۸ اٹھارہوین ذیحجہ سنہ ۳۵ یا ۳۶ ہجری مین بروز جمعہ شہید ہوئے عمر شریف ۸۸ اٹھاسی سال کی تھی لنصرن اللہ عبارت نقش نگین عثمان باکمال کی تھی بقیع مین مرقد عثمان ہے عثمان بہشت مین رفیق محمد عالیشان ہے۔

کنیت خلیفہ چہارم و امام اول ابو الحسن و بو تراب لقب مرتضیٰ و اسد اللہ نام علی علی ولی ابن ابی طالب ہین برادر عمزاد رسول غالب ہین ولادت باسعادت اندرون کعبۂ معظمہ بروز جمعہ ۱۳ تیرہوین ماہ رجب مین واقعہ فیل سے تیسوین سال

ہوئی اور شہادت شاہ ولایت اکیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین لشب دوشنبہ بہت پُر ملال ہوئی ایام خلافت حیدر کرار صفدر جرار کے پانچ برس تین ماہ ہین مولائے عالم پناہ نہایت عالیجاہ ہین نجف اشرف مین روضۂ اقدس ہے مدت عمر شریف تریسٹھ ۶۳ یا پینسٹھ ۶۵ برس ہے امیر الملک للہ نقش نگین حضرت علی تہا افتخار عالم علی ولی تہا۔

کنیت خلیفہ پنجم و امام دوم ابو محمد لقب تقی سید نام وہ امام زمن ابن مرتضی ہین نواسہ رسول خدا ہین نیمہ رمضان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے آثار مشابہت فخر رسالت سر سے سینہ تک ہویدا ہوئے گیارہ ربیع الاول سنہ ۵۰ ہجری مین زہر ہلاہل سے شہادت پائی اون کو اپنی خاتون واژون بخت کی بیدردی و بیرحمی پر حیرت آئی تعداد سن شریف اڑتالیس سال ہے بقیع مین قبر امام با عز و جلال ہے زمانہ خلافت چھ ماہ رہا پھر اونکو سلطنت مملکت سے اکراہ رہا۔

کنیت امام سوم ابو عبد اللہ لقب شہید و سید نام حسین وہ امام المشرقین ابن علی ہین ابو الائمہ سبط نبی ہین تولد شریف چوتھی شعبان سنہ ۴ ہجری مین بروز سہ شنبہ ظہور پذیر ہوا خوش ہر صغیر و کبیر خواہ بہ قدرت قدیر ہوئی کہ چھ مہینے مین ولادت حضرت شبیر ہوئی مورخین نے کہا کہ سوائے امام حسین خیر الوری و یحیی ابن ذکریا کے کوئی طفل زائیدہ شش ماہ کبھی زندہ نہ رہا بروز جمعۂ عاشورہ بوقت نماز جمعہ سنہ ۶۱ ہجری مین سید الشہدا نے کربلا مین بحالت تشنگی پر آفت شربت شہادت پیا سخت ظلم و ستمگر گروہ اظلم نے امام محتشم پر کیا بیوم شہادت سرور بیت المقدس مین کوئی پتھر ایسا نہ تہا کہ جسکے نیچے خون تازہ نہ ہو آسمان سے برسنا خون کا بہی ثبوت لتعزیت تواریخ معتبر مین شاہد ہے ہونا سن مبارک کا

ستاون ۵۷ برس پانچ مہینے کتب سیر مین وارد ہے مزار شریف کربلا مین ہے غم حسین
باشور و شین ارض دہما مین ہے۔

کنیت امام چہارم ابو محمد و ابو الحسن لقب سجاد و زین العابدین نام علی وہ ابن حسین بن علی
ولی قبلہ کونین ہین امام الثقلین ہین حضرت زین العابدین سید الساجدین سنہ ۳۷ یا ۳۸
ہجری مین تولد ہوئے صاحب تقوی ہوئے عمر شریف اکسٹھ ۶۱ یا باسٹھ ۶۲ برس
کی تہی عجب شان مقدس جناب اقدس کی تہی اٹہارہوین محرم سنہ ۹۴ یا ۹۵ ہجری مین
بوقت شب وفات پائی قریب قبر حضرت امام حسن علیہ السلام نوبت تدفین
باصفات آئی۔

کنیت امام پنجم ابو جعفر لقب باقر نام محمد وہ خاصہ احد ابن علی بن حسین ہین فخر دارین
ہین ولادت باکرامت قبل شہادت امیر المومنین حسین تیسری ۳ صفر سنہ ۵۷
ہجری مین بروز جمعہ ہوئی اور مدت عمر شریف اٹہاون ۵۸ یا تریسٹھ ۶۳ اور بقول واقدی
بہتر ۷۲ سال کی بشان معظمہ ہوئی اور وفات امام کائنات سنہ ۱۱۴ یا ۱۱۶ ہجری مین وقوع
مین آئی لوگون کو غموم ہموم مجموع مین لائی بقیع مین قبر امام خوش نہاد قریب قبر حضرت
سجاد ہے یہہ قربت فرزند پاک نژاد باعث فرحت روح زین العابدین ہے

کنیت امام ششم ابو عبد اللہ یا ابو اسمعیل لقب صادق جعفر نام وہ امام انام ابن محمد
بن علی بن حسین بن علی مرتضی ہین سرور دوسرا ہین ولادت باعظمت سترہوین ۱۷
ربیع الاول سنہ ۸۰ یا ۸۳ ہجری مین بروز دوشنبہ مدینہ مین ہوئی اور مدت عمر شریف
ارسٹھ ۶۸ بقولے پینسٹھ ۶۵ سال بہت عمدہ قرینہ مین ہوئی امام ہمام نے ۱۵ رجب
سنہ ۱۴۸ ہجری مین بیوم دوشنبہ رحلت فرمائی گنبد مدفن ہائے والا مقام یعنی

حضرت امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن علیہم السلام واقع بقیع مین آسودگی پائی۔

کنیت امام ہفتم ابو الحسن و ابو ابراہیم لقب کاظم نام موسیٰ وہ امام با صفا ابن جعفر صادق ہین لایق و فایق ہین ساتوین صفر ۱۲۸ سنہ ہجری مین بمقام ابوا جو مابین مکہ و مدینہ کے ہے اور وہ مشہور بہ آبادی دیرینہ کے ہے حضرت با مرتبت متولد ہوئے لوگ اونکی مقلد ہوئے تعداد عمر شریف امام خوش خصال چوّن یا پچپن سال ششم بقولے ہفتم بقولے نصف رجب ۱۸۳ سنہ ہجری مین بہ تکالیف شدید حبس ہارون الرشید مین انتقال فرمایا جنت مین آرام بالاستقلال پایا تربت شریف مقبرہ قریش واقع بغداد مین ہے فیضان مزار مثل فیضان حیات امام با وقار ازدیاد مین ہے۔

کنیت امام ہشتم ابو الحسن ہے یہہ کنیت خود عطیہ حضرت موسیٰ کاظم امام زمن ہی لقب رضا نام علی وہ ولی ابن موسیٰ بن جعفر ہین اوصاف اون کے وافر ہین ولادت صاحب الامامت گیارہوین ربیع الآخر ۱۴۸ سنہ ہجری مین بروز پنجشنبہ ظہور مین آئی اور عمر شریف اونچاس برس کی قول جمہور مین پائی اکیسوین یا انتیسوین رمضان ۲۰۳ سنہ ہجری مین بیوم جمعہ موضع سناباد نواح نوقان مین وفات ہوئی اور قبہ ہارون الرشید واقع سرائے حمید بن القحط البطائی مین تدفین امام بابرکات ہوئی۔

کنیت امام نہم ابو جعفر اور نیز ابو جعفر ثانی لقب تقی و جواد نام محمد وہ سبط احمد ابن علی بن موسیٰ بن جعفر صادق ہین برگزیدہ خالق ہین دسوین رجب ۱۹۵ سنہ ہجری مین بروز جمعہ ولادت امام ہوئی عمر شریف پچیس برس کی لاکلام ہوئی چھٹی

ذیحجہ سنہ ۲۲۰ ہجری مین بزمانہ سلطنت معتصم امام معظم تشریف فرمائے ملک آخرت ہوئے بغداد مین بقضا سے قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مدفون ہوکر داخل جنت ہوئے۔

کنیت امام دہم ابوالحسن اور نیز ابوالحسن ثالث لقب ہادی و زکی و عسکری مشہور بہ نقی نام علی وہ امام ابن محمد بن موسیٰ بن جعفر صادق علیہم السلام ہین سید الائمہ ہین ولادت بابرکت تیرہوین رجب بقولے روز عرفہ سنہ ۲۰۴ یا ۲۱۳ ہجری مین بساعت سعید ہوئی رحمت وحید ہوئی طبع لطیف امام باجلال کی تھی عمر شریف چالیس یا اکتالیس سال کی تھی سرمن رائے مشہور بسامرہ نواحی بغداد مین بعہد مستنصر باللہ امام عالیجاہ نے وفات پائی تاریخ وفات آخر جمادی الاول اور بقولے تیرہوین جمادی الآخر سنہ ۲۵۴ ہجری بروز دوشنبہ بیانات مین بروایات آئی قبر شریف مکان مسکونہ امام دوسرا واقع سرمن رائے مین واقع ہے اوسکی عجب نور فیضان ساطع ہے۔

کنیت امام یازدہم ابومحمد لقب زکی و خالص و سراج مشہور عسکری نام حسن وہ امام ذوالمنن ابن علی بن محمد بن علی رضا علیہم التحیۃ والثنا ہین فرزند مرتضی ہین سنہ ۲۳۱ یا ۲۳۲ ہجری مین پیدا ہوئے اور ایام عمر شریف امام خوش خصال اوٹھتیس اور بقولے اٹھائیس سال ہویدا ہوئے چھٹی یا آٹھوین ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجری مین بروز جمعہ انتقال ہوا سرمن رائے مین قبور پدر و پسر کا اتصال ہوا۔

کنیت امام دوازدہم ابوالقاسم نام محمد وہ برگزیدہ احد ابن حسن بن علی بن محمد بن علی رضا ہین مقتول کبریا ہین بقول اہل سنت ۲۳ رمضان سنہ ۲۵۸ ہجری تاریخ ولادت ہے

سر من رائے مولد امام باسعادت ہی سنہ ۲۶۵ ہجری اور بقولے سنہ ۲۶۸ ہجری کو امامیہ تاریخ اختفائے امام باصفا مانتے ہین اہل سنت اسکو تاریخ وفات شاہ ہدیٰ جانتے ہین اور یہہ کہتے ہین مصر رہتے ہین کہ امام مہدی آخر الزمان نزدیک نزول حضرت مسیح ذیشان پیدا ہون گے عالم مین ہویدا ہون گے ہذا الاقوال فی الکتاب واللہ اعلم بالصواب فضائل وکرامات اور خوارق عادات خلفائے افضل البشر اور ائمہ اثنا عشر بیحد ہین لاتعد ہین تقریر مین نہین آسکتے تحریر مین نہین سما سکتے یہہ مختصر ہے صرف تواریخ پر منحصر ہے۔

عالمان شریعت و واقفان طریقت کو واضح ہے اور اہالیان معرفت و والیان حقیقت کو لائح ہے کہ امت محمدی برحمت ایزدی سرفراز ہے اور جماعت احمدی بعنایت ذات سرمدی ممتاز ہے کہ اوس مین غوث و قطب و اوتاد ہین اور نجبا و اخیار و ابدال نیک نہاد ہین ہر وقت چالیس ابدال اور پانچ اخیار امت احمد مختار مین رہتے ہین اور مورخین اذکار صادق الاخبار مین کہتے ہین کہ جو اون مین سے مرجاتا ہے تو فوراً بجائے اوسکے دوسرا القدر خوشتر پاتا ہے رتبۂ غوثیت اعلیٰ ہین مرتبۂ قطبیت سی بالا ہے غوث قطب سے اور قطب اخیار سے اور اخیار ابدال سے اور ابدال نجبا سے افضل و برتر ہین باقی نقبا کے خوش سیر ہین خلقت کو اونکی خدمت سے فیض بے انتہا ہوتا ہے رب العزت اونکی برکت سی ہر بلا کو کہوتا ہے مخلوق محفوظ رہتی ہے بحصول مقصود محظوظ رہتی ہے جب کوئی آفت نازل ہوجاتی ہے اور نوبت الغیاث آتی ہے تو وہ سواے غوث بجناب رب الارباب دعا کرتے ہین امید اجابت دہرتے ہین اگر دعائی اجابت

پائی تو مراد خلقت بر آئی ورنہ ہمہ بزرگان دین بجانب غوث حق گزین رجوع لاتے ہین غوث دعا فرماتے ہین اللہ تعالے حاجت کو روا کرتا ہے خلق کو بدفع بلا امن مین دہرتا ہے حضرت شیخ الاسلام فخر مشایخ الانام محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی سرہ السامی غوث اعظم ہین افتخار عالم ہین۔

غوث اعظم نور العینین رسول　　غوث اعظم قرة العین بتول
غوث اعظم راحت جان علی　　غوث اعظم فرحت قلب ولی
غوث اعظم سید ابن حسن　　غوث اعظم فخر شاہان زمن
غوث اعظم شان حق سبط حسین　　غوث اعظم بادشاہ مشرقین
غوث اعظم جان زین العابدین　　غوث اعظم حامئی دین متین
غوث اعظم نائب باقر لقب　　غوث اعظم صاحب والا نسب
غوث اعظم دلبر جعفر جناب　　غوث اعظم رہبر ہر شیخ وشاب
غوث اعظم عاشق کاظم بجان　　غوث اعظم دستگیر بیکسان
غوث اعظم مونس موسی رضا　　غوث اعظم مشفق شاہ وگدا
غوث اعظم مجمع حب نقی　　غوث اعظم منبع مہر نقی
غوث اعظم جانشین عسکری　　غوث اعظم مہر برج سروری
غوث اعظم طالب مہدی دین　　غوث اعظم عالم علم الیقین
غوث اعظم زبدۂ آل عبا　　غوث اعظم قدوۂ اہل سخے

حضرت بابرکت قدوة السالکین زبدة العارفین غوث الورا نور الہدا محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی اولاد حسنین ہین سید الثقلین ہین نسب وحسب

حضرت محی الدین کتب مستندہ متقدمین و متاخرین سے ثابت ہے البتہ واقفوں
کو اقوال مورخین معتمدین کے دیکھنے کی حاجت ہے کتب معتبرہ موجود ہین دیکھلیں
اون مین ظاہرہ مقصود ہین اور یہہ سلسلہ نسب و حسب سید العارفین ہے
مسلمہ مومنین ہے حضرت غوث عالی مرتبت قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی
ابن ابی صالح موسی سنوسی بن عبد اللہ بن یحیی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسی الجون
بن عبد اللہ المحض بن حسن مثنی بن حضرت امام حسن بن حضرت علی مرتضی ہین اور
والدہ ماجدہ حضرت باوقار ام الخیر آمنۃ الجبار فاطمہ بنت عبد اللہ صومعی بن ابی جمال
بن سید محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابی عطا عبد اللہ بن سید ابی کمال عیسی بن سید
علاء الدین بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت
امام حسین بن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب غالب کل غالب علیہم الثنا
ہین والدہ معظمہ جناب قطب الاقطاب کبار لمنا ر عارفات و صالحات سے تہین
اور واصلات و صاحب مکاشفات سے تہین۔

کنیت حضرت ابو محمد لقب محی الدین نام عبد القادر ہے لقب شریف بوجہ حسن
صادر ہے کہ تواریخ مین آیا حضرت نے فرمایا کہ مین ۵۱۱ سنہ ہجری مین بروز جمعہ
بعض سفر سے داخل بغداد ہوا تہا بہت شاد ہوا وہان باتفاق ناگہان مین نے
ایک بیمار ضعیف و نزار کو دیکہا مجہکو اوس کا ہوا بریکہا اوسنے السلام علیک
یا عبد القادر کہا اور وہ مجہکو اپنے پاس بولاتا ہا مین نے کچہہ نہ سوچا بعد
جواب سلام مین اوس کے پاس پہونچا اوس نے اپنے اوٹہانے کو مجہسے فرمایا
مین نے اوسکو اوٹہا کر بٹہلایا وہ قوی و تازہ بدن ہوگیا خوش رخ صاف رنگ

شفاف تن ہو گیا مین حیران رہا اوس نے مجھے کہا کہ مین دین ہون اب مین ہون بہت پژمردہ تہا نہایت افسردہ تہا خدا نے تیرے سبب سے مجھکو جلایا مین نے تجکو محی الدین پایا پھر مسجد جامع مین ہر شخص میرا پاؤن رہتا تہا اور مجھکو محی الدین کہتا تہا حضرت بہ وشان مشہور ہین اس سبب سے غوث الثقلین ہین کہ جن وانسان آپ کے تابع فرمان ہو گئے اور لقب غوث اعظم مستغیثان اسلام کی آرام دہی جان ہوئے۔

مری جان شاہ جیلانی کے قربان
ہزارون غوث ثانی کے قربان
تمنا ہے یہی ہر وقت مجھکو
رہون محبوب سبحانی کے قربان
وہی جان نبی و مرتضیٰ ہے
نہ ہون کیسے مین اوس جانکے قربان
وہ بیشک ہے نشان شان بیچون
مین ہون اوس شاہ بیچونکے قربان
ملک ہین تیری حقدانی کے صدقے
فلک ہے تیری ذیشانی کے قربان
عجب رخ کا تمہارے ہے تجمل
جمال روئے نورانی کے قربان
تصدق اونپہ جان اولیا ہے
ہوئے جو قطب ربانی کے قربان
ہوا فیضان ترے روح قدس سے
ترے افضال روحانی کے قربان
کیا ہرگز نہ کوئی امر ناحق
تمہاری ذات حقانی کے قربان
کیا تم نے سلوک دستگیری
تمہاری راہ عرفانی کے قربان

کہی پیاری غزل یہہ تم نے ثاقب
تمہاری اس ثناخوانی کے قربان

اصحاب خبر خوش سیر نے فرمایا اور اوسکو ارباب سیر معتبر نے جتلایا کہ فرزند

حسین لاثانی یعنی محبوب یزدانی بزمان سعید و بہ آوان حمید شب اول رمضان سنہ ۴۷۰ یا ۴۷۱ھ ہجری مین بمقام قصبہ نیق من قصبات الجیل بطن مادر سے عالم حدوث مین رونق افروز ہوا بروز تولد شریف مولد لطیف عشرت اندوز ہوا ہر طرف سے صداے مبارکباد تھی ہر خاطر مسرت ماثر شاد تھی ہر نغمہ تہنیت علوے شان پر تھا مضمون غزل ثاقب ہر زبان پر تھا۔

غوث اصحاب جہان پیدا ہوا
قطب اقطاب زمان پیدا ہوا

قبلۂ کون و مکان پیدا ہوا
کعبۂ ہر انس و جان پیدا ہوا

کاشف راز نہان پیدا ہوا
واقف سر عیان پیدا ہوا

اب ہو گا حفظ عالم مین خلل
باعث امن و امان پیدا ہوا

اس لئے ہے بیکسون کو انبساط
مہربان و قدردان پیدا ہوا

کیون نہ ہوتا فخر شاہان زمین
شان حق قدرت نشان پیدا ہوا

ہو گئی ثاقب زمین مثل فلک
مہر ضوافشان یہان پیدا ہوا

والدۂ حضرت فرماتی ہین فائدہ کرامت جتلاتی ہین کہ جس شب مین عبدالقادر پیدا ہوا اوس مین ہلال رمضان بسبب ابر غلیظ نہ ہویدا ہوا ہر چند کہ مین نے اوسکو دن مین دودہ دیا مگر اوس نے نہ پیا لوگون نے روزہ رکھنے کو مجھسے دریافت کیا مین نے یہہ جواب دیا کہ عبدالقادر آج دودہ نہین پیتا ہے مگر بفضل الہی جیتا ہے ضرور وہ دن روز صوم روزہ داران تھا تحقیقاً وہ روز یوم رمضان تھا جب سن شریف اٹھارہ برس کا ہوا تو براے تحصیل علوم قصد حضرت اقدس کا

ہوا چنانچہ سنہ ۴۸۸ ہجری مین جیلان سے بغداد کو تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ مین ساٹھ نفر قزاق بدریافت راست گوئی وحق جوئی سلطان الاولیا کے بالاتفاق تائب ہوکر مرید حضرت رہنما ہوئے آپنے بغداد مین پہونچکر چند مدت مین علوم ظاہری و باطنی شیخ ابوسعید مبارک مخزومی و شیخ حماد دباس اور ابی غالب و ابی الوفا وغیرہم اولیائے کرام و فضلائے عظام سے حاصل فرمائے اور مراتبات عالی و درجات متعالی جناب الٰہی سے انتہا ہی بطریق کامل پائے سنہ ۵۲۱ ہجری مین حسب ارشاد فیض بنیاد جناب رسالت مآب رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے امیر المومنین امام المتقین علی ولی اخی نبی نے آپکے دہن مبارک مین لعاب دہان غوث الزمان مین ڈالا مرتبہ والا یہ طلاقت بیانی و بہ طلاقت لسانی فصحائے جہان و بلغائے زمان سے ہوگیا اعلا آپ وعظ و نصیحت فرماتے تھے لوگ فیض و برکت پاتے تھے حضرت نے چالیس برس وعظ فرمایا لوگون نے فیضان پایا اکثر والہ شوق مین بیقرار ہوتے تھے جذبۂ ذوق مین سرشار رہتے تھے آدمی قریب اسی ہزار کے وعظ مین جمع ہوجاتے تھے ملائک و جنات بھی آتے تھے جب حضرت وعظ مین تقریر کرتے تھے تو چار سو آدمی کلام غوث انام کو تحریر کرتے تھے اور حضرت کا کلام نصیحت التیام جملہ علوم مین ہوتا تھا اور شکوک و ظنون عموم کو کھوتا تھا۔ شیخ ابوسعید قیلوی سے منقول ہے اور یہہ بیان اون کا معقول ہے کہ مین نے مجلس وعظ جناب عبدالقادر مین فیضان ارواح طیبہ سرور پیغمبران خیر الانام اور دیگر انبیا علیہم السلام کا مکاشفہ مین پایا اور اوس مین صف بصف ہونا ملائک و جنات کا میرے مشاہدہ مین آیا۔ شیخ نصر بن عمر بغدادی کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین

کہین سے لیے یکبار جنات خوش اطوار کی دعوت کی انہون نے اپنے آنے مین توقف غفلت کی جب وہ آسکے تو انہون نے یہہ اُمور فرماے کہ ہمکو بوقت وعظ جناب حضرت عبدالقادر نہ بولایا کرو ورنہ تعجیل فرمایا کرو ہم مجلس وعظ مین حاضر ہوتے ہین اسلیئے اپنے آنے جانے مین قاصر ہوتے ہین اور اکثر ہمارے لوگ ایمان لاتے ہین اور توبہ کرکر مسلمان ہوجاتی ہین علوم حقایق مین مثل حضرت کے کوئی لایق نہ تھا اور شریعت وطریقت مین مانند آپکے کوئی فایق نہ تھا حضرت صاحب الولایت حسن صورت وخوبی سیرت مین بیمثال تھے نہایت خوب صورت ونیک خصال تھے کتب معتبر اہل سیر مین حلیہ مقدسہ بشان معظمہ تحریر ہے گویا بصورت تصویر ہے محبوب خالق بیچون گندم گون بلند قد کشادہ پیشانی فراخ سینہ پیوستہ ابرو خوش لہجہ بلند آواز تھے علم وفضیلت اور دبدبہ وجرأت مین سرفراز تھے۔

تھا عجب حسن رخ رشک قمر   کر نہین سکتا بیان اوسکو بشر
قد بالا غیرت شمشاد تھا   سرو خود تشبیہ سے آزاد تھا
تھا سر سرور سراسر نور   دائرہ تھا نور کا فرق حضور
زلف سے تھا شرمگین مشک ختن   تھا جبین سے نور حق جلوہ فگن
ابروے خمدار تھین زیبا ترین   تھین شعاع نور مژگان حسین
چشم روشن مین عجب ایجاد تھا   نور کے حلقہ پہ گویا صاد تھا
تھا رُخ پرتو فزا بدر الدجے   عارض پُرنور تھا شمس الضحی
تھے لبون سے سُرخرو لعل یمن   زینت گوہر تھے دندان دہن
شکر افشان خوب تھی شیرین زبان   تھا زقن پر چشمہ خور کا گمان

گوش نازک تھے نہایت حق نیوش — تھے نزاکت مین قوی تر پاک دوش
سینۂ بے کینہ ایسا صاف تھا — گویا اک آئینہ شفاف تھا
بازوئے رنگین سے تھے مثل نسترن — ساعد سیمین تھین ہمرنگ سمن
دست اقدس تھے ید بیضا مثال — ناخن انگشت تھا شکل ہلال
خوبیان تھین گو سراپا مین عجب — ہے مگر تاقب یہان پاس ادب

حضرت خلق و رحمت مین بہتر تھے عظمت و شوکت مین سرور تھے اور باوصف قدر و منزلت اور علو ہمت کے غربا و فقرا سے ارتباط فرماتے تھے نہ کسی امیر وکبیر اور بادشاہ و وزیر کی تعظیم کو سر جھکاتے تھے نہ اون سے باتین نرم کرتے تھے بلکہ اونپر بار نصیحت دھرتے تھے اور وہ آپکے سامنے دست بستہ رہتے تھے اور یہی کہتے تھے کہ آپ کا حکم ہمارے سر پر ہے اور نہ ہمکو کوئی آپ سے بہتر ہے - لباس حضرت کا بیش بہا ہوتا تھا بموجب شرع جائز روا ہوتا تھا حضرت خود فرماتے تھے لوگ یقین لاتے تھے کہ مین بلا حکم خدا نہ تحفہ کھانا کھاتا ہون نہ عمدہ لباس پاتا ہون آپ بہت کریم و سخی تھے رحیم و غنی تھے سوال سائل کو رد نفرماتے تھے اور بیماران مایوس العلاج حضرت کے دست حق پرست سے شفا پاتے تھے نقل ہے اس مین نہ دخل عقل ہے کہ اک چور رات مین اندر مکان حضرت کے آیا اوسکو اندھا پایا اوسیوقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور یہہ پیغام لائے کہ ایک ابدال نے وفات پائی اسلیے بجائے اوسکے تقرر ابدال ثانی کی ضرورت آئی آپنے کہا کہ اک اندھا میرے مکان مین ہے اور وہ حالت ہذیان مین ہے اوسکو مقرر کردو اوس کے دل مین ایمان بھردو

حضرت خضر اوسکو پاس حضرت کے لائے اوسنے بہت فوائد دینی پائے وہ ابدال ہوگیا بنیاد خوشحال ہوگیا چور مال دنیا چوراسے آیا اوسنے منال عقبی پایا نہی درگاہ غوث الورا کہ چور بہی محروم نرہا عزل ونصب اقطاب اوتاد وابدال اور سلب حال اولیائے باکمال بدست حضرت تہا اور طریقہ محبوب ایزد متعال بموجب شریعت ذوالافضال باعث رحمت تہا منقول ہے اوسکا یہہ اصول ہے کہ حضرت غوث اعظم قطب عالم نے اپنی مجلس وعظ بین مشائخین عراق یعنی شیخ علی بن ہیتی شیخ بقا بن بطو شیخ ابوسعید قیلوی شیخ ابوالنجیب سہروردی شیخ جاگیر وقضیب البان موصلی شیخ ابوالسعود شیخ عزار بطایحی شیخ حماد بن مسلم دباس خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی شیخ عقیل بن منبجی شیخ ابوالعنبر ارمغزلی شیخ عدی بن مسافر شیخ علی بن وہب بخاری شیخ موسی بن ماہین زولی شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی شیخ عبدالرحمن طفسونجی شیخ علی مطربا شیخ ماجد کردی شیخ ابومحمد قاسم بن عبد منصور بصری شیخ ابوعمر عثمان بن مرزوق شیخ سوید بخاری شیخ حیات بن قیس حرانی شیخ مرسلان دمشقی شیخ عبدالکریم الاکبر المعمر شیخ ابوالعباس الجوسقی الصرصری شیخ ابوحکیم ابراہیم بن دینار شیخ مکارم اکبری شیخ صدقہ بغدادی شیخ یحیی ودری مرتعش شیخ ضیاالدین ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی جوسی شیخ ابوعبداللہ شیخ ابوبکر طامی المزین شیخ جمیل شیخ ابومحمد عبدالحق حریمی شیخ ابوعمر الکہامی شیخ ابوحفص عمر بن ابی النصر الغزال شیخ مظفر الجمال محمد بن دربانی القزوینی شیخ ابوالعباس احمد یمانی شیخ ابوالعباس احمد بن العربی شیخ ابوعبداللہ محمد المعروف خاص شیخ ابوعمرو عثمان بن احمد شوکی شیخ

شیخ سلطان بن احمد المزین شیخ ابو بکر بن عبد الحمید شیبانی شیخ ابو العباس احمد بن الاستاذ شیخ ابو محمد بن عیسیٰ المعروف ماکو سنج شیخ مبارک بن علی الطلی شیخ ابو البرکات بن معدن العراقی شیخ عبد القادر بن حسن بغدادی شیخ ابو المسعود احمد بن ابی بکر عطار شیخ ابو عبد اللہ محمد الاودنی شیخ ابو یعلےٰ شیخ شہاب الدین سہروردی شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز شیخ ابو المناد محمود بن عثمان البقال شیخ عباد الوہاب شیخ عبد الرحیم قنادی مغربی شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق شیخ مکارم ہر خالصی شیخ خلیفہ موسیٰ نہر ملکی شیخ ابو الحسن جوسقی شیخ عبد اللہ قریشی شیخ ابو البرکات بن صخر اموی شیخ عبد الحق ابراہیم بن علی غلب کو حسب اتفاق موجود پایا حضرت نے اوس وقت قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا شیخ علی بن ہیتی نے قدم غوث اعظم کو اپنی گردن پر رکھہ لیا اور اولیاؤن نے اپنی گردنون کو جھکا دیا رب العزت نے اوسدم دل انور حضرت معظم پر جلوہ تجلی فرمایا اور رسول مقبول نے بدست ملائکہ مقربین روبرو سے متقدمین ومتاخرین حیات وارواح اموات کے خلعت پہنایا اک اصفہانی نے گردن کے جھکانے سے انکار کیا حضرت نے اوس کا سلب حال بہ احوال تباہ کیا خدا نے غوثیت باصفا کو بمصداق ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کے درجات عالی پر پہونچایا کسی نے نہ کسی کو ایسے مرتبہ والا پر پایا اولیا نے متقدمین ومشائخین نے بیشتر مدت بیشتر سے غوثیت حضرت کی بشارت دی تہی اور قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کی اشارت کی تہی چنانچہ مشائخین ابتدائے حال حضرت با تمکین سے آپکے معتقد رہتے تہے

ہی کہتے تھے کہ یہہ جوان عجمی صاحب عز و حشم ہے اسکا اک قدم ہے کہ تمامی
اولیاؤں کی گردن پر رکھا جاویگا اور وہ سب کو خبر مشتہر آئیگا شیخ ابوالفرج
کروی حضرت کو دیکھکر بہت تعظیم کے لیے کہڑے ہو جاتے تھے اور حاضرین مجلس
سے فرماتے تھے کہ اسکی تعظیم و تسلیم سے غافل نہو تمامی اولیا اسکے
محتاج ہوں گے اور اوسکے قدم سے صاحب التاج ہوں گے اور یہہ
قطب الاولیا ہوگا غوث الاصفیا ہوگا وہ اکثر مکاشفہ مین رہتے تھے حضرت سے
یہہ کہتے تھے کہ اب وقت ہمارا ہے عنقریب وقت تمہارا ہے تصرف ہر ولی
حیات مستعار تک رہیگا اور تصرف تمہارا بعد ممات بھی روز شمار تک رہیگا
شیخ ابی تمیمی سے منقول ہے اور یہہ بیان اون کا مورخین کو قبول ہے کہ
مین آغاز جوانی مین برائے تحصیل علوم و کمالات بغداد با صفات مین آیا ابن
سقا کو اپنے ہمراہی مین پایا ہم نے بارادہ قدمبوسی حضرت قصد مدرسہ
نظامیہ کا کیا ابن سقا نے اثنائے راہ مین مجہکو یہہ فقرہ دیا کہ غوث سے ایسا سوال
کیا جائے کہ جس کا جواب اون سے نہ آئے مین نے کہا کہ ہان مجھکو ایسا
خیال ہے کہ کچہہ پوچہا جائیگا دیکہیے کیا جواب آئیگا جب ہم حضرت کی مکان
جنت نشان مین داخل ہوئے تو اوس وقت حضرت نہ واصل ہوئے
بعد تہوڑی دیر کے آپکو وہان پایا حضرت نے ابن سقا کو بنظر قہر دیکہکر یہہ فرمایا
کہ اے ابن سقا تیرا کیا سوال ہے جسکا جواب مجہکو محال ہے تیرا یہہ سوال ہے
اور یہہ جواب بالکمال ہے تو دریائے کفر مین غوطے کہاتا ہے اور تجہپر وبال
آتا ہے اور میری طرف متوجہ ہوکر یہہ فرمایا کہ اے عبداللہ تو کیا سوال کرنے آیا

تیرا یہ سوال ناصواب ہے اوس کا یہہ جواب ہے تو دنیا مین مبتلا رہیگا بجز افسوس کیا کہیگا پہر غایب ہو گئے حضرت فائز مراتب صائب ہو گئے سبحان اللہ عجب مرتبہ غوثیت ہے کہ یہہ گونہ اوسکی فضیلت ہے۔

خسرو عرش نشین حضرت غوث الثقلین
زینت فرش زمین حضرت غوث الثقلین
جلوۂ شان خدا لمعۂ لمعات نبی
مظہر نور مبین حضرت غوث الثقلین
قبلۂ جن وبشر کعبۂ غلمان ملک
سرور دین متین حضرت غوث الثقلین
رونق کون ومکان زینت ہر دو جہان
نزہت خلد برین حضرت غوث الثقلین
مجمع لطف وعطا مرجع ارباب صفا
صاحب صدق ویقین حضرت غوث الثقلین
راحت جان جہان قوت ارواح روان
فرحت قلب حزین حضرت غوث الثقلین

حامیٔ **ثاقب** مداح شہ اہل سخن
دستگیر ہمگین حضرت غوث الثقلین

شیخ ابوبکر بن ہزار بطائحی نے کہ اولیاے کبار سے تھے اور پیشوایان نامدار سے تھے خبر دی تھی یعنی یہہ بات بیان کی تھی کہ آٹھہ اوتاد عراق مین ایک معروف کرخی دوسرے امام احمد حنبل تیسرے بشر حافی چوتھے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چھٹے سری سقطی ساتوین سہیل بن عبد اللہ تستری آٹھوین سید عبد القادر جیلانی بالاتفاق ہین۔ اک روز ذکر عبد القادر جہان افروز روبروے شیخ منصور بطائحی خوشخو کے آیا اونہون نے فرمایا کہ اک زمانہ قریب آئیگا کہ ہر شخص تمامی اولیا کو محتاج غوث الوریٰ پائیگا عرفان مین اوس کا مرتبہ بلند ہوگا اور ایقان مین وہ دلپسند ہوگا جو کوئی تم مین سے اوسوقت کو پاوے ضرور اوسکی تعظیم بجالاوے ایکدن جلسہ شیخ عزاز بطائحی کا تھی

ہم جلیسون سے رہا اونہون نے اپنے انیسون سے کہا کہ بغداد مین ایک جوان عجمی
پیدا ہوگا اور عالم و سپہر شیدا ہوگا نام اوس کا عبدالقادر ہے وہ خلایق مین بہت نادر
مقامات قدس مین اوس کا مرتبہ اعلا ہے جمیع اولیاے ذی رتبہ سے بالا ہے چنانچہ
روز ازل سے سرفراز درگاہ عزوجل ہے خلایق مین اوسکی ہدایت ہوگی حقایق مین
اوسکی کرامت ہوگی حضرت کا مجاہدۂ نفس سخت تر تہا طالع سعد اوج بخت تہا خدا سے
ڈرتے تہے رات دن عبادت کرتے تہے آپ پچیس برس تہا صحراے عراق مین رہے
لوگ آپ کے فراق مین رہے بہول پتہ غذا مین تہا نفس سخت بلا مین تہا کبہی خواہش
نفس امارہ کو بے کام کیا نہ اوسکو آرام دیا چالیس سال وضوء عشا سے نماز فجر پڑہتے تہے
حضرت کے مرتبے بڑہتے رہے حقیقت مین غوث اعظم باکمال تہے طریقت مین
عارف عالم مثال تہے اگرچہ بظاہر حضرت غوث الثقلین فخر دارین کو حضرت شیخ
ابو سعید مبارک مخزومی نے خرقۂ فقر پہنایا اور اوس کا یہہ سلسلہ پایا کہ شیخ ابو سعید کو
شیخ ابوالحسن ہنکاری نے اونکو شیخ ابوالفرح طرطوسی نے اون کو شیخ عبدالواحد
تمیمی نے اونکو شیخ ابوبکر نے اون کو جنید بغدادی نے اون کو سری سقطی نے
اون کو معروف کرخی نے اون کو ابوداؤد طائی نے اون کو حضرت امام موسی رضا
نے اون کو حضرت امام جعفر صادق نے اون کو حضرت امام محمد باقر نے اونکو
حضرت امام زین العابدین سید الساجدین نے اون کو حضرت امام حسین سید الثقلین نے
اون کو امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابیطالب غالب کل غالب نے خرقہ پہنایا
سب نے الفقر فخری سے فخر لیا مگر محبوب سبحانی نے حکم ربانی سے استفادہ تربیت و تعلیم
جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیم سے بواسطہ پایا اور یہی وجہ ترجیح

مین آیا کہ ہرچند شیخ حماد دباس پیر صحبت حضرت کے تھے لیکن آپ صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ التحیۃ کے تھے۔

عجب ہے رتبۂ برتر جناب غوث اکبر کا
ولی خالق یاور ہے نائب ہے پیمبر کا

نشان شان یزدانی ہے فیض ذات ربانی
جناب شاہ جیلانی ہے سرور اہل کشور کا

کمال عاشقی مین اونسے معشوقی کو پایا ہے
ہوا محبوب سبحانی وہ شیدا رب داور کا

بھرا ہے دامن عالم کو دُرہائے معانی سے
یہہ فیض عام ہے بحر طریقت کے شناور کا

قدم کیا غوث یزدانی کا دوش اولیا پر تھا
حقیقت مین قدم عرش معلی پر تھا سرور کا

ترے در کے فقیرون کو نہین حاجت شہنشاہی کی
وہ فخر بادشاہان ہے گدا ہے جو تری در کا

ترے اوصاف کا جو کر نہین سکتا بیان ثاقب
تو پھر صفت کیا حوصلہ ہوگا سخنور کا

اے عاشقان محبوب سبحانی ولے محبان قطب ربانی کرامت اولیائے کرام گویا اعجاز مصطفوی ہے اور خرقہ عادت مشائخہائے عظام انداز مرتضوی عقل ظاہری البشر خرقہ عادت معنوی پر نہین پہونچسکتی اور حقایق کرامت پر دقایق کو نہین سوچسکتی جیسے معجزات نبی وکرامت علی لاتعد ہین ویسے ہی خرقہ عادات حضرت عبدالقادر ولی بیحد ہین یہان کچھہ تبرکاً بیان کئے جاتے ہین اور تیمناً تحریر مین آتے ہین حضرات عبدالوہاب و عبدالرزاق پسران غوث آفاق فرماتے ہین اور یہہ خبر سناتے ہین کہ حضرت غوث پاک جگر گوشۂ صاحب لولاک نے مدرسہ باب الازج مین دودہ پیا تھوڑی دیر غائب رہکر یہہ کہدیا کہ ستر دروازہ علم لدنی کے مرے دل پر کھلگئے اور وہ بوسعت ہر دروازہ عالیشان

بقدر وسعت زمین و آسمان میری نظر مین تل گئے ایکدن حضرت صاحب الولایت شیخ علی بن ہیتی کی عیادت کو گئے گویا اظہار کرامت کو گئے آپ نے اونکے گہر مین زیر یکدرخت خشک وضو کیا اور دوسری درخت خشک کے نیچے حضرت نے دو رکعت نماز پڑہکر یہہ دکہلادیا کہ دونون درخت خشک سرسبز و شاداب ہو گئے بارور و نایاب ہوگئے شیخ عبدالملک وباک سے روایت ہے کرامت حضرت غوث پاک کی حکایت ہے کہ اک روز مین مدرسہ رونق افروز مین موجود تہا احضار خدمت حضرت مقصود تہا کہ حضرت غوث الورا دولت سرا سے باہر تشریف لائے سب لوگ آپ کی تعظیم بجالائے اون کے دست حق پرست مین اک عصا تہا مین نے اپنے دل مین کہا کہ اگر حضرت اس عصا سے کرامت دکہلائین تو ہم سعادت پائین فوراً آپ نے مجہکو دیکہکر تبسم فرمایا وہ بہت خوش آیا پہر حضرت نے اوس عصا کو زمین مین گاڑا ہمنے خوب تاڑا کہ وہ عصا اک نور درخشان ہوگیا اوس سے روشن زمین و آسمان ہوگیا پہر آپ نے اوسکو اوکہاڑ لیا اور مجہسے یہہ ارشاد کیا کہ اے عبدالملک مین نے تیری خاطر سے تیری خواہش کو پورا کیا نہ یہہ کام ادہورا کیا شیخ ابو محمد کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ مین اک مدت تک خدمت فیضدرجت جناب حضرت محی الدین ولایت مآب مین رہا جب مین نے حضرت سے اپنی رخصت کو کہا تو آپ نے یہہ وصیت فرمائی کہ تم نکرنا سوال گدائی اور اپنی انگشت مبارک میرے مونہہ مین ڈالی وہ بہی برکت والی اوسکے چوسنے سے مجہکو بغداد سے مصر تک خواہش آب و طعام نہوئی اور میری طاقت سلب و تمام نہوئی بلکہ مین قوی رہا مستعد بہ تیز روی رہا —

شیخ ابو السعود کا یہہ بیان ہے اہل حقایق کو عیان ہے کہ شمس و قمر حضرت کو سلام کرکر طلوع پاتے تھے اور سال و ماہ و ہفتہ بجانب سرور رجوع لاتے تھے بعد سلام اپنے خیر و شر کی غوث انام کو خبر دیتے تھے اور دولت ملازمت حضرت سرور لیتے تھے۔ راوی نے کہا یہہ تصدیق رہا کہ ایک شخص ہمدان سے جیلان مین آیا اور اوسنے حضرت کو یہہ قصہ سنایا کہ میرے باپ نے وفات پائی مجھکو خواب مین اوسکی یہہ حالت نظر آئی کہ گور مین اوسپر عذاب ہے وہ نہایت بیتاب ہے اوسنے مجھسے کہا تو خدمت فیضدرجت سرور مین جا حضرت سے التماس دعا کر میری خلاصی عذاب کی التجا کر حضرت نے یہہ سنکر سکوت فرمایا دوسرے روز خواب مین مجھکو یہہ دکھلایا کہ اوسپر نہ وہ عذاب ہے نہ وہ عتاب ہے خورم و شاد ہے جنت مین آباد ہے اونے بطفیل حضرت خلعت فاخرہ پایا ہے اور مجھسے یہہ فرمایا ہے کہ تو خدمت حضرت مین حاضر رہنا خدمت گذاری مین نہ قاصر رہنا۔ عبد اللہ بغدادی نے بیان کیا ہے اور یہہ نشان دیا ہے کہ اک لڑکی فاطمہ نام شانزدہ سالہ کوٹھے سے غایب ہوگئی باعث نوایب ہوگئی مین نے یہہ قصہ حضرت غوث الثقلین سے عرض کیا اونہون نے مجھکو یہہ بتلا دیا کہ خرابہ کرخ محلہ بغداد مین جاؤ اور بسم اللہ علی نیت عبد القادر پڑھکر زمین پر دایرہ بناؤ اور اوس مین بیٹھو مگر نہ لیٹو جب رات تاریک ہو جائیگی تو بصورت مختلفہ جنیات تمکو نظر آئینگی تم نہ ڈرنا نہ خطر کرنا صبح کو اون کا بادشاہ معہ سپاہ آئیگا اور تم سے دریافت فرمائیگا تم صاف کہنا خاموش نہ رہنا کہ مین فرستادہ عبد القادر ہون قضیہ دختر مین حاضر ہون حسب ارشاد فیض بنیاد مین نے بادشاہ جنیات سے سب حال کہا وہ کچھہ متحیر رہا پھر گھوڑے سے اوترا زمین کو چوما پیش دایرہ بیٹھا

باتون مین نہ اٹھا بموجب اوسکے حکم کے جنات دیو جن کو معہ لڑکی کے لائے
بادشاہ نے دیو مجرم پر بہت قہر فرمائے اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور لڑکی کو میری
حوالہ کیا مین نے بادشاہ سے کہا کہ مین تمہاری اطاعت سے حیرت مین رہا
بادشاہ نے فرمایا کہ تمہارے خیال مین یہہ نہ آیا کہ جب حضرت اپنے مکان سے
اقصائے عالم پر بجانب اجنہ نظر فرماتے ہین تو تمامی جنات بہاگ جاتے ہین
اللہ تعالے جب قطب کو قائم کرتا ہے تو جن و بشر کو اوسکے قابو مین دہرتا ہے
شیخ عمر اور شیخ ابو محمد عبد الحق نے کہا کہ اکثر ہمارا اتفاق مدرسہ رہبر آفاق مین رہا
اک مرتبہ تیسری صفر روز سہ شنبہ مین ہم وہان حاضر تہے اس واقعہ کے ناظر تہے
کہ حضرت نے وضو کرکر دو رکعت نماز ادا فرمائی پہر ہمکو آپکے نعرہ کی آواز آئی آپکے
دونون نعلین اپنی ہوا پر اوڑائین پہر ہمکو نظر نہ آئین اوسوقت نہ کوئی آپکے پاس
گذر سکتا تہا نہ سبب اوس کا دریافت کر سکتا تہا بعد تیئیس ۲۳ روز کے اک قافلہ
بلاد عجم سے آیا اور حضرت کے لئے تحایف لایا دونون نعلین بہی آپکے سامنے آئین
حضرت نے پوچہا کہ تم نے یہہ کہان سے پائین اوہنون نے یہہ عرض کیا کہ اے
سلطان الاولیا ہمکو رہزنون نے راستہ مین لوٹا ہم مین سے نہ کوئی اون کے ظلم سے
چہوٹا بعض لوگ ہمارے مارے گئے بعدہ رہزن وہان سے سارے گئے وہ باہم تقسیم مال
واسباب کرتے تہے ہم آہین سرد بہرتے تہے ہمنے شور فریاد کیا اور آپکی ذات بابرکات
کو یاد کیا فوراً رہزنون نے اپنے سر دہنے ہمنے اون کے سخت دو نعرے سنے پہر
وہ ہمارے پاس آئے ہمنے ود مضطرب پائے اون سے کچہہ قیل و قال نہوا آخر کو
اوہنون نے ہم سے کہا کہ تم اپنا مال واسباب ہم سے واپس لو اور ہمکو رخصت

دو ہم پر سخت مصیبت آئی ہم نے بہت آفت اوٹھائی اون کے دو سردار مردہ ہوئے اور وہ بہت افسردہ ہوئے ہمنے دونون نعلین وہان سے پائین اب یہان ہمارے ساتھ آئین نقل ہے مطابق اصل ہے کہ اک شخص حضرت کی خدمت مین آیا اوسنے حضرت کو یہ سنایا کہ میری بی بی کو مرض صرع لاحق ہے اسلیے وہ نالایق ہے حضرت نے فرمایا کہ اوسکے کان مین یہہ کہنا لازم آیا کہ اے خناس عبد القادر بغداد مین ہے یہہ عدل وداد مین ہے کہ پھر تو نہ آنا نہ مریضہ کو ستانا ورنہ تو ہلاکت پائیگا بہت پچھتائیگا جب ایسا کہا تو وہ مرض نہ رہا بلکہ بروایت امام یافعی وہ بیماری چالیس برس تک بحیات حضرت عبد القادر ولی بغداد مین نہ ہی اور اکثر کتابون مین پایا کہ یہہ بہی یافعی نے فرمایا کہ مشائخین مین سے غوث زمن سے درستی نسبت معنوی ہے فرمائی ہے اور خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی پیر طریقت سید شرف الدین شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمتہ نے ملازمت سید عبد القادر صاحب الولایت سے بہ فیضان غوثیت جمعیت باطنی پائی فی الحقیقت صفات حضرت غوث الوری بے احصا ہین اور کرامات قطب اولیا بے انتہا ہین اس مختصر مین نہ آسکتی ہین نہ سما سکتی ہین لہذا اختصار پر اکتفا کیا طوالت کو اختیار نہ دیا۔

عجب ہے شان جلالی تری ای شاہ جیلانی — کہ ہے تو قطب ربانی تو ہی ہے غوث یزدانی
نہ کر سکتا ہے تیری عشق کا دعوی کوئی عاشق — تو معشوق محمد ہے تو ہے محبوب سبحانی
تری شان جمالی سے جہان ہوتا نہ کیون روشن — کہ ہے پرتوے پیغمبر جمال روی نورانی
نہ ہرگز خوبیان تیری سی ہین خوبان عالم مین — تو ہے خوبی مین لاثانی نہین کوئی ترا ثانی

جہان ہیں واسطے ہی مستفیض فیض ونگاہی   ہوا مبذول عالم مین ترا فیضان رحمانی
مقام معرفت پر عارفون کو تو نے پہونچایا   ہوے مسلوک تیری سالکان راہ عرفانی

ترا مداح ثاقب ہے نہ وہ تنہا وون مین ہوگا
وہ ہے تلمیذ رحمان جسنے کی تیری ثنا خوانی

راویان پرسوز وحاکیان غم اندوز واقعۂ وفات وحادثۂ ممات سید عبد القادر باصفات کو تحریر فرماتے ہین محبان محبوب سبحانی وعاشقان قطب ربانی کو رولاتے ہین کہ جب سن شریف بقولے نوے ۹۰ برس سات مہینے نو دن اور بقولے نواسی ۸۹ شال سات ماہ نو روز کا ہوا تو پیام اجل حضرت غوث الکمل جان فروز کا ہوا مرض الموت نے رونمائی کی ملک الموت نے جان ربائی کی حضرت نے رحلت فرمائی عالم مین مصیبت آئی۔ تاریخ وفات مین اختلاف ہے اور اس اختلاف سے نہ کسی کو انحراف ہے کہ باقوال مختلف آٹھوین یا نوین یا گیارہوین یا تیرہوین یا سترہوین ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری مین بعد نماز عشا حضرت کی رحلت ہوئی دونون عالم مین آپ کی تعزیت ہوئی بقول اصح تاریخ وفات نوین ہے اس مین شک نہین ہے کہ ہندوستان مین گیارہوین تاریخ عرس مقرر ہے اور بغداد مین سترہوین ۱۷ تاریخ عرس رہبر ہے کسی شاعر نے اک شعر تاریخی لکھا ہے اوس مین سال ولادت اور عمر و وفات کا پتہ ہے۔

سنش کامل ۹۱ وعاشق تولد ۴۷۱   وفاتش یافت معشوق الٰہی ۵۶۱

مدرسہ باب الازج واقع شہر بغداد عطیہ شیخ ابو سعید مخزومی مین قبر اطہر ہے بعد وفات مثل زمانہ حیات مزار شریف مین تمام عالم پر تصرف سرور ہے

چنانچہ حضرت عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہہ مورخین کو یاد رہا کہ جو صاحب حال بغداد مین جاوے اور زیارت قبر عبد القادر علیہ الرحمۃ نفرمائی تو ضرور اوسکا سلب حال ہوگا اور آخر اوسکو انفعال ہوگا۔ فاتحہ حضرت باعث مفاد ہر دو عالم ہے اسلئے وہ مقدم ہے خدا جسکے دل مین عقیدت و محبت حضرت عبد القادر صاحب کرامت کو مجتمع پاتا ہے تو اوسکو دولت دنیا و دین سے متمتع فرماتا ہے اے ثاقب مسکین بجناب رب العالمین دست دعا فراز کر اور ہر وقت التجا بہ عجز و نیاز کر کہ اے بار خدا بطفیل سید الانبیا و آل عبا و اصحاب باصفا و غوث الوری و جملہ اولیا مجھہ مصنف رسالہ ہذا اور میرے متعلقین و اقربا اور احباب بیریا اور جملہ مومنین باوفا کو تمامی آفات و بلیات سے محفوظ رکھہ دنیا و دین مین محفوظ رکھہ ہمیشہ تیری رحمت کا نزول رہے اور یہہ کتاب مقبول رہے آمین ثم آمین چونکہ یہہ وقت مناجات ہے اس لئے استدعائی برآمد حاجات ہے۔

مناجات

اے خداوند قادر یکتا — ہے نہین دوسرا کوئی تجھسا
خالق خلق رازق عالم — مالک الملک ربی الاعلا
احکم الحاکمین ذو الاجلال — ارحم الراحمین ذو الاعطا
حی و قیوم و واحد و قدوس — ایزد پاک و الئی والا
حق بیچون و بیچگون ہے تو — اس مین چون و چرا نہین اصلا
توہی دانائی راز مین نادان — اس سے نادان نہین کوئی دانا

تو غفور و شکور عالی شان
مین گنہگار عاجز و ادنا
مین نہ تجھسے نہ تو ہے مجھسے غیر
مین ترا عبد تو مرا مولا
رحم کر اے رحیم ذوالافضال
اے کریم غنی کرم فرما
دولت دین سے مجھکو کر منعم
کر روا میری حاجت دنیا
ہون مری مشکلات حل حل
جلد بر آئے مدعا میرا
دو جہان مین ہو آبرو میری
یاالہی نہون کہین رسوا
مجھکو یارب نہ کیجئے محتاج
دیجئے اقتدار و استغنا
ہو نہ قحط و وبا کہین ظاہر
خوب امن و امان رہے ہرجا
دے شفا ہر مریض کو شافی
تندرستی سے تن رہے اقوا
نفس و شیطان سدا ہین مغلوب
مجھسے غالب نہون مرے اعدا
مجھکو حرص و ہوا نہو ہرگز
ہو نہ کبر و حسد کا کچھ سودا
مجھکو توفیق خیر دے اللہ
مجھسے کوئی عمل نہ ہو بیجا
مین رہون دل سے صابر و شاکر
ہون نہ مصروف شور و واویلا
ہو دم قبض روح آسانی
جانکنی مین مجھے نہ ہو ایذا
جان نکلجائے یاد مین تیری
روح میری رہے طرب افزا
ناتوان ہون فشار قبر نہو
ٹوٹ جائین نہ گور مین اعضا
جب نکیرین قبر مین آئین
ذکر تیرا ہو کچھ نہو خطرا
مین نہون مضطرب بروز حشر
کچھ نہو نفخ صور کا صدما
مجھپہ ہو سایۂ لواء الحمد
گرمی حشر سے نہ دل گھبرا

مجھکو یارب بچانا دوزخ سے
ہو عطا مجھکو جنت الماوا

بخشدینا مرے گناہوں کو
میں ہوں عاصی تو بخشنے والا

کیجیے میرا خاتمہ بالخیر
مجھکو ہے حق سے آسرا تیرا

یہہ مناجات ثاقب عاجز
بہر احمد قبول کر مولا

یاالٰہی جلوۂ احمد سے دل پر نور ہو
آفتاب اوج تمکین خاطر مہجور ہو

یاالٰہی ہو تجلی نبی پر تو فگن
دل مرا موسیٰ صفت ہو سینہ میرا طور ہو

یاالٰہی وجد عشق مصطفےٰ مجھکو رہے
جوش حب مرتضیٰ میں جذبۂ منصور ہو

یاالٰہی میں رہوں شیدا ترے محبوب کا
جاں نثاری میں نہ دل میرا کبہی معذور ہو

یاالٰہی ہو رسائی پہ مرا بخت رسا
شہ کے در پر ہو پہنچکر عاجز ترا مشکور ہو

یاالٰہی مجھکو دکھلا دے مدینہ کی بہار
باغ یثرب میں مرا یہہ مرغ دل مسرور ہو

یاالٰہی رحمۃ للعالمیں کا ہوں غلام
رحم کے لائق ہوں مجھپر رحمت موفور ہو

یاالٰہی دو جہاں میں ہو مرا عز و وقار
یہہ گذارش میری بہر مصطفےٰ منظور ہو

یاالٰہی کیجیے مجھکو عطا علم و عمل
امن و صبر و شکر و سیر و طاقت و مقدور ہو

یاالٰہی ہر عمل میں دے مجھے توفیق خیر
شر حرص و فتنہ و بغض و تکبر دور ہو

یاالٰہی شرک و بدعت میں نہو نفس مبتلا
خاص احکام شریعت پر مرا دستور ہو

یاالٰہی شر شیطاں سے مجھے محفوظ رکھہ
دست دشمن سے نہ یہہ عاجز کہیں مجبور ہو

یاالٰہی یاد سے تیری نہوں غافل کبھی
ذکر تیرا ہو زباں پر اور نہ کچھ مذکور ہو

یاالٰہی حل ہو ہر ایک مشکل لاحل مری
مجھکو حاصل ہر مراد ظاہر و مستور ہو

یاالٰہی وقت قبض روح کچھ ایذا نہو
جو لکھی ہیں میں نے ہوں منظور دل سے جو ہو

یاالٰہی اس میں کوئی ناخوش نظر سے
ہو عمل تا آخرت باطل نہیں مشہور ہو

یاالٰہی آئیں جب جسم قبر میں منکر نکیر
میں کہوں بندہ خدا کا ہوں نبی کا مجھ پہ نور ہو

یاالٰہی ہو قیامت میں نہ مجھکو اشتباہ
اور روح کو صدمہ نہ میرے وقت اٹھنے کے ہو

یاالٰہی ہو لواء الحمد کا سایہ نصیب
گرمی خورشید محشر سے نہ دل محرور ہو

یاالٰہی نار دوزخ سے رہو مجھکو اماں
جنت الفردوس میرا داخلہ محصور ہو

یاالٰہی ثاقب مسکین کی ہے یہ التجا
خاتمہ بالخیر ہو عاصی ترا مغفور ہو

اے اہل سخن سمجھدانی میری
اقلیم سخن میں ہے نشانی میری
ہرگز نہ مجھے زعم سخندانی ہے
ہے اجر طلب خیر بیانی میری

راقم الحروف گزارش کرتا ہے ناظم الصنوف نگارش کرتا ہے کہ جب میرے والد بزرگوار کو اپنی حیات مستعار میں خیال آیا تو انہوں نے مجھے یہ مقال فرمایا کہ اخبار سید ابرار ہو ثاق عروۃ الوثقیٰ الیق وثوق ہدایت ہیں اور اذکار احمد مختار بمصداق ذکر الانبیاء عبادۃ کے قابل لحوق سعادت ہیں اگر کتب معتبرہ سے مستنبط کر کے حوالہ قلم صداقت رقم کئے جائیں تو مجھکو بہت خوش آئیں ہنوز نوبت آغاز کتاب آئی کہ جناب ممدوح نے وفات پائی پھر تعلقات چند در چند نے معذور رکھا انکو نہ مسطور کر سکا اب بخیال خوشنودی روح پرنور جناب مغفور اور بلحاظ بہبودی ہر ذی شعور بجہت بہجت و سرور مطالب معتبر کو ارقام کیا اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کو انجام دیا جب خیال تسمیہ آیا تو نام تاریخی تاریخ محمدی ۱۳۱۳

قرار پایا سخن شناسان نکتہ سنجان اور ناظرین با تمکین سے بنظر التفقد یہہ مقصد ہے اور نہ کچہہ تردد ہے کہ اگر اس مین کچہہ خطاء بشریت پائین تو اوسکو دامن عاطفت مین چہپا کر اصلاح فرمائین کاتب الحروف بندہ رؤف سید محمد ظہور حسن متخلص بہ ثاقب امروہوی حسنی الحسینی سلسلہ سادات مین منسلک ہے اور بہ نسبت اپنے نسب کے متحرک ہے کہ کتاب روضۃ الشہدا مین مرقوم ہے اور دیگر کتاب مستند تواریخ سے مفہوم ہے کہ امام انام حضرت حسن علیہ السلام کے گیارہ پسر خوش لقب تہے اون مین سے چار باعقب تہے حسین اثرم اور عمر دو بیٹون کا عقب جلد گذر گیا اوس کا بالکل اثر گیا حضرت حسن مثنیٰ اور زید دو بیٹون کا عقب رہا مورخین نے کہا کہ کثرت سادات حسنی سے جہان معمور ہوا اور اختیار و اقتدار اون کا کالشمس فی نصف النہار حد اشتہار تک پہونچا فاطمہ صغرا دختر حضرت امام حسین علیہ التحیۃ والثنا ساتہہ حضرت حسن مثنیٰ باصفا کے منسوب ہوئین اور نیکیان باہم اون کے مرغوب ہوئین عبد اللہ المحض و ابراہیم غمر و حسن مثلث تین پسر نیک سیر اون سے پیدا ہوئے اور مراتب و مدارج اون کے ہویدا ہوئے اور وہ تمام سادات با برکات پر فخر کرتے تہے یہہ شرف دہرتے تہے کہ باپ ہمارا پسر حضرت شبر ابن امیر ہے اور مان ہماری دختر حضرت شبیر ہے۔

کیا نسب ہے واہ وا اصل علی
کیا حسب ہے واہ وا اصل سے علے

عقب عبد اللہ المحض کا چہہ بیٹون سے رہا از انجملہ ایک کا نام موسیٰ ثانی تہا قطب الاقطاب محی الملۃ والدین سید عبد القادر جیلانی سرہ السامی باعزہ و تمکین عبد اللہ بن یحییٰ ابن محمد الرومی بن داؤد الامیر محمد اکبر بن موسیٰ ثانی سے منسوب ہین اور

محامد و فضائل اونکی مشہور و مرغوب ہین اور یہہ صحیح ہے صرنخ کہ سید محمد بغدادی حسنی الحسینی اولاد امجاد حضرت غوث صمدانی سید عبد القادر گیلانی قدس اللہ سرہ السامی کے ہین اور وہ بغداد سے دار السلطنت آگرہ مین تشریف لائے اور سید محمد ابو القاسم ابن سید محمد میر عدل حسینی النقوی اولاد خوش نہاد سید محمد شرف الدین شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمۃ سے ہین اونہون نے بعہد مغلیہ وطن مالوفہ امروہہ مین مناصب ریاست پائے سید محمد بغدادی اور سید محمد میر عدل بہ نیک نہادی باصفات تھے اور صاحب کشف و کرامات تھے حسب ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب سید عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جو عالم رویا مین ہر دو بزرگوار باصفا کو نسب واحد مین ہوا اور اون کا مرتبہ اعلی متصاعد ہین ہوا دختر سید ابو القاسم محتشم الیہ نے ساتھہ سید سراج الدین ممدوح مومنین پسر سید محمد بغدادی معظم الیہ کے نسبت پائی اور اونہون نے امروہہ مین سکونت مستقل اختیار فرمائی او شان منصب داری عالی مقداری دکھلائی سلسلہ بندی فقیر ہندی کی اس قصیدۂ خوش نگار مین آئی ۔

ای قلم کر رقم نسب نامہ	ہی مسلسل یہہ سلسلہ اوسکا	والد ماجد ظہور حسن	ہین محمد حسین ذی رتبہ
جد امجد ہین میر شاہ علی	اور اجداد والا ہین اعلا	باصفا ہین محمد زاہد	باوفا ہین وہ صادق تقوی
قبلۂ عالمین سراج الدین	کعبۂ دین محمد دانا	باصفا ہین جہانگیر نور اللہ	اونکا کونین مین ہی جلوا
سرور دین سید عالم	میر راجی ہین عرف ہین راجا	والی کشور ولایت ہین	میر شاہ گدا کرم فرما
قبلۂ عالمین سراج الدین	کعبۂ دین محمد دانا	ہین محمد جلال ذو الاجلال	میر شیخن ہین اشرف اعلا
احمد باوقار و نصر اللہ	یہہ بزرگان دین ہین فیض افزا	ہے دل قطب عالمین روشن	بادشاہ جہان ثانی ہوی

عبد جبار ہیں جلیل قدر
یہ وہ ہیں ہمسر تن حشم ہیں اقوا

عبد رزاق اہل باطن ہیں
سیر دان ان کا دل سو ہی اچھا

افضل الصالحین ابو صالح
بیک سیدو کی ہیں وہی آقا

حامی ابن محمد داود
موسی الجون صاحب اعطا

سبط حیدر ہیں ابن شبر ہیں
بہ شرف ہے حسن مثنی کا

ہیں علی ولی وصی نبی
وہ امام امام ہیں اولا

سید المرسلین ہیں احمد
آل یس و صاحب عطا

ہاشم باوقار و عبد مناف
ہیں فقیہی و کلاب بھی رقمہ

ہیں کنانہ و نضر و مدرکہ خوب
خوش ہیں الیاس ہیں مضر دانا

متفق اس پہ اہل سیر سب ہیں
ہے نزار ہیں کسی کو شک اصلا

پر بنزد محقق انساب
ہیں یہ اجداد سید والا

جد امجد ہیں حضرت آدم
جدۂ عالیہ ہوئیں حوا

ہیں انہی افضل الجمیع سجاد
عبد وہاب کشف ما اوحی

غوث حق قطب شیخ محی الدین
عبد قادر ہیں سید والا

بندہ برگزیدہ عبد اللہ
شاہ شمس الکبریا یحیی

فخر سادات محض عبد اللہ
ہیں نسب اور حسب میں یکتا

شان ایزد ہیں جان احمد ہیں
ہیں امام حسن شہید والا

فاطمہ دختر محمد ہیں
سیدہ با صفات ہیں زہرا

ہاں محمد ہیں ابن عبد اللہ
اور فرستادہ ہیں عبد مطلب دادا

مرہ و کعب و لوی و غالب
فہر و مالک ہیں نضر ہیں اعلیٰ

ہیں نزار و معد و عدنان
آل نضر ہیں باشرف جیلا

پھر تعدد بات ہی نہ آدم تک
اختلافات ہیں بہت پیدا

یعنی ابن خلیل اسمعیل
نوح و ادریس شیث والا اعلیٰ —

قطعہ تاریخ انطباع باصفا طبعزاد مصنف کتاب ہذا

چھپ گئی جب دوم کتاب خوش سیر
ہوگئی تاریخ کی فکر کثیر

پھر تو فوراً اوس کا سال انطباع
کہدیا ثاقب نے اخبار البشیر

۱۳۱۶ ہجری

RPOAH STATE CEN

التماس

بعض الفاظ کتاب مستطاب ہو گئے سہو کتابت سے غلط
بہر تصحیح ضروری ناظرین ہے یہہ صحت نامۂ صحت نمط

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۲	بیہہ نرد	نبرد	۴۷	۸	ہے	رہے
۳۳	۱۴	تہتری جہڑپی اونہوں	تہتری جہڑپی بجبری خشی اونہوں	۴۸	۱۳	بازآیا	باز نہ آیا
ایضاً	۱۹	عبد الله نے ذبح	عبد الله ذبیح	ایضاً	۱۹	سات سو برس	سات سو پچاس برس
۳۵	۱۴	محفوظا اور	محفوظ رکھا اور	۴۹	۲	خلق	خلایق
۳۶	۱۳	سانڈ وطرب	سازطرب	۵۳	۱	حسب	جب
۳۹	۳	طلاطم	تلاطم	۵۵	۶	سماں	سما
ایضاً	۱۳	اختلائی	اختلالی	۵۷	۱۳	ایمن	ام ایمن
۳۹	۱۹	اور نہ کوئی	اور کوئی	ایضاً	ایضاً	ابہی	آپہنچے
۴۰	۲	بیہا آبستنی	جو آبستنی	۵۸	۱۱	آواب	ادب
۴۳	۹	محمد کا نام	محمد نام	۶۰	۱۵	زبور وانجیل	انجیل و زبور
۴۴	۲	سے	ہے	۶۱	۱۱	شیطان	شیطانی
ایضاً	۱۸	میر	ہیر	۶۶	۵	خبردار ہو	خبردار رہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶	۷	صفت	جو صفت	۸۶	۳	خوش آمد	خوشامد
۶۷	۸	بموجب	موجب	۸۷	۵	دو بارا	دو بالا
ایضاً	۱۷	ذو النظم و شجاعت	ذو النظم و باشجاعت	۸۸	۳و۴	قرب و اصول	قرب اصول
۶۸	۱۷	اسلم	مسلم	۸۹	۱۷	ہیں	ہے
۶۹	۱۵	آئی	آنی	۹۱	۵	گواہی دیتا ہے میری	گواہی دیتا ہے میری ذات کی
ایضاً	۱۸	جبین و جبین	جبین جبین	ایضاً	۱۷	یا علی او ہشام	یا علی ذو فخر یا کہ ہشام
۷۰	۱۹	تار	غار	۹۳	۱	سیر نظر	سیر بنظر
۷۱	۲	شمع	سمع	ایضاً	۶	دیکھا اس	دیکھا قیس کہا کہ اس
ایضاً	۶	خرد	فرد	۹۴	۳	و خیال	وصال
۷۶	۷	لعلم	تعلم	ایضاً	۵	سامان کا سامات	سامان کا نہ سامان
ایضاً	۱۴	صبر و اجتناب	صبر اجتناب	۹۵	۱۳	ترقیق	تدقیق
ایضاً	۱۵	ابذاہی	ایذا دہی	۹۷	۱۷	رزاق	رازق
ایضاً	۱۹	غزوہ احد قوی تھا	غزوہ احد میں قوی تھا	۹۸	۴	کبریا کہ اس	کبریا اس
۷۷	۱۸	خدا	حد	۹۹	۴	جب باوجود	جب کوئی باوجود
۸۰	۷	قوت و بازو	قوت بازو	ایضاً	۸	چاہ ابی اسلم	چاہ ابی الہیثم بن التیہان
ایضاً	ایضاً	لاشئے تھے	لاشئے سے تھے	۱۰۰	۵	ریگہا	رگہا
۸۲	۶	قایل	قابل	ایضاً	۹	خیمہ	ضمیمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۰	۱۶	الذوان اشجار	الاخوۃ الاشجار	۱۳۷	۴	لاسانی	لاثانی
۱۰۱	۱	تجبیر	مجبر	ایضاً	۶	اجدادوامجاد	اجدادامجاد
ایضاً	۴	کہتا تہا	کہتا نہ تہا	ایضاً	۱۷	متقلی	متلقی
ایضاً	۵	صحیح ہے	صحیح رہے	۱۴۱	۱۶	منقسم فرمائی	منقسم پائی
۱۰۲	۱۰	شلی	تجلی	۱۴۴	۱۴	نہ گئی تہی اور	نہ گئی اور
۱۰۳	۴	وہان زمین پر	وہان سے زمین پر	۱۴۸	۵	مشرف پایا	مشرف فرمایا
ایضاً	۸	کہا وسے	کہا سے	۱۵۱	۱۵	علیہ اللعن کی	علیہ اللعن کو
ایضاً	۱۰	بہہ ہیئت	بہ ہیئت	۱۵۴	۸	سفاک پہ پیکر	سفل پرہنکر پیکر
۱۰۴	۱	درمیان ٹکرون کے	درمیان دو ٹکڑون کے	ایضاً	۱۰	سرو آنکہون	سراپر آنکہون
ایضاً	۱۰	بی عقل کو	عقل کو	۱۵۳	۱۸	محفوظ	محظوظ
۱۰۵	۱۱	متبین	مبین	۱۵۵	۱۳	کچہہ پیدا نہین ہوتا	بچہ پیدا نہین ہوتا
۱۰۹	۱۷	مشرکین	مشرکیون	۱۶۰	۱۶و۱۷	آفتاب چمکتا تہا	آفتاب جہمکتا تہا
۱۱۱	۱۳	اصحابہ	صحابہ	۱۶۱	۶	نماز جمع	نماز جمعہ
۱۱۳	۱۵	حبش مین	حبشہ مین	۱۷۴	۱۶	حضرت	مضرت
۱۱۹	۷	کہ کافران	کافران	۱۷۵	۱۱	پشت وپناہ	پشت پناہ
۱۲۲	۱۳	ہین	ہے	۱۷۸	۱۶	حضرت نے جو	جوحضرت سنے
۱۲۵	۸	شاہ	شان	۱۸۰	۲	خیبروم	حیزوم
ایضاً	۱۸	سوا سکے	سوا اسکے	۱۸۱	۳	وم مہمان	دم کی مہمان
۱۲۷	۴	سور	صور	۱۸۲	۹	سفاک ستمگار	سفاک وستمگار
۱۳۲	۱۳	نغماسے	نغمائے	۱۸۴	۱۰	توفاروق	توسوائے فاروق
۱۳۳	۳	اسوقت	اوسوقت	۱۸۵	۱۳	خزج	خزرج
۱۳۴	۱	آدم کی طرف	ادم کی داہنی طرف	۱۸۶	۸	بالشت	باشست
ایضاً	۸	مزیدار	مزہ دار	ایضاً	ایضاً	کٹہنا	گہٹنا
ایضاً	۹	سمجھے جاتے تہے	سمجھے گئے تہے	۱۹۱	۱	حصینۃ	مصیبۃ
ایضاً	۱۸	مونہہ شعلون	مونہہ کے شعلون	ایضاً	۲	عہد	احد